e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 185 Wednesday , April 09 2025 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴) شمارہ نمبر(۱۸۵) لکھنؤ، بروز بدھ ۹-اپریل ۲۰۲۵ء مطابق ۱۰/شوال المکرم -۱۴۴۶ھ صفحات-۸

مورل پولیسنگ عدالتوں کا کام نہیں: سپریم کورٹ

نئی دہلی۔ (یو این آئی) سپریم کورٹ نے منگل کے روز کہا کہ عدالتوں کو مورل پولیسنگ میں ملوث نہیں ہونا چاہئے۔ جسٹس ابھے ایس اوکا اور اجل بھوئیاں کی بنچ نے 2016 میں ٹویٹر پر جین سنت ترون ساگر کی توہین کرنے اور ان کا مذاق اڑانے کے الزام میں سیاسی تجزیہ کار تحسین پوناوالا اور موسیقار وشال ددلانی پر 10-10 لاکھ روپے جرمانہ عائد کرنے کے پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ کے حکم کو مسترد کرتے ہوئے یہ تبصرہ کیا۔ بنچ نے پوچھا "عدالت (پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ) نے یہ کس طرح کا حکم دیا ہے؟ عدالت کو مورل پولیسنگ نہیں کرنی چاہیے۔ یہ عدالت کا کام نہیں ہے۔" درخواست گزاروں (تحسین پوناوالا اور وشال ددلانی) کو راحت دیتے ہوئے عدالت عظمیٰ نے کہا کہ ہائی کورٹ اس حقیقت سے متاثر ہوا کہ اپیل کنندگان نے مخصوص مذہب کے پجاری پر تنقید کی تھی جو ان کی نظر میں مناسب نہیں ہے۔ درخواست گزاروں نے ہائی کورٹ کے فیصلے کو چیلنج کیا تھا۔

فتح پور میں ایک ہی کنبہ کے تین لوگوں کا دن دہاڑے قتل

فتح پور۔ اتر پردیش کے فتح پور میں منگل کی صبح دن دہاڑے ٹرپل مرڈر سے علاقے میں سنسنی پھیل گئی ہے۔ ہتھگام تھانہ حلقہ کے تھیرا اپور چوراہے کے پاس ایک بائک سوار کسان رہنما پپو سنگھ (50)، اس کے بیٹے ابھے سنگھ (22) اور چھوٹے بھائی رنکو سنگھ (40) کا ٹریکٹر سوار حملہ آوروں نے گولیوں سے بھون کر قتل کر دیا۔ گاؤں کے ہی رہنے والے سابق کھیا منو سنگھ اور اس کے ساتھ رہے لوگوں پر اس واقعہ کو انجام دینے کا الزام لگایا گیا ہے۔ موقع پر ہتھگام، حسین گنج اور سلطان پور گھوش تھانہ کی پولیس ٹیم پہنچی۔ دیہی لوگوں نے پولیس کو لاش اٹھانے سے روک دیا ہے۔ موقع پر جمع بھیڑ کا مطالبہ ہے کہ فرار قاتلوں کو گرفتار کیے جانے کے بعد ہی لاش کو اٹھایا جائے گا۔ اس واقعہ کو لے کر پوری گاؤں میں کشیدگی کا ماحول ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ مہلوک کسان رہنما پپو سنگھ کی والدہ رام دلاری سنگھ ابھی گرام پردھان ہیں۔

وقف ترمیمی قانون کے خلاف 'سپریم' سماعت 16 اپریل کو

مولانا ارشد مدنی نے عدالت کی جانب سے سماعت کی تاریخ مقرر کیے جانے کو ایک حوصلہ افزا پیش رفت قرار دیا، ہمیں عدالت سے انصاف ملے گا

نئی دہلی۔ (ایجنسی) مرکزی حکومت کی جانب سے بنائے گئے وقف ترمیمی قانون 2024 کے خلاف جمعیت علماء ہند نے سپریم کورٹ میں ایک عرضی داخل کی تھی جس پر 16 اپریل کو سماعت ہوگی۔ پیر (7 اپریل) کو جمعیت علماء ہند کی جانب سے پیش ہوتے ہوئے معروف سینئر وکیل کپل سبل نے سی جے آئی سنجیو کھنہ سے اس معاملے کی فوری سماعت کی گزارش کی تھی۔ سی جے آئی نے کپل سبل کو یقین دلایا تھا کہ بہت جلد ہی اس کی تاریخ طے کریں گے۔ سپریم کورٹ کے رجسٹرار کی جانب سے ایڈوکیٹ آن ریکارڈ فضیل ایوبی کو دی گئی جانکاری کے مطابق مولانا ارشد مدنی کی جانب سے داخل کی گئی عرضی پر 16 اپریل کو سماعت ہوگی۔ جمعیت علماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی نے عدالت کی جانب سے سماعت کی تاریخ مقرر کیے جانے کو ایک حوصلہ افزا پیش رفت قرار دیتے ہوئے کہا کہ "ہمیں کامل یقین ہے اس معاملے میں ہمیں عدالت سے انصاف ملے گا۔ کیونکہ اس قانون کی بہت سی دفعات نہ صرف ملک کے آئین کے خلاف ہیں بلکہ اس سے شہریوں کے بنیادی اور مذہبی حقوق کی بھی خلاف ورزی ہوتی ہے۔" مولانا مدنی کے مطابق اس قانون کی منظوری کے بعد سے ہی ملک کے تمام مسلمانوں میں کافی تشویش، اور غم وغصہ کا

ماحول ہے۔ جس طرح اپوزیشن کی تجاویز اور اعتراضات کو نظر انداز کرتے ہوئے جبراً یہ قانون نافذ کیا گیا ہے اس سے ایک سنگین اندیشہ پیدا ہو گیا ہے کہ اب وقف کے املاک کے ساتھ نہ صرف چھیڑ چھاڑ کی جاسکتی ہے بلکہ اس قانون کی آڑ میں مسلمانوں کو ان کے تاریخی مذہبی ورثے سے بھی محروم کیا جاسکتا ہے۔

مولانا مدنی نے یہ بھی کہا کہ نئے قانون کی کچھ دفعات کو پڑھنے سے یہ واضح ہوجاتا ہے کہ حکومت کی نیت ٹھیک نہیں ہے۔ یہ قانون نہ تو مسلمانوں کی بھلائی کے لیے ہے اور نہ ہی وقف معاملوں میں شفافیت لانے کے لیے ہے، بلکہ اس کا واحد مقصد ہے وقف کے املاک پر قبضہ کرنا۔ اس سے نہ صرف مسلمانوں کے خلاف ملکی سطح پر تنازعہ کا نیا محاذ کھل جائے گا بلکہ فرقہ پرست طاقتیں اس کا فائدہ اٹھا کر ملک کے امن واتحاد کو نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ قانون ایسے وقت میں لایا گیا ہے جب پورے ملک میں مسلمانوں کے خلاف نفرت کی آندھی چل رہی ہے۔ ہماری بہت سی مساجد اور درگاہوں کو پہلے ہی نشانہ بنایا جاچکا ہے اور وہاں مندر ہونے کے دعوے کیے جارہے ہیں۔ ایسے میں اگر یہ غیر آئینی قانون بھی نافذ ہو جاتا ہے تو ان بے لگام فرقہ پرست طاقتوں کو ہماری مساجد، خانقاہوں، قبرستانوں اور امام باڑوں کو نشانہ بنانے کی قانونی بنیاد مل جائے گی۔ واضح ہو کہ وقف ترمیمی قانون کو صدر جمہوریہ کی منظوری ملنے کے بعد مولانا ارشد مدنی نے سب سے پہلے سپریم کورٹ میں عرضی داخل کی تھی اور فوری سماعت کی اپیل بھی کی تھی۔

وقف ترمیمی قانون نافذ، مرکزی حکومت نے نوٹیفکیشن کیا جاری

نئی دہلی۔ 'وقف ترمیمی بل 2025' پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے پاس ہوا، پھر اسے صدر جمہوریہ دروپدی مرمو کی منظوری ملی، اور آج اس سے متعلق نوٹیفکیشن جاری کر پورے ملک میں نافذ بھی کر دیا گیا ہے۔ مرکزی حکومت کے ذریعہ جاری نوٹیفکیشن کے مطابق وقف ترمیمی قانون 8 اپریل سے نافذ ہو گیا ہے۔ صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے گزشتہ 5 اپریل کو وقف ترمیمی بل کو منظوری دی تھی، جس کے بعد اس نے قانون کی شکل اختیار کر لی تھی۔ صدر جمہوریہ سے منظوری ملنے کے بعد یہ طے نہیں تھا کہ نیا قانون کب سے نافذ ہوگا۔ نوٹیفکیشن جاری ہونے کے بعد اس قانون کے 8 اپریل سے ہی نافذ ہونے کی وضاحت ہوگئی ہے۔ حالانکہ اس قانون کے خلاف عدالت میں لڑائی شروع ہو چکی ہے، جو ایک الگ معاملہ ہے۔ دراصل وقف ترمیمی قانون کے خلاف سپریم کورٹ میں 10 سے زائد عرضیاں داخل کی گئی ہیں۔ یہ عرضیاں سیاسی لیڈران اور کچھ مسلم تنظیموں نے داخل کی ہیں، جس میں نئے قانون کے جواز کو چیلنج پیش کی اگیا ہے۔ اس معاملے میں مرکزی حکومت نے سپریم کورٹ میں کیویٹ بھی داخل کر دیا ہے۔

نئے وقف قانون کے خلاف احتجاجی مظاہرہ

پولیس نے ناکہ بندی ہٹانے کی کوشش کی، مظاہرین پر آنسو گیس کے گولے داغے

مرشد آباد: رگھوناتھ گنج کا عمر پور منگل کو وقف ترمیم کو واپس لینے کے مطالبہ کو لے کر میدان جنگ میں تبدیل ہوگیا۔ دوپہر سے ہی نیشنل ہائی وے 12 پر احتجاج شروع ہوگیا۔ جب پولیس نے ناکہ بندی ہٹانے کی کوشش کی تو بھیڑ اور پولیس کے درمیان جھڑپ شروع ہوگئی۔ پولیس نے پرتشدد ہجوم کو منتشر کرنے کے لیے لاٹھی چارج کیا۔ آنسو گیس کے گولے بھی فائر کیے گئے۔ مظاہرین مرکزی حکومت سے اس قدر ناراض تھے کہ مشتعل ہجوم نے کئی گاڑیوں کو آگ لگادی۔ واقعے میں دو پولیس اہلکار زخمی ہوئے ہیں۔ جنگی پور کے پولیس سپرنٹنڈنٹ آنند رائے کی قیادت میں بڑی تعداد میں پولس فورس صورتحال پر قابو پانے کے لیے موقع پر پہنچ گئی۔ تقریباً دو گھنٹے بعد صورتحال قابو میں آئی۔ ہنگامہ آرائی کی وجہ سے قومی شاہراہ پر ٹریفک جام ہوگیا۔ وقف ترمیمی بل 2025 اب قانون بن چکا ہے اس قانون کو واپس لینے کا مطالبہ کرتے ہوئے جنگی پور کے مختلف علاقوں میں گزشتہ دو دنوں سے احتجاج کیا جا رہا تھا۔ سوتی، شمشیر گنج اور رگھوناتھ گنج جیسے کئی علاقوں میں احتجاجی مظاہرے ہوئے۔ پولیس شروع سے ہی حالات کو سختی سے کنٹرول کر رہی تھی لیکن آج عمر پور میں تصویر بالکل برعکس دیکھنے کو ملی۔ پولیس نے بتایا کہ دوپہر تقریباً 12 بجے مقامی لوگوں کے ایک گروپ نے رگھوناتھ گنج تھانہ علاقے کے تحت عمر پور میں نئے وقف قانون کو واپس لینے کا مطالبہ کرتے ہوئے ایک بڑا جلوس نکالا۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر وقف قانون منسوخ نہیں کیا گیا تو حالات قابو سے باہر ہو جائیں گے۔ بعد ازاں قومی شاہراہ بلاک کر کے احتجاج شروع کر دیا گیا۔ اس کے بعد حالات جلد ہی قابو سے باہر ہو گئے۔ پولیس نے جام کو ہٹانے کی کوشش کی تو مظاہرین اور پولیس کے درمیان ہاتھا پائی ہوئی۔ مشتعل ہجوم نے پولیس پر پتھراو اور اینٹ برسانا شروع کر دیا۔ پولیس نے بھیڑ کو منتشر کرنے کے لیے پہلے لاٹھی چارج کیا۔ جب یہ کام نہ آیا تو آنسو گیس کے گولے بھی داغے گئے۔ ایسے میں مشتعل ہجوم نے جواب میں کئی گاڑیوں کو آگ لگا دی۔ ہنگامہ آرائی تقریباً دو گھنٹے تک جاری رہی۔ تاہم انتظامیہ کا دعویٰ ہے کہ اس وقت صورتحال قابو میں ہے۔

ضیاء الرحمن برق سے 3 گھنٹے تک پوچھ گچھ

سنبھل: اتر پردیش کے سنبھل میں 24 نومبر کو ہوئے تشدد کے سلسلے میں ایس آئی ٹی نے سماج وادی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ ضیاء الرحمن برق سے پوچھ گچھ کی ہے۔ پوچھ تاچھ منگل کو تین رکنی ایس آئی ٹی ٹیم نے کی جس میں سی او، انسپکٹر اور سب انسپکٹر سطح کے افسران شامل تھے۔ 23 نومبر کو ایم پی ضیاء الرحمان اور ظفر کے درمیان تین بات چیت ہوئی۔ ایس آئی ٹی نے اس بات چیت سے متعلق کئی سوالات پوچھے۔ ضیاء الرحمان نے دعویٰ کیا کہ وہ 24 نومبر کو ہونے والے سروے کے بارے میں نہیں جانتے تھے جبکہ ظفر کے ساتھ ان کی بات چیت سروے سے صرف ایک دن پہلے ہوئی تھی اور ظفر اس سروے سے پوری طرح واقف تھے۔

گجرات ہائی کورٹ نے 100 سال قدیم درگاہ کو وقف کی ملکیت ماننے سے کیا انکار

احمد آباد (ایجنسی) وقف ترمیمی قانون پر پارلیمنٹ کے بعد اب پورے ملک میں ہنگامہ جاری ہے۔ اس درمیان گجرات ہائی کورٹ نے گجرات کی ایک 100 سال قدیم درگاہ کو وقف کی ملکیت ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ یہ درگاہ راج کوٹ کے آنند پرا گاؤں میں نیشنل ہائیوے 27 پر موجود ہے۔ ریاستی حکومت نے ہائیوے کے ڈیولپمنٹ کے لیے اس درگاہ کو ہٹانے کا فیصلہ پہلے ہی لے رکھا ہے، اور ہائی کورٹ نے اس فیصلے کو درست ٹھہرایا ہے۔ یہ درگاہ صوفی سنت حضرت جلال شاہ پیر کی ہے۔ جب اس درگاہ کو توڑنے سے متعلق گجرات حکومت نے فیصلہ کیا تو کنٹاریا عثمان غنی حاجی بھائی ٹرسٹ نے اس حکم کو گجرات ہائی کورٹ میں عرضی داخل کر چیلنج پیش کر دیا۔

'حکومت نے معاشی عدم مساوات کو غلامی کی سطح تک پہنچادیا'

پٹیل کے بارے میں کنفیوژن پھیلائی جارہی ہے، سردار ہماری میراث، سی ڈبلیو سی میٹنگ میں قرارداد منظور ❑ بی جے پی ملک میں فرقہ واریت کو ہوا دے رہی ہے: کھڑگے ❑ ہم دلت، مسلم اور برہمن میں الجھے رہے اور او بی سی نے ہمیں پارٹی چھوڑا: راہل گاندھی

احمد آباد (ایجنسی) "باپو (مہاتما گاندھی) کے اصولوں اور سردار پٹیل کے عزائم کو ساتھ لیے ہم اپنے ہدف کی طرف آگے بڑھ رہے ہیں۔ کانگریس کا ہر کارکن ملک کے تئیں اپنی ذمہ داری سمجھتا ہے اور اسے نبھانے کے لیے پرعزم ہے۔ یہ کنونشن کانگریس سے منسلک انصاف کے جنگجوؤں میں نئی توانائی اور طاقت بھرے گا۔ عزم، خدمت اور لگن کے جذبہ کو مضبوط کر انصاف کے راستے پر آگے بڑھائے گا۔" کانگریس نے یہ رائے گجرات کے احمد آباد میں منعقد کانگریس ورکنگ کمیٹی (سی ڈبلیو سی) کی میٹنگ میں ظاہر کی۔ احمد آباد واقع سردار ولبھ بھائی پٹیل کے نیشنل میموریل میں منعقد اس میٹنگ میں کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے، کانگریس پارلیمانی پارٹی کی چیئرپرسن سونیا گاندھی، لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی سمیت کئی سرکردہ پارٹی لیڈران موجود تھے۔

اس میٹنگ میں لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے کہا کہ ہم دلت، مسلم اور برہمن میں الجھے رہے اور او بی سی نے ہمیں چھوڑ دیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم مسلمانوں اور دیگر اقلیتوں کی بات کرتے ہیں، اس لیے ہم پر کئی بار تنقید کی جاتی ہے، ہمیں اس سے ڈرنا نہیں چاہیے، مسائل کو اٹھانا چاہیے۔

کانگریس صدر نے ملکارجن کھڑگے نے بی جے پر الزام لگاتے ہوئے کہا کہ وہ ملک میں فرقہ واریت کو ہوا دے رہی ہے تاکہ لوگوں کا دھیان بنیادی مسائل سے ہٹ جائے، حکمراں جماعت معاشرے کو مختلف طبقات میں تقسیم کر رہی ہے اور اس سے ملک کی گنگا جمنی تہذیب کو نقصان پہنچ رہا ہے انہوں نے یہ بات کانگریس کے ورکنگ کمیٹی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ کانگریس کے صدر ملکارجن کھڑگے نے کہا ہے کہ اگرچہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) سردار ولبھ بھائی پٹیل اور پنڈت جواہر لعل نہرو کے درمیان تعلقات کو لے کر پروپیگنڈہ پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں، لیکن سچ یہ ہے کہ دونوں کی ایک ہی سوچ تھی اور جس کے نتیجے میں سردار پٹیل نے آر ایس ایس پر پابندی لگائی اور دنیا بھر میں کانگریس کا نام روشن کیا۔ منگل کو یہاں شاہ باغ میں سردار پٹیل میموریل کمپلیکس میں منعقدہ کانگریس اجلاس کے لیے بنائے گئے بڑے آڈیٹوریم میں منعقدہ اجلاس کے پہلے دن پارٹی کی اعلیٰ ترین پالیسی ساز ادارہ کانگریس ورکنگ کمیٹی (سی ڈبلیو سی) کی توسیعی میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر کھرگے نے کہا کہ آج ملک کے بنیادی مسائل سے توجہ ہٹانے کی کوششیں کی جارہی ہیں اور محدود لوگوں کے ذریعہ ملک کے وسائل پر قبضہ کرتے ہوئے گورننس کو کنٹرول کرنے کا کام ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سردار پٹیل کانگریس کی وراثت ہیں اور ان کے دکھائے ہوئے راستے پر چل کر کانگریس کو مضبوط کرنے کا کام کیا جارہا ہے۔

کانگریس نے کہا کہ سردار ولبھ بھائی پٹیل اور پنڈت جواہر لال نہرو کے تعلقات کے حوالہ سے ابہام پھیلا کر اسی سردار پٹیل کو اپنا بنانے کی کوشش کی جارہی ہے، جنہوں نے آر ایس ایس پر پابندی لگادی تھی۔ لیکن سردار کانگریس کے ہیں اور پارٹی کی اعلیٰ ترین پالیسی ساز باڈی کانگریس ورکنگ کمیٹی نے آج ایک قرارداد منظور کی ہے تاکہ اس کنفیوژن کو ختم کیا جاسکے اور پارٹی کو پٹیل کی سوچ پر آگے لے جایا جاسکے۔ کانگریس نے اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل پر سی ڈبلیو سی میٹنگ میں پاس قرارداد کی تفصیل شیئر کی ہے۔ اس قرارداد میں برطانوی حکومت کے دوران ملک کے حالات اور موجودہ بی جے پی کی قیادت والی حکومت میں پیدا حالات کو آمنے سامنے رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ 1918 میں خطہ جنگ گجرات کے کھیڑا میں انگریز حکومت کے ذریعہ کسانوں سے ٹیکس وصولی کی مخالفت میں گاندھی جی کی ترغیب سے سردار پٹیل نے آزادی کی جنگ میں قدم رکھا۔ پھر ولبھ بھائی پٹیل نے 1928 میں انگریز حکومت کے ذریعہ کسانوں سے لگان وصولی کے خلاف باردولی ستیاگرہ کی قیادت کی۔ ان کی اثر دار اور توانائی سے بھرپور قیادت کے سبب وہ باردولی تحریک سے 'سردار' کہلائے۔ آج کی بی جے پی حکومت بھی انگریزوں کی طرح کسانوں کی زمین کے مناسب معاوضہ سے متعلق قانون کو ختم کرنے کا آرڈیننس لاتی ہے، زراعت کے تین سیاہ قوانین بناتی ہے، کسانوں کی راہوں میں کیل اور کانٹے بچھاتی ہے، کسانوں کو آمدنی دوگنی اور ایم ایس پی گارنٹی کا وعدہ کر صاف پیچھے ہٹ جاتی ہے اور انصاف مانگنے پر لکھیم پور کھیری میں بی جے پی لیڈران کی جیپوں سے کسانوں کو کچلواتی ہے۔ اس لیے ایک بار پھر سردار پٹیل کی راہ پر کانگریس کسان کے حقوق کے لیے نتیجہ خیز جنگ کو تیار ہے۔

قرارداد میں پارٹی نے کچھ اہم شعبوں کی طرف خصوصی توجہ کا فیصلہ کیا

- کسانوں کے حقوق کے لیے جدوجہد کو تیار ہے
- 'نفرت چھوڑو- بھارت جوڑو' کی راہ پر بڑھنے کو تیار ہے
- آئین میں موجود بنیادی حقوق، ملک کے محنت کش مزدوروں اور کامگاروں کے حقوق کی لڑائی لڑنے کو تیار ہے
- وسائل کی منصفانہ تقسیم کے لیے نئی جنگ کو تیار ہے
- فرقہ وارانہ اشتعال کو روکنے کے لیے جدوجہد کو تیار ہے
- نفرت اور تخریب کاری کو شکست دینے کے لیے جنگ کرنے کو تیار ہے
- کانگریس کے کارکنان ہندوستان کی جمہوریت اور آئین کی آزادی سے متعلق اس جنگ کو دھاردار بنانے کے لیے انصاف کی راہ پر چلنے کے لیے پرعزم ہیں۔

ولی عہد شیخ حمدان نے پی ایم مودی سے کی ملاقات

ہندوستان-یو اے ای تعلقات کو مزید مضبوط بنانے پر دیا زور

نئی دہلی۔ ہندوستان اور متحدہ عرب امارات (یو اے ای) کے درمیان تعلقات کو مزید استوار کرنے اور دیگر کئی اہم امور پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے منگل (8 اپریل) کو دبئی کے ولی عہد شیخ حمدان بن محمد ہندوستان پہنچے۔ انہوں نے آج قومی راجدھانی دہلی میں وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات بھی کی۔ مودی اس ملاقات کے بعد شیخ حمدان نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ کر کے اپنی خوشی کا اظہار کیا۔ شیخ حمدان نے پوسٹ میں لکھا کہ "آج نئی دہلی میں وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات کر کے مجھے کافی خوشی ہوئی۔ ہماری بات چیت نے ایک بار پھر یہ واضح کر دیا کہ یو اے ای-ہندوستان کے باہمی تعلقات اعتماد پر مبنی ہیں، تاریخ سے متاثر ہیں اور ایک مشترکہ وژن سے چلتے ہیں۔ اس کا مقصد مواقع، اختراعات اور دیرپا خوشحالی سے بھرپور مستقبل کی تعمیر کرنا ہے۔" وزیر اعظم مودی نے بھی یو اے ای کے ولی عہد سے ملاقات کے بعد سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ شیئر کرتے ہوئے خوشی کا اظہار کیا۔ انہوں نے پوسٹ میں لکھا کہ "دبئی کے ولی عہد شیخ حمدان بن محمد بن راشد المکتوم سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ دبئی نے ہندوستان-یو اے ای جامع اسٹریٹجک شراکت داری کو آگے بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ یہ خصوصی دورہ ہماری گہری دوستی کی تصدیق کرتا ہے اور مستقبل میں مزید مضبوط تعاون کی راہ ہموار کرتا ہے۔"

سنبھل کی شاہی جامع مسجد کا نام تبدیل!

اے ایس آئی کے ذریعہ بھیجے گئے سائن بورڈ سے ہلچل

سنبھل۔ اتر پردیش کے سنبھل واقع مشہور شاہی جامع مسجد ایک بار پھر سرخیوں میں ہے۔ اس مرتبہ شاہی جامع مسجد کسی بیان کی وجہ سے سرخیوں میں نہیں ہے، بلکہ نئے نام کی وجہ سے ہے۔ یہ نیا نام اے ایس آئی کی طرف سے بھیجے گئے ایک نئے سائن بورڈ میں لکھا گیا ہے، جس نے لوگوں میں ہلچل مچادی ہے۔ سائن بورڈ میں مسجد کو اس کے مشہور نام 'شاہی جامع مسجد' کی جگہ 'جمعہ مسجد' لکھا گیا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ جلد ہی یہ سائن بورڈ مسجد میں لگایا جائے گا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق اے ایس آئی نے دستاویزوں کا حوالہ دیتے ہوئے مسجد کا اصل نام 'جمعہ مسجد' بتایا ہے۔ اے ایس آئی کا دعویٰ ہے کہ نیا سائن بورڈ ان کے ریکارڈ میں درج نام کے مطابق ہے۔ اس نئے نام سے ایک نیا تنازعہ شروع ہونے کا امکان ہے۔ یہ مسجد پہلے سے ہی تنازعات میں ہے، کیونکہ عدالت میں داخل ایک عرضی میں اس کے ہندو مندر ہونے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔

تمل ناڈو کیس میں گورنر کے اختیارات پر سپریم کورٹ کا تاریخی فیصلہ

گورنر کے ذریعہ بلوں کو روکنا منمانا اور غیر آئینی، عدالت عظمیٰ کا سخت تبصرہ

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے منگل کو آرٹیکل 142 کے تحت تمل ناڈو حکومت کی جانب سے اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے گورنر کو بھیجے گئے 10 بلوں کو ایکٹ قرار دیا جو گورنر کے پاس طویل عرصہ سے زیر التوا تھے۔ عدالت عظمیٰ نے مزید کہا کہ ان بلوں کو گورنر کے پاس بھیجے جانے کے وقت سے ہی موثر سمجھا جائے گا۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ تمل ناڈو کے گورنر آر این روی کا بلوں کی منظوری کو روکنے کا فیصلہ غیر قانونی تھا۔ سپریم کورٹ کے اس فیصلے کو تمل ناڈو کی ایم کے اسٹالن حکومت کی بڑی فتح قرار دیا جارہا ہے۔ جسٹس جے بی پارڈی والا اور آر مہادیون کی بنچ نے کہا کہ گورنر کی پاس منظوری کے لئے بھیجے گئے بلوں کو زیر التوا نہیں رکھا جاسکتا۔ 10 فروری کو، پورے دن تک دلائل سننے کے بعد، عدالت عظمیٰ نے تمل ناڈو حکومت کی درخواستوں پر اپنا حکم محفوظ کر لیا تھا جس میں یونیورسٹیوں میں وائس چانسلروں کی تقرری کے لیے سرچ اینڈ سلیکشن کمیٹیوں کی تشکیل سمیت بلوں کو گورنر کی منظوری میں تاخیر کو چیلنج کرتے ہوئے درخواست داخل کی گئی تھی۔ سپریم کورٹ نے منگل کو اپنا فیصلہ سناتے ہوئے آرٹیکل 200 کا حوالہ دیا اور کہا کہ گورنر کو بلوں کو روکنے اور انہیں ویٹو استعمال کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ جسٹس پارڈی والا نے کہا کہ "گورنر کے پاس منظوری کو روکنے کا جواز نہیں ہے۔" سپریم کورٹ نے کہا کہ ریاستی مقننہ کی طرف سے نظر ثانی کے بعد گورنر کی طرف سے صدر کے زیر غور 10 بلوں کو اپنے پاس رکھنا غیر قانونی تھا۔ اس کے نتیجے میں صدر کی جانب سے کی جانے والی کسی بھی کارروائی کو بھی غیر قانونی مانا جائے گا۔ کیس کا تفصیلی فیصلہ بعد میں سپریم کورٹ کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کیا جائے گا۔

दुकान बिकाऊ है

प्राइम लोकेशन पर दुकान नेपियर रोड कॉलोनी स्थित अल्मास मैरिज हाल के पास मैन रोड पर 700 वर्ग फ़ीट की दुकान बिकाऊ है।

संपर्क करें
8299575013

یوپی: ریاست میں گاڑی خریدنا ہوگا مہنگا

لکھنؤ۔ ریاست میں دو پہیہ اور چار پہیہ گاڑیاں خریدنا مہنگا ہو گیا ہے۔ حکومت نے گاڑیوں کی خریداری پر روڈ ٹیکس میں ایک فیصد اضافہ کر دیا ہے۔ اب تک دو پہیہ گاڑیوں کی قیمت ایک لاکھ روپے ہے۔ اب ان پر 1000 روپے اضافی خرچ کرنے ہوں گے۔ اسی طرح 10 لاکھ روپے تک کے چار پہیہ گاڑیوں پر 10,000 روپے اضافی ادا کرنے ہوں گے۔ محکمہ ٹرانسپورٹ کی اس تجویز کو منگل کو ہونے والی کابینہ کی میٹنگ میں منظوری دی گئی ہے۔ نوٹیفکیشن کے مطابق 40,000 روپے سے کم قیمت والے دو پہیوں پر پہلے کی طرح 7 فیصد ٹیکس عائد کیا جائے گا، جب کہ 40,000 روپے سے زیادہ قیمت والے دو پہیوں پر ایک فیصد زیادہ ٹیکس لگے گا۔

پی آر ڈی جوانوں کے ڈیوٹی الاؤنس میں 26 فیصد اضافہ، یوگی کابینہ نے لگائی مہر

اتر پردیش حکومت نے پی آر ڈی رضا کاروں کی یومیہ ڈیوٹی بھتے میں تقریباً 26 فیصدی تک اضافہ کیا ہے۔ اب انہیں 395 روپئے کے بجائے ڈیوٹی بھتے کے طور پر 500 روپئے دیئے جائیں گے۔ اس کا فائدہ ملک کے 35 ہزار پی آر ڈی جوانوں کو مل سکے گا۔ منگل کو وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی صدارت میں کابینہ کی میٹنگ میں اس سلسلے میں ایک تجویز کو منظوری دی گئی۔ وزیر خزانہ اور پارلیمانی امور کے وزیر سریش کھنہ نے صحافیوں کو بتایا کہ تجویز کے تحت پی آر ڈی جوانوں کا الاؤنس 395 روپے سے بڑھا کر 500 روپے کر دیا گیا ہے۔ اس وقت ریاست میں 34 ہزار سے زیادہ پی آر ڈی فوجی تعینات ہیں اور اس بڑھی ہوئی رقم کا فائدہ ان سبھی جوانوں کو مل سکے گا۔ انہوں نے کہا کہ اجلاس میں کل 15 تجاویز پیش کی گئیں جن میں سے 13 کی منظوری دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ ڈیوٹی الاؤنس میں 105 روپے کا یہ اضافہ یکم اپریل 2025 سے نافذ العمل سمجھا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اس سے ریاستی حکومت پر 75 کروڑ 87 لاکھ 50 ہزار روپے کے اضافی اخراجات کا بوجھ پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں کل 34092 پی آر ڈی رضا کار ہیں جنہیں یہ فائدہ ملے گا۔ اس تجویز کے نفاذ کے بعد پی آر ڈی رضا کاروں کے ڈیوٹی الاؤنس میں ان کی 30 دن کی حاضری کی بنیاد پر ماہانہ 3150 روپے کا اضافہ ہوگا۔ اس کے علاوہ محکمہ خزانہ کی ایک تجویز بھی میٹنگ میں رکھی گئی جس کے تحت اتر پردیش ماتحت کوآپریٹو سوسائٹیز اور پنچایت آڈٹ سروس رولز 2025 کی تنظیم نو کی تجویز کو منظوری دی گئی۔ ابھی تک جو پروموشن کے عہدے تھے وہ زیادہ تھے۔

مغربی بنگال کے اساتذہ معاملہ راہل نے میں مداخلت کیلئے صدر جمہوریہ سے اپیل کی

نئی دہلی۔ (یو این آئی) لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف اور کانگریس کے سابق صدر راہل گاندھی نے صدر جمہوریہ دروپدی مرمو کو خط لکھ کر مغربی بنگال میں اساتذہ کی بھرتی کا عمل کی منسوخی کے بعد ہزاروں اسکولی اساتذہ کے ملازمتوں سے محروم ہونے کے معاملے میں مداخلت کرنے کی اپیل کی ہے۔ مسٹر راہل گاندھی نے منگل کے روز سوشل میڈیا پر خط کی کاپی جاری کرتے ہوئے صدر جمہوریہ کو مخاطب کر کے لکھا، میں آپ سے مغربی بنگال کے ہزاروں اسکولی اساتذہ کے معاملے میں مداخلت کرنے کی درخواست کرتا ہوں جو عدلیہ کے ذریعہ اساتذہ کی بھرتی کے عمل کو منسوخ کرنے کی وجہ سے اپنی ملازمتوں سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔

غزہ میں خون کی ہولی، مزید 60 فلسطینی شہید

غزہ رئیل اسٹیٹ کا انتہائی زبردست ٹکڑا ہے، ٹرمپ نے پھر فلسطینی علاقے پر نگاہیں گاڑ دیں

غزہ: اسرائیل کا میڈیا کے خیمے پر حملہ، ایک صحافی سمیت دو ہلاک، چھ صحافیوں سمیت 9 زخمی

غزہ، 8 اپریل (یو این آئی) غزہ پر اسرائیلی جارحیت کا سلسلہ تاحال جاری ہے، صیہونی فوج کی وحشیانہ بمباری اور گولہ باری کے نتیجے میں مزید 60 فلسطینی شہید ہوگئے۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق اسرائیلی فورسز نے مقبوضہ مغربی کنارے میں امریکی نژاد فلسطینی لڑکے کو گولیوں سے چھلنی کر دیا، اس کے علاوہ غزہ سٹی میں صیہونی فوج نے ایک گھر کو بھی نشانہ بنایا۔ اسرائیلی فوج نے دیر البلاح کے 5 محلوں کو خالی کرنے کے احکامات جاری کئے ہیں، جبکہ قابض فورسز نے نابلس شہر کے داخلی راستوں کو بھی بند کردیا ہے۔ اسرائیلی افواج کی جانب سے جنوبی لبنان میں بھی بمباری کی گئی ہے، جس کے نتیجے میں 2 لبنانی شہری شہید اور متعدد کے زخمی ہونے کی اطلاعات ہیں۔ رپورٹس کے مطابق 18 مارچ کو جنگ بندی ختم ہونے کے بعد سے ابتک 4 لاکھ سے زائد فلسطینی دربدر ہیں، اسرائیلی جنگ میں اب تک 50 ہزار 695 فلسطینی شہید جبکہ 1 لاکھ 15 ہزار سے زائد زخمی ہوچکے ہیں۔ دوسری جانب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ ایران کے ساتھ ڈیل کے امکانات ہیں، ہم ایران کے ساتھ براہ راست بات چیت کررہے ہیں۔ اوول آفس میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو کی ملاقات ہوئی، امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا کہنا تھا کہ ایران کے ساتھ براہ راست بات چیت کررہے ہیں، امید ہے ایران کیساتھ مذاکرات کامیاب ہوں گے، یہ ان کے مفاد میں ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے جنگ سے بچنے کا اشارہ دیتے ہوئے کہا کہ امریکہ ایران کے ساتھ تصادم سے بچنے کی کوشش کررہا ہے۔ خیال رہے کہ اسرائیلی میڈیا نے رپورٹ کیا تھا کہ نیتن یاہو نے ان ممالک میں ہنگامی لینڈنگ کے خطرے سے بچنے کے لیے واشنگٹن کے لیے طویل پرواز کا راستہ اختیار کیا جو ان کے خلاف بین الاقوامی فوجداری عدالت (آئی سی سی) کے وارنٹ گرفتاری کو نافذ کر سکتے تھے۔

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے 61 ہزار معصوم فلسطینیوں کے خون سے رنگین غزہ کو 'رئیل اسٹیٹ کا زبردست ٹکڑا' قرار دے دیا۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹس کے مطابق امریکی صدر نے غزہ پر ایک بار پھر نگاہیں گاڑ دی ہیں، اسرائیلی وزیر اعظم سے وائٹ ہاؤس میں ملاقات کے موقع پر صدر ٹرمپ نے کہا کہ یہ فلسطینی پٹی رئیل اسٹیٹ کا ایک انتہائی زبردست ٹکڑا ہے۔ انھوں نے کہا "میرے خیال میں یہ بہت اہم رئیل اسٹیٹ کا ایک انتہائی زبردست ٹکڑا ہے، اور مجھے لگتا ہے کہ یہ ایسی چیز ہے جس میں ہم شامل ہونا چاہیں گے۔" ٹرمپ نے کہا غزہ جنگ کو رکنے میں زیادہ وقت نہیں لگے گا، امریکی امن فورس کا غزہ کی پٹی پر کنٹرول کرنا اور اس کی ملکیت حاصل کرنا ایک اچھی بات ہوگی، ہم حماس کے زیر حراست یرغمالیوں کی رہائی کے لیے کام کررہے ہیں۔ اے ایف پی کے مطابق ڈونلڈ ٹرمپ نے غزہ کو امریکا کے لیے بارہا ایک کاروباری موقع کے طور پر دیکھا اور بیان کیا ہے، اور انھوں نے کہا کہ غزہ کو "مشرق وسطی کے رویرا" میں تبدیل کیا جاسکتا ہے، تاہم فلسطینی غزہ کو اپنی مستقبل کی ریاست کے ایک حصے کے طور پر دیکھنا چاہتے ہیں۔ دنیا بھر کے ممالک اور بالخصوص عرب اقوام نے ٹرمپ کی تجویز کو سختی سے مسترد کیا ہے، جن میں مصر اور اردن بھی شامل ہیں، جہاں ٹرمپ نے غزہ کے فلسطینیوں کو رہنے کے لیے بھیجنے کا مشورہ دیا تھا۔ ٹرمپ نے کہا "آپ جانتے ہیں، غزہ میں امریکا جیسی امن فورس کا ہونا، غزہ کی پٹی کو کنٹرول کرنا اور اس کا مالک ہونا ایک اچھی بات ہوگی، کیوں کہ ابھی...... میں صرف قتل اور حماس اور مسائل کے بارے میں سنتا ہوں۔" انھوں نے مزید کہا: "اور اگر آپ ان فلسطینیوں کو لے جائیں، اور انھیں مختلف ممالک میں منتقل کر دیں، اور آپ کے پاس بہت سے ممالک ہیں جو ایسا کریں گے، پھر آپ کے پاس واقعی ایک ایسا علاقہ ہوگا جہاں آزادی ہی ہوگی۔"

فلسطینی طبی ماہرین کے مطابق اسرائیل نے رات گئے غزہ کی پٹی کے دو بڑے اسپتالوں کے باہر خیموں پر حملہ کیا، جس میں ایک صحافی سمیت کم از کم دو افراد ہلاک اور 6 صحافیوں سمیت 9 زخمی ہو گئے۔ اسپتال کے حکام نے بتایا کہ یہ غزہ میں اسرائیلی حملوں کے سلسلے میں سے ایک تھا جس میں 30 سے زائد افراد ہلاک ہوئے ہیں، جن میں زیادہ تر خواتین اور بچے تھے۔ حملے میں صحافی احمد منصور بری طرح جھلس گیے اور زخموں کی تاب نہ لا کر انتقال کر گیے۔ اسرائیل کے حملے میں صحافی حسن اصلاحی، احمد الآغا، محمد فائق، عبداللہ العطار، ایہاب البردینی اور محمود عواد بھی زخمی ہوئے ہیں۔ اسرائیلی فوج نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ فوج نے یہ حملہ حسن عبدالفتاح محمد اصلاحی کو پکڑنے کے لیے کیا تھا۔ اسرائیلی فوج کا الزام ہے کہ حسن عبدالفتاح محمد اصلاحی حماس کا رکن تھا جس نے 7 اکتوبر 2023 کے اسرائیل پر حماس کے حملے کے دوران تصویریں کھینچی تھیں۔ اسرائیلی فوج نے یہ بھی کہا کہ اس نے "شہریوں کو نقصان پہنچانے کے امکانات کو کم کرنے کے لیے" اقدامات کیے ہیں لیکن یہ نہیں بتایا کہ اس نے سوئے ہوئے صحافیوں سے بھرے خیمے میں سے ایک کو پکڑنے کے لیے پورے خیمے کو کیوں نشانہ بنایا۔ غزہ کے سرکاری میڈیا آفس نے میڈیا کے خیمے پر اسرائیل کے مہلک حملے کے بعد فلسطینی صحافیوں کی عالمی حمایت پر زور دیتے ہوئے ایک بیان جاری کیا ہے۔ میڈیا آفس کے مطابق، مقامی صحافی احمد منصور، جو حملے میں شدید جھلسنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے، غزہ پر اسرائیل کی جنگ کے دوران ہلاک ہونے والا 211 واں میڈیا کارکن ہے۔ غزہ کے سرکاری میڈیا آفس نے مزید کہا کہ، ہم صحافیوں کی بین الاقوامی فیڈریشن، عرب صحافیوں کی فیڈریشن، اور دنیا کے تمام ممالک کے تمام صحافتی اداروں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ غزہ کی پٹی میں فلسطینی صحافیوں اور میڈیا کے پیشہ ور افراد کے خلاف ان منظم جرائم کی مذمت کریں۔ اسرائیل نے مارچ میں حماس کے ساتھ جنگ بندی ختم کردی تھی اور غزہ کے لیے خوراک، ایندھن اور انسانی امداد کو بند کردیا ہے۔ حماس اور انسانی حقوق کے گروپ اس حربے کو جنگی جرم قرار دے رہے ہیں۔ غزہ میں اسرائیل کی جنگ، اب اپنے 18 ویں مہینے میں ہے، غزہ کی وزارت صحت کے مطابق، 000,50 سے زیادہ فلسطینی ہلاک ہوچکے ہیں، جن میں زیادہ تر خواتین اور بچے ہیں۔ اسرائیل نے جنگ کو اس وقت تک جاری رکھنے کا عزم کیا ہے جب تک کہ حماس باقی ماندہ درجنوں یرغمالیوں کو رہا نہیں کرتا اور غیر مسلح ہو کر علاقہ چھوڑ نہیں دیتی۔

اڈیالہ جیل کے قریب پی ٹی آئی احتجاج

عمران خان کی بہنیں، عالیہ حمزہ و دیگر زیر حراست

راولپنڈی (ایجنسی) راولپنڈی میں پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے بانی عمران خان سے اہل خانہ اور رہنماؤں کی اجازت نہ ملنے پر پی ٹی آئی کارکنان کی جانب سے جیل کے قریب احتجاج اور پتھراؤ کیا گیا، پولیس نے گھور کپور ناکہ پر موجود بانی پی ٹی آئی کی بہنوں، عالیہ حمزہ، صاحبزادہ حامد رضا سمیت دیگر کو تحویل میں لے لیا۔ ڈان نیوز کے مطابق اڈیالہ جیل میں عمران خان اور بشریٰ بی بی سے ملاقات کے دن عمران خان کی بہنیں، بشریٰ بی بی کے فیملی ممبران مہر النسا، مبشرہ شیخ، پی ٹی آئی رہنما عالیہ حمزہ، ظہیر عباس اڈیالہ پہنچ گئے۔ پی ٹی آئی وکلاء بیرسٹر علی ظفر، علی عمران شہزاد، حسنین سنبل، راجہ متین اور خان عاقل خان بھی اڈیالہ پہنچے۔ عمران خان کی فیملی کو اڈیالہ جیل سے پہلے روک لیا گیا، بانی پی ٹی آئی کی بہنوں علیمہ خان، عظمیٰ خان اور قاسم خان نیازی کو نجی فارماسیوٹیکل کمپنی کے قریب روکا گیا۔ گورکھپور ناکے پر بانی پی ٹی آئی کی بہنوں کا ملاقات نہ کروانے پر احتجاج کیا، پولیس کی جانب سے دو بہنوں اور کزن قاسم نیازی کی بانی سے ملاقات کرانے کی آفر کی گئی۔ پولیس کا کہنا تھا کہ علیمہ خان کو ملاقات کی اجازت نہیں، باقی تینوں فیملی ممبران کی ملاقات کروا دیتے ہیں۔ بانی پی ٹی آئی کی فیملی نے پولیس کو جواب دیا کہ علیمہ خان کے بغیر ہم عمران خان سے ملاقات نہیں کریں گے، عمران خان کی بہنیں جیل انتظامیہ کی جانب سے ملاقات کی اجازت نہ ملنے پر گورکھپور ناکے پر موجود رہیں۔ راولپنڈی پولیس، خواتین اہلکار اور ایلیٹ فورس کی نفری بھی گھور کپور ناکے پر پہنچی، جیل ذرائع نے بتایا کہ جیل انتظامیہ کی جانب سے عمران خان کی دو بہنوں اور کزن کو ملاقات کی اجازت مل گئی۔ جیل ذرائع کا کہنا تھا کہ جیل انتظامیہ نے عظمیٰ خان، نورین خان اور قاسم نیازی کو ملاقات کی اجازت دی۔ پی ٹی آئی کی خاتون رہنما عالیہ حمزہ کو بھی گورکھپور ناکہ پر روک لیا گیا، اسی طرح اپوزیشن لیڈر پنجاب ملک احمد خان بھچر کو بھی اڈیالہ جیل جانے سے روک دیا گیا، ان کے ہمراہ ڈپٹی اپوزیشن لیڈر معین قریشی بھی موجود تھے۔ قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف عمر ایوب، ملک عامر ڈوگر، زرتاج گل، میاں اظہر گورکھپور کے قریب پہنچ گئے، جہاں پولیس کی نفری بھی پہنچ گئی۔ پولیس نے 4 پی ٹی آئی کارکنان کا تحویل میں لے لیا، پولیس کے پہنچنے پر پی ٹی آئی کارکنان موقع سے بھاگ گئے۔ پی ٹی آئی کارکنان نے موقع سے بھاگنے کے دوران پولیس پر پتھر برسا دیے، تحویل میں لئے گئے پی ٹی آئی کارکنان کو پولیس نے چھوڑ دیا، کارکنان کو موقع سے واپس جانے کی یقین دہانی پر چھوڑا گیا۔ بعد ازاں، احتجاج کرنے پر گورکھپور ناکہ کے قریب گھور کپور ناکہ پر موجود بانی پی ٹی آئی کی بہنوں سمیت متعدد خواتین کارکنوں کو تحویل میں لے لیا گیا۔ اسی طرح تحویل میں لیے گئے افراد میں پی ٹی آئی ایم این اے شفقت اعوان، صاحبزادہ حامد رضا بھی شامل ہیں۔ اڈیالہ روڈ پر صحافیوں کے ساتھ ناروا سلوک پر سی پی او سید خالد ہمدانی نے نوٹس لے لیا، ایس ایس پی آپریشنز کو واقعہ کی مکمل انکوائری کر کے رپورٹ پیش کرنے کا حکم دے دیا۔ سی پی او نے پولیس اہلکار زاہد کو فوری معطل کرنے کا حکم دے دیا، ناروا سلوک کرنے والے اہلکاروں کے خلاف محکمانہ کارروائی کر کے سخت سزا کا حکم دیا گیا۔ ان کا کہنا تھا کہ راولپنڈی پولیس صحافی برادری کا احترام کرتی ہے، راولپنڈی پولیس کے صحافی برادری سے مثالی تعلقات ہیں، واقعہ کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کو یقینی بنایا جائے گا۔ ادھر، سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس پر جاری بیان میں پی ٹی آئی کے سیکریٹری جنرل سلمان اکرم راجا کا کہنا تھا کہ عمران خان صاحب کی بہنوں نورین بی بی اور عظمیٰ بی بی نے علیمہ آپا کے بغیر عمران خان سے ملاقات سے انکار کر کے ثابت کیا کہ وہ مقتدرہ کی خواہشات کے تابع نہیں۔ انہوں نے کہا کہ کاش پارٹی کے ذمہ داران بھی ایسا کردار رکھتے، آج لسٹ میں نام نہ ہونے کے باوجود خان صاحب سے ملنے والوں نے اطاعت گزاری کی، افسوس۔

افغانستان میں امریکی اسلحے پر امریکہ اور پاکستان میں اتفاق

اسلام آباد (ایجنسی) پاکستان کی وزارت خارجہ کے ایک بیان کے مطابق، پیر کو امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے دو دہائیوں کی طویل جنگ کے بعد اگست 2021 میں افغانستان سے امریکہ کے مکمل انخلاء کے دوران وہاں چھوڑے گئے امریکی فوجی ساز و سامان کے مسئلے کو حل کرنے پر اتفاق کیا۔ بیان کے مطابق روبیو نے یہ اعلان پاکستان کے نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ محمد اسحاق ڈار کے ساتھ ٹیلی فونک گفتگو کے دوران کیا۔ امریکہ کے وزیر خارجہ کا عہدہ سنبھالنے کے بعد ڈار سے یہ ان کی پہلی براہ راست بات چیت تھی۔ بیان میں کہا گیا "دونوں رہنماؤں نے افغانستان کی صورتحال پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ اور وزیر خارجہ روبیو نے افغانستان میں چھوڑے گئے امریکی فوجی ساز و سامان کے مسئلے کو حل کرنے کی ضرورت پر اتفاق کیا۔" پاکستانی دفتر خارجہ کے بیان کے مطابق، دونوں رہنماؤں نے دوطرفہ تعلقات، اقتصادی تعاون اور علاقائی سلامتی پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ ڈار نے امریکہ کے ساتھ اپنی شراکت داری کو مضبوط بنانے کے لیے پاکستان کے عزم کا اعادہ کیا اور تجارت، سرمایہ کاری اور انسداد دہشت گردی میں بڑھتے ہوئے تعاون پر زور دیا۔ پاکستانی وزارت خارجہ کے مطابق امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے دہشت گردی کے خلاف پاکستان کی کوششوں کو سراہا اور انسداد دہشت گردی کے شعبے میں تعاون کو مزید بڑھانے کی امریکی خواہش کا اظہار کیا۔ اسحاق ڈار نے 2013 سے 2018 کے دوران دہشت گردی کے خلاف پاکستان کی کامیاب کوششوں کو اجاگر کیا، جن میں ملک کو بھاری معاشی اور جانی نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔ مارکو روبیو نے دہشت گردی کے خلاف پاکستان کی کوششوں کو سراہا اور انسداد دہشت گردی کے شعبے میں تعاون کو مزید بڑھانے کی امریکی خواہش کا اظہار کیا۔ دونوں رہنماؤں نے باہمی مفادات کو آگے بڑھانے کے لیے قریبی رابطے اور مل کر کام کرنے پر بھی اتفاق کیا۔ دریں اثناء امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان، ٹیمی بروس کے ایک بیان کے مطابق، روبیو نے داعش کے کارندے محمد شریف اللہ کی گرفتاری اور امریکہ منتقلی پر پاکستان کا شکریہ ادا کیا۔ خیال رہے کہ امریکی قومی سلامتی کے مشیر مائیکل والٹز نے 4 مارچ 2025 کو اسحاق ڈار کو فون کال کر کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے پاکستان کی انسداد دہشت گردی کی کوششوں پر شکریہ ادا کیا تھا۔ چار مارچ کی صبح امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کانگریس سے اپنے خطاب کے دوران بتایا کہ ساڑھے تین سال قبل افغانستان میں امریکی فوجیوں کو قتل کرنے والے دہشت گرد کو پاکستان کی مدد سے گرفتار کرلیا گیا ہے۔ وزیر اعظم شہباز شریف نے 5 مارچ کو ایکس پر جاری ایک پیغام میں کہا تھا، "پاکستان افغانستان سرحدی علاقے میں کامیاب کارروائی کے دوران مطلوب دہشت گرد کو گرفتار کرلیا گیا۔" انہوں نے مزید کہا تھا، "ہم امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے خطے میں انسداد دہشت گردی کی کوششوں میں پاکستان کے کردار کو تسلیم کیا اور اس کی تعریف کی۔" امریکی ایجنسی ایجنسی ایف بی آئی نے امریکہ کی ریاست ورجینیا کی عدالت کو بتایا تھا کہ شریف اللہ شدت پسند تنظیم داعش سے 2016 سے منسلک ہیں اور داعش کی خراسان شاخ کے لیے مختلف کارروائیاں کرتے رہے ہیں۔ ایف بی آئی کے مطابق شریف اللہ نے تسلیم کیا تھا کہ 20 جون 2016 کو کابل کے سفارت خانے پر حملے میں خودکش بمبار کو ہدف کے مقام تک انہوں نے پہنچایا تھا۔

عالمی سطح پر سزائے موت پر عمل درآمد میں غیر معمولی اضافہ

ریاض (ایجنسی) ایمنسٹی انٹرنیشنل کا کہنا ہے کہ گزشتہ برس دنیا بھر میں موت کی سزاؤں کی تعداد بڑھ کر 5001 تک پہنچ گئی، جو 2015 کے بعد سب سے زیادہ ہے۔ بعض ممالک اعداد و شمار دینے سے انکار کرتے ہیں اور اس طرح ہزاروں مزید سزاؤں کا شبہ ہے۔ گزشتہ برس جن ممالک نے موت کی سزاؤں پر تیزی سے عمل کیا اس میں ایران، سعودی عرب اور عراق میں ریکارڈ سطح پر 90 فیصد کیسز درج کیے گئے، جو اس اضافے کے اہم ذمہ دار ہیں۔ ایران اس فہرست میں سرفہرست رہا اور اس نے سن 2024 میں کم از کم 972 افراد کو موت کی سزا دی، جبکہ اس سے ایک برس قبل یہ تعداد 853 تھی۔ سعودی عرب میں بھی موت پر عمل کے اعداد و شمار دوگنا ہو کر کم از کم 345 تک پہنچ گئے۔ انسانی حقوق کے نگراں ادارے ایمنسٹی انٹرنیشنل نے مملکت میں اب تک کے جو ریکارڈ درج کیے تھے، یہ ان میں سب سے زیادہ ہے۔ عراق میں 63 افراد کی سزائے موت پر عمل درآمد کیا گیا، جو کہ 2023 کے مقابلے میں تقریباً چار گنا زیادہ ہے۔ تاہم ایمنسٹی انٹرنیشنل نے اپنی سالانہ رپورٹ میں چین کو دنیا کا سب سے بڑا جلاد قرار دیتے ہوئے کہا کہ دستیاب معلومات سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں ہزاروں افراد کو سزائے موت دی گئی ہے۔ البتہ بیجنگ اس کا ڈیٹا ظاہر کرنے سے انکار کرتا ہے۔ ایمنسٹی کو شک ہے کہ شمالی کوریا اور ویتنام نے بھی بڑے پیمانے پر سزائے موت کا سہارا لیا ہے۔ سعودی عرب میں ولی عہد محمد بن سلمان نے جدید ایجنڈے کو اپنانے اور موت پر عمل کو روکنے کے وعدے کیے ہیں، تاہم اس کے باوجود وہاں موت کی سزاؤں میں تیزی سے اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کا کہنا ہے کہ اس کا ایک بڑا مقصد سیاسی اختلاف رائے کو کچلنا تھا۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ سعودی حکام نے ملک کی شیعہ اقلیت سے تعلق رکھنے والے ایسے شہریوں کو سزا دینے کے لیے سزائے موت کو بطور ہتھیار استعمال کرنے کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے، جنہوں نے 2011 اور 2013 کے درمیان حکومت مخالف "مظاہروں کی حمایت کی تھی۔ ایمنسٹی میں سزائے موت کی محقق چیارا سانگیور جیو نے کہا، "میڈیا میں، ہم نے دیکھا ہے کہ آخر حکام نے کس طرح اس کیس کو دہشت گردی اور دہشت گردی سے متعلق جرائم سے متعلق بیانیہ کو پھیلانے کے لیے استعمال کیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دہشت گردی کو کس طرح اس تاثر کو آگے بڑھانے کے لیے بطور ایک آلے کے استعمال کیا جا سکتا ہے کہ اختلاف رائے کو روکنے اور عوام کے تحفظ کے لیے سزائے موت بہت ضروری ہے۔" ایران میں سن 2022 میں پولیس حراست میں مہسا امینی کی موت کے بعد ملک بھر میں ہونے والے مظاہروں کے سلسلے میں دو مزید پھانسیاں بھی دی گئیں۔ ان میں سے ایک 23 سالہ محمد غوبادلو کو موت کی سزا دی گئی، جو ایک طویل مدتی ذہنی مرض میں مبتلا ہونے کے ساتھ ہی احتجاج میں بھی شامل ہوتے تھے۔ ایمنسٹی کہ سکریٹری جنرل اگنیس کالامارڈ کہتی ہیں، "خاص طور پر ایران اور سعودی عرب میں، جو لوگ حکام کو چیلنج کرنے کی جرات کرتے ہیں، انہیں انتہائی ظالمانہ سزاؤں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ موت کی سزا ان لوگوں کو خاموش کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے، جو بولنے کا حوصلہ رکھتے ہیں۔" گزشتہ برس 40 فیصد سے زیادہ سزائے موت مبینہ منشیات سے متعلق جرائم کے لیے دی گئیں۔ ایمنسٹی کی رپورٹ کے مطابق سنگاپور اور چین میں منشیات کے جرائم کے لیے سزائے موت پر عمل درآمد بھی بڑے پیمانے پر ہوتا ہے۔ کالمارڈ نے کہا، "بہت سے معاملات میں منشیات سے متعلق جرائم کے حوالے سے لوگوں کو موت کی سزا دینے سے پسماندہ پس منظر والے افراد پر غیر متناسب اثر پڑتا ہے، جبکہ منشیات کی اسمگلنگ کو کم کرنے میں اس کا کوئی خاطر خواہ اثر بھی نہیں ہوتا ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ جو ممالک اس وقت منشیات سے متعلقہ جرائم کے لیے سزائے موت متعارف کرانے پر غور کر رہے ہیں، جیسے کہ مالدیپ، نائیجیریا اور ٹونگا، انہیں متنبہ کرنے کے ساتھ ہی اس بات کے لیے حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے کہ منشیات سے متعلق وہ اپنی پالیسیوں کے مرکز میں انسانی حقوق کو رکھیں۔ ادھر ملائیشیا میں، تقریباً 000,1 افراد جنھیں موت کی سزا سنائی گئی تھی اور جن میں سے بیشتر پر منشیات کے الزامات تھے، کو 2023 میں پیش کی جانے والی اصلاحات کے نتیجے میں معافی دے دی گئی۔ واضح رہے کہ ملک نے اسمگلنگ سمیت جرائم کے لیے لازمی سزائے موت کو ختم کر دیا ہے۔ مغربی جمہوریتوں میں سزائے موت کے استعمال میں امریکہ سب سے آگے ہے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کے مطابق اگرچہ 2024 میں امریکہ میں مجموعی طور پر 24 سے 25 افراد کو موت کی سزا دی گئی، جو اعداد و شمار میں ایک معمولی اضافہ دکھتا ہے، تاہم اس سے متعلق رجحانات کافی تشویش ناک ہیں۔ ایمنسٹی کے ایک محقق سانگیور جیو نے کہا کہ "جب پھانسی اور موت کی سزاؤں کی بات کرتے ہیں، تو تاریخی سطح پر اعداد و شمار بہت کم دکھتے ہیں، تاہم پچھلے سال ہم نے چار ریاستوں، جنوبی کیرولائنا، جارجیا، یوٹا اور انڈیانا میں بھی موت کی سزاؤں پر دوبارہ عمل شروع کر دیا۔ یہ انتہائی تشویشناک ہے، کیونکہ یہ وہ ریاستیں تھیں جہاں کئی سالوں سے ان پر عمل نہیں کیا گیا تھا۔" ریاست الاباما میں موت کی سزاؤں کی تعداد دوگنا ہوگئی اور اس میں نائٹروجن گیس کا استعمال بھی شامل ہے۔

چین ٹرمپ کی 50 فیصد نئے محصولات کی دھمکی پر آخری دم تک لڑنے کیلئے پرعزم

بیجنگ (ایجنسی) چین نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے 50 فیصد نئے محصولات کی دھمکی کے خلاف 'آخری دم تک لڑنے' کا عزم ظاہر کیا ہے جس کے باعث عالمی منڈیوں سے کھربوں ڈالر کے صفائیا کا سبب بننے والی تجارتی جنگ مزید شدت اختیار کرگئی ہے۔ ٹرمپ نے بڑے پیمانے پر محصولات کے ذریعے عالمی معیشت کو نقصان پہنچایا ہے جس سے بین الاقوامی کساد بازاری کا خطرہ بڑھ گیا ہے، لیکن انہوں نے مارکیٹ میں ڈرامائی فروخت کے باوجود اپنی جارحانہ تجارتی پالیسی میں کسی بھی تعطل کو مسترد کردیا ہے۔ واشنگٹن کے بڑے معاشی حریف اور ایک اہم تجارتی شراکت دار بیجنگ نے اس کے جواب میں جمعرات سے امریکی مصنوعات پر اپنی 34 فیصد ڈیوٹی کا اعلان کیا ہے، جس سے دنیا کی دو بڑی معیشتوں کے درمیان کشیدگی مزید گہری ہوگئی ہے۔ چین کی جانب سے فوری جوابی کارروائی کے بعد ٹرمپ کی جانب سے ایک تازہ انتباہ سامنے آیا ہے کہ اگر بیجنگ نے محصولات کی فراہمی روکنے سے انکار کیا تو وہ اضافی محصولات عائد کریں گے۔ ٹرمپ نے وائٹ ہاؤس میں کہا کہ 'ہم اس پر ایک شاٹ لینے جا رہے ہیں، میں آپ کو بتاؤں گا کہ یہ کرنا اعزاز کی بات ہے۔' چین نے فوری طور پر جواب دیتے ہوئے اسے امریکا کی جانب سے 'بلیک میلنگ' قرار دیا اور کہا کہ وہ ان محصولات کو کبھی قبول نہیں کرے گا۔ بیجنگ کی وزارت تجارت کے ایک ترجمان نے منگل کو کہا ہے کہ 'اگر امریکا اپنے راستے پر چلنے پر اصرار کرتا ہے، تو چین اس کے خلاف آخری دم تک لڑے گا'۔ وزارت خارجہ کا کہنا تھا کہ 'اگر امریکا اپنے محصولات میں اضافہ کرتا ہے تو چین اپنے حقوق اور مفادات کے تحفظ کے لیے بھرپور جوابی اقدامات کرے گا'۔ لیکن بیجنگ نے اس بات کا بھی اعادہ کیا کہ وہ واشنگٹن کے ساتھ بات چیت کا خواہاں ہے اور اس کا نقطہ نظر یہ ہے کہ تجارتی جنگ میں کوئی فاتح نہیں ہے۔ ٹرمپ کے محصولات نے عالمی منڈیوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے، ہانگ کانگ کا ہینگ سینگ پیر کو 2.13 فیصد گر گیا جو ایشیائی مالیاتی بحران کے بعد اس کا بدترین دن ہے۔ ہانگ کانگ کا ہینگ سینگ پیر کو 2.13 فیصد تک گر گیا جو ایشیائی مالیاتی بحران کے بعد سے اس کا بدترین دن ہے، منگل کو تجارت کے آغاز میں ان نقصانات میں سے کچھ کمی آئی ہے۔ ڈاؤ اور ایس اینڈ پی میں 500 پوائنٹس کی کمی کے ساتھ وال اسٹریٹ کے اسٹاک غیر مستحکم سیشن کے بعد مندی پر بند ہوئے۔ تھائی لینڈ، انڈونیشیا اور ویتنام کے حصص بھی منگل کو کھلتے ہی گر گئے۔ سنگاپور کے وزیر اعظم لارنس وونگ نے پارلیمنٹ کو بتایا کہ ان کی حکومت امریکی اقدام سے بہت مایوس ہے، یہ وہ کام نہیں ہیں جو کوئی دوست کے ساتھ کرتا ہے۔ حالیہ سیشنز میں اسٹاک مارکیٹ کی مشترکہ مالیت سے کھربوں ڈالر کا صفایا ہو چکا ہے۔ ٹرمپ نے پیر کے روز کہا تھا کہ وہ محصولات کے نفاذ میں کسی تعطل پر غور نہیں کر رہے۔ انہوں نے محصولات کے حوالے سے چین کے ساتھ کسی بھی ملاقات کو منسوخ کر دیا لیکن کہا کہ امریکا کسی بھی ایسے ملک کے ساتھ بات چیت کے لیے تیار ہے، جو مذاکرات کے لیے تیار ہو۔

متحدہ عرب امارات کی ویزا پالیسی میں تبدیلیاں، نئی ہدایات جاری

جینوا (ایجنسی) متحدہ عرب امارات نے ویزا پالیسی میں تبدیلیاں کرتے ہوئے نئی ہدایات جاری کردی ہیں، ویزا درخواست کے ساتھ کنفرم ریٹرن ٹکٹ اور بینک اسٹیٹمنٹ میں کم از کم 5 ہزار امریکی ڈالر یا مساوی رقم ہونا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ ڈان نیوز کے مطابق اماراتی سفارتخانے کے ترجمان کی جانب سے جاری بیان میں کیا گیا ہے کہ ویزا فیس فی کس 69 امریکی ڈالر مقرر کی گئی ہے اور تمام ویزوں کے لیے درخواست آن لائن جمع کرانا لازمی ہوگا۔ درخواست جمع کرانے کے بعد نوٹیفکیشن جاری کیا جائے گا اور درخواست دہندگان کو ضروری دستاویزات اپنے ساتھ رکھنی ہوں گی، بینک اسٹیٹمنٹ میں کم از کم 5 ہزار امریکی ڈالر یا مساوی رقم ہونا ضروری ہے۔ سفارتخانے میں درخواست جمع کراتے وقت ہوٹل یا رہائش کا ثبوت اور کنفرم ریٹرن ٹکٹ پیش کرنا لازمی ہوگا، ویزا کے لیے پاسپورٹ کی میعاد کم از کم 6 ماہ ہونی چاہیے اور ویزا فیس مخصوص الفلاح بینک اکاؤنٹ میں جمع کرانی ہوگی۔ بچوں کے ویزا سے متعلق بھی نئی ہدایات جاری کی گئی ہیں، 5 سال سے کم عمر بچوں کو ویزا سینٹر لے جانے کی ضرورت نہیں ہوگی، 6 سے 15 سال کی عمر کے بچوں کی تصویر ویزا سینٹر میں لی جائے گی۔

یورپی یونین نے امریکی مصنوعات پر جوابی ٹیرف عائد کرنے کی تیاری کرلی

لکسمبرگ، 8 اپریل (یو این آئی) یورپی یونین نے صنعتی مصنوعات پر امریکہ کو زیرو ٹیرف معاہدے کی پیشکش کی ہے مگر ساتھ ہی تجارتی جنگ کے لیے بھی تیار ہوتے ہوئے جوابی ٹیکس عائد کرنے کی تیاری کرلی ہے۔ غیر ملکی خبر ایجنسی کے مطابق یورپی یونین کے وزرائے تجارت کا لکسمبرگ میں اجلاس ہوا جس میں امریکی صدر ٹرمپ کی جانب سے لگائے گئے نئے تجارتی ٹیرف پر غور کیا گیا۔ اجلاس میں چین سے تجارتی تعلقات اور عالمی تجارتی نظام میں یورپ کے کردار پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ اجلاس کے بعد میڈیا بریفنگ میں یورپی یونین ٹریڈ کمشنر کا کہنا تھا کہ امریکی مصنوعات پر جوابی ٹیرف عائد کرنے کی تیاری کرلی ہے، ٹیرف کے لیے مصنوعات کی فہرست پر یورپی پارلیمنٹ میں 9 اپریل کو ووٹنگ ہوگی، حتمی فہرست 15 اپریل کو منظور ہوگی جس کے بعد امریکی مصنوعات پر یورپی ٹیکسوں کا نفاذ شروع ہوجائے گا۔ یورپی یونین ٹریڈ کمشنر کا کہنا تھا کہ اجلاس میں ٹرمپ کے عائد ٹیرف پر امریکہ سے بات چیت پر بھی اتفاق ہوا ہے۔ امریکہ نے اسٹیل، ایلومینیم اور گاڑیوں کی درآمدات پر یورپی ممالک پر 416 ارب ڈالر سے زائد کا ٹیکس لگایا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ابتدائی بات چیت میں امریکہ کو گاڑیوں، دیگر صنعتی مصنوعات پر دو طرفہ صفر محصولات کی پیش کش کی ہے۔ اجلاس کے بعد میڈیا سے گفتگو میں لکسمبرگ کے وزیر خارجہ کا کہنا تھا کہ اگر مذاکرات سے مسئلہ حل نہ ہوا تو یورپی یونین کو مزید جارحانہ اقدامات کی ضرورت پڑے گی۔ آئرلینڈ، پولینڈ اور یورپی کمیشن کے نمائندوں نے بھی ٹیرف کے عالمی اثرات پر تشویش کا اظہار کیا۔ تمام رہنماؤں نے زور دیا کہ کشیدگی کم کرکے فوری مذاکرات کا آغاز ضروری ہے تاکہ عالمی معیشت کو مزید نقصان سے بچایا جاسکے۔ ڈچ وزیر تجارت کا کہنا تھا کہ یورپی یونین کو امریکی ٹیرف کے جواب میں تحمل کا مظاہرہ کرنا ہوگا اور مذاکرات کے ذریعے مسئلہ حل کرنے کی کوشش کرنی ہوگی۔ ڈچ وزیر تجارت کا کہنا تھا کہ اسٹاک مارکیٹس کی صورتحال بتا رہی ہے کہ اگر ہم نے فوری سخت ردعمل دیا تو کیا ہوسکتا ہے، ہمیں ایسا ردعمل دینا ہوگا جو کشیدگی کو کم کرے، لیکن اگر ضروری ہوا تو ہم جوابی اقدامات کے لیے بھی تیار ہیں تاکہ امریکیوں کو مذاکرات پر لایا جاسکے۔ یورپی کمیشن کی صدر ارسلا وین ڈر لین پہلے ہی اس بات کا عندیہ دے چکی ہیں کہ یورپی یونین امریکہ کے ساتھ صفر کے بدلے صفر ٹیرف پر بات چیت کے لیے تیار ہے۔ خبر ایجنسی کے مطابق یورپی یونین جواب میں اب تک 28 ارب ڈالر کی امریکی مصنوعات پر ٹیرف عائد کرنے کا اعلان کرچکی ہے۔

یوپی: ایک لاکھ میٹرک ٹن سے زیادہ گندم کی خرید

گندم خریداری 15 جون تک جاری رہے گی

لکھنؤ۔ یوپی میں اپریل کے پہلے مہینے سے ہی گندم کی خریداری شروع ہوگئی ہے۔ اس کے لیے فصل کی کٹائی سے پہلے ہی گاؤں گاؤں میں کسانوں سے رابطہ کیا جارہا ہے۔ گندم خریداری 15 جون تک جاری رہے گی۔ ریاست میں پہلی بار اپریل کے پہلے ہفتے میں ہی ایک لاکھ میٹرک ٹن سے زیادہ گندم خریدی جا چکی ہے۔ اس سال موبائل مراکز کے ذریعے گاؤں گاؤں جاکر کسانوں سے گندم خریدی جارہی ہے۔ اب تک 409.20 کسانوں سے گندم خریدی جا چکی ہے۔ اسی طرح 56.3 لاکھ سے زیادہ کسانوں نے گندم فروخت کے لیے رجسٹریشن بھی کرایا ہے۔ گندم خریداری 15 جون تک جاری رہے گی۔

گندم کی اچھی خریداری کے لیے کٹائی سے پہلے ہی گاؤں گاؤں جاکر کسانوں سے رابطہ کیا گیا اور انہیں حکومت کے خریداری مراکز پر گندم بیچنے کے لیے ترغیب دی گئی۔ رجسٹریشن اور تصدیق کے عمل میں بھی وسیع پیمانے پر بہتری کی گئی ہے۔ غذائی و رسد محکمہ پہلی بار موبائل خرید مراکز کے ذریعے کسان کے کھیت تک پہنچا ہے۔ ایک طرف جہاں کٹائی کا عمل جاری ہے، وہیں گندم کو موقع پر ہی تولہ جارہا ہے۔ وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے حکم پر تعطیلات کے دنوں میں بھی مراکز کھلے ہیں، جس سے کسانوں کے لیے گندم بیچنا آسان ہوگیا ہے۔

رجسٹرڈ کسان بغیر تصدیق کے 100 کلوگرام تک گندم بیچ سکتے ہیں۔ تصدیق کے بعد وہ اپنے پیداواری صلاحیت کے تین گنا تک گندم بیچنے کی سہولت رکھتے ہیں۔ خریداری مراکز پر بیٹھنے اور صاف پانی کی مناسب سہولتیں فراہم کی گئی ہیں۔ وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے حکام کو ہدایت دی ہے کہ کسانوں کو 48 گھنٹے کے اندر ادائیگی کی جائے۔

گندم کی فروخت کے لیے کسانوں کو غذائی و رسد محکمہ کے پورٹل (fcs.up.gov.in(httpfcs.up.gov.)n یا محکمہ کے موبائل ایپ "یو پی کسان دوست" پر رجسٹریشن اور تجدید کرانا ضروری ہے۔ محکمہ نے کسانوں سے درخواست کی ہے کہ گندم کو اوس، مٹی، کنکر اور دھول سے صاف کر کے اچھی طرح سے خشک کر کے ہی خریداری مراکز پر لائیں۔

خریداری مراکز پر گندم کی خریداری روزانہ صبح 8 بجے سے رات 8 بجے تک ہو رہی ہے۔ مشکلات کے حل کے لیے غذائی و رسد محکمہ نے ٹول فری نمبر 18001800150 جاری کیا ہے۔ مرکزی حکومت نے گندم کا کم سے کم سپورٹ پرائس (ایم ایس پی) 2425 روپے فی کوئنٹل مقرر کیا ہے، جو کہ اس بار 150 روپے فی کوئنٹل زیادہ ہے۔ غذائی محکمہ سمیت آٹھ خریداری ایجنسیوں نے مجموعی طور پر 5780 خریداری مراکز قائم کیے ہیں۔

ہردوئی: قتل کے معاملے میں 18 گرفتار

ہردوئی:08اپریل (یواین آئی) اترپردیش کے ضلع ہردوئی میں ضمانت پر باہر آئے قتل کے ملزم کے پیر کو ہوئے قتل کے معاملے میں پولیس نے اب تک سات خواتین سمیت 18 افراد کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس ذرائع نے بتایا کہ متوفی سرپنچ مہاوت (55) اور اس کے بھائی ببلو پر 2009 میں اپنے ہی کمیونٹی کے نوجوان رام پال کے قتل کا الزام لگا تھا۔ اس معاملے میں دونوں جیل بھیج دیے گئے تھے۔ ضمانت کے بعد سرپنچ مہاوت دہلی چلا گیا۔ کچھ وقت بعد لوٹ کر آیا اور گاؤں میں پھیری کر کے زندگی گزارنے لگا۔ پیر کو پھیری کرتے وقت قتل کا بدلہ لینے کے لئے متوفی رام پال کے بیٹے اور اس کے فریق کے چار درجن لوگوں نے سرپنچ مہاوت کو گھیر لیا۔ سرپنچ جان بچانے کے لئے گاؤں کے ایک گھر میں گھس گیا۔ اس درمیان دیہی باشندوں نے معاملے کی اطلاع پولیس کو دی۔ اطلاع پاکر ایک سپاہی ہوم گارڈ کے ساتھ بائیک سے آیا اور سرپنچ کو اپنے ساتھ بائیک سے کوتوالی لے جانے لگا لیکن گھات لگائے حملہ آوروں نے پولیس اہلکار سے سرپنچ مہاوت کو چھین کر پولیس کے سامنے ہی پھرسے سے کاٹ کر اس کا قتل کردیا۔ اس معاملے میں 12 افراد لوگوں کو نامزد و 25-30 دیگر نامعلوم افراد کے خلاف مقدمہ لکھا گیا تھا۔ اس میں سے پولیس نے نو نامزد ملزمین اور نو دیگر افراد کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا ہے۔

مہدوی سماج میں تقسیم انعامات

لکھنؤ مہدوی سماج میں قرعہ سے شاہ خراسان امام رضا علیہ السلام کی زیارت میں تین اور شہید ثالث کے 20 لوگوں کا انتخاب... ماہ عبادت اور ماہ بندگی میں تشنگان معرفت نے ایک مہینہ تمام تر مشکلات و مشغولیات کے باوجود مستقل مزاجی سے دینی و تربیتی کلاسوں میں شرکت کر کے آخری دن اپنی محنتوں کے پھل کو اپنے ہاتھوں سے چنا۔ یہ عظیم منظر دیکھ کے شرکت کرنے والوں کی کثیر تعداد کی آنکھیں نم تھیں۔ جس میں لکھنؤ کے مختلف سینٹرز میں فرسٹ، سیکنڈ اور تھرڈ پوزیشن پانے والوں کو سرٹیفکیٹ کے علاوہ نفیس انعامات سے نوازا گیا جس میں سپر ہٹ طالبہ یزدان فاطمہ نے تین سال پی در پی ہائیسٹ نمبر حاصل کیے۔ ان کو مادی انعام کے ساتھ معنوی انعام سے بھی نوازا گیا۔ تمام سینٹرز پر فل حاضری پر بھی قرعہ کے ذریعے ایک خاتون کو شاہ خراسان مشہد مقدس کی زیارت کا موقع ملا۔ والنٹیر ٹیم میں بھی قرعہ کے ذریعے جناب فردوس صاحب کو مشہد کے لیے انتخاب کیا گیا۔ مختلف سینٹرز پر پوزیشن پانے والوں میں ایک زیارت کا قرعہ نکالا گیا۔ ساتھ ہی دو طالبات نے اپنی تقریر میں مہدوی سماج کلاسز کے ان کی زندگی کی کامیابی میں اثرات کا ذکر کیا، تمام استادوں کو لوح تقدیر سے نوازا گیا۔ وہ تمام افراد جنہوں نے بھی اس کاروان میں دام، درہم، سخن ان کلاسز کی برپائی میں تعاون یا شرکت کی ان کا بھی شکریہ ادا کیا گیا اور ان کے بھی لوح تقدیر ان کے گھروں تک ارسال کیا گیا۔ 70 پرسنٹ نمبر پر بھی پرچم تقسیم ہوئے۔ اس پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا اور دعائے سلامتی امام زمانہ پر جشن کا اختتام ہوا۔ آخر میں تمام لوگوں کا شکریہ ادا کیا گیا اور ان تمام پروگرامز میں اگر کوئی کمی رہ گئی ہوگی تو اس کی بھی معذرت خواہی کی گئی۔۔

آگرہ میں آوارہ کتے کا قتل، نوجوان نے کاٹنے کا لیا بدلہ

پولیس نے مقدمہ درج کر کے ملزم کی شروع کر دی تلاش

آگرہ:8اپریل (پی این ایس) ٹرانس یمنا تھانہ علاقہ کے شیام نگر میں ایک شخص نے آوارہ کتے کو مار ڈالا۔ تین روز قبل ملزم نوجوان کو موٹر سائیکل پر جاتے ہوئے کتے نے کاٹ لیا تھا۔ جس پر اس نے شام کتے کو ڈنڈے سے پیٹ پیٹ کر موت کے گھاٹ اتار دیا۔ یہ سارا واقعہ سی سی ٹی وی کیمروں میں قید ہوگیا۔ مقامی لوگوں نے کتے کی لاش کو برف پر رکھ کر پولیس کو اطلاع دی۔ اطلاع ملتے ہی میونسپل کارپوریشن کے محکمہ X انیمل ہسبنڈری کی ٹیم اور پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ جانوروں کے ڈاکٹروں کی ٹیم نے کتے کا پوسٹ مارٹم کیا۔ جس میں اس کی پسلیاں ٹوٹنے کی تصدیق کی گئی ہے۔ یہاں، سی سی ٹی وی فوٹیج کو دیکھنے کے بعد، ٹرانس یمنا پولس تھانے نے ملزم کے خلاف جانوروں پر ظلم روک تھام ایکٹ Prevention of Cruelty to Animals Act) کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ ٹرانس یمنا پولیس اسٹیشن کے انچارج انسپکٹر بھانو پرتاپ سنگھ نے بتایا کہ ملزم فرار ہے اور اس کی تلاش کی جا رہی ہے۔ ٹرانس یمنا تھانہ علاقہ کے شیام نگر کے رہنے والے ایڈووکیٹ امیت مشرا نے پولیس کو بتایا کہ کتا ان کی گلی میں کئی سالوں سے رہ رہا تھا۔ سب اسے بھورا کہتے تھے۔ بھورا اپنے گھر کے دروازے پر سوتا تھا اور صبح چہل قدمی بھی کرتا تھا۔ اتوار کی شام تقریباً 6:30 بجے جب وہ گھر پر نہیں تھے، محلے کا راج کمار لاٹھی لے کر آیا اور بھورا کو مار مار کر مار ڈالا۔ راج کمار کی پوری حرکت گلی میں نصب سی سی ٹی وی کیمرے میں قید ہوگئی ہے۔ بھورا کی ہلاکت پر مقامی لوگ جمع ہوگئے۔ انہوں نے ملزم کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا۔ کیسپر س ہوم آپریٹر ونیتا اروڑہ نے کہا کہ فروری 2025 میں بھی بھورا کو ظلم کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ جس پر میونسپل کارپوریشن کے ویٹرنری آفیسر سے شکایت کی گئی۔ پھر نس بندی کے بعد، بھورا کو میونسپل کارپوریشن کی ٹیم کے ساتھ ان کی رہائش گاہ پر واپس بھیج دیا گیا۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ کی بنیاد پر سخت کارروائی کی وکالت کی جائے گی۔ میونسپل کارپوریشن کے اینیمل ویلفیئر میڈیکل آفیسر ڈاکٹر اجے کمار سنگھ کا کہنا ہے کہ آوارہ کتوں کو تشدد کا نشانہ نہ بنایا جائے۔ اگر آپ انہیں نہیں رکھ سکتے تو میونسپل کارپوریشن سے رابطہ کریں۔ ہم ایسے کتوں کو اے بی سی سینٹر میں رکھتے ہیں۔ اس دوران کملا نگر تھانہ علاقہ کے بھوڑ کا باغ میں اتوار کی شام ایک کتے کو کار نے کچل دیا۔ اس کا ویڈیو بھی وائرل ہوا۔

شوہر کی قاتل مسکان کی میرٹھ جیل میں حمل کی ہوئی تصدیق

میرٹھ:8اپریل (پی این ایس) مسکان، جو اپنے ہی شوہر سوربھ کے قتل کے الزام میں جیل میں ہے، ماں بننے والی ہے۔ حال ہی میں، اس کا حمل ٹیسٹ مثبت آیا۔ مسکان کے حمل کی خبر سن کر متوفی سوربھ کے اہل خانہ صدمے میں ہیں۔ اس پر سوربھ کے بھائی ببلو نے بیان دیا ہے کہ اگر بچہ سوربھ کا ہے تو وہ اسے مان لیں گے۔ کہا کہ ہم بچے کو گود لیں گے، لیکن اس سے پہلے بچے کا ڈی این اے ٹیسٹ کرایا جائے تا کہ حقیقت سامنے آسکے کہ یہ بچہ کس کا ہے، سوربھ کا یا مسکان کے عاشق ساحل کا یا کسی اور کا۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ مسکان اور سوربھ کی ایک 6 سال کی بیٹی ہے۔ سوربھ اور مسکان کے اہل خانہ اس پر اپنا دعویٰ کر رہے ہیں۔ جہاں سوربھ کے گھر والوں نے بچی کا مطالبہ کیا ہے، وہیں مسکان کا خاندان بچی دینے سے صاف انکار کر رہا ہے۔ مسکان جو اپنے شوہر سوربھ کے قتل کے الزام میں جیل میں ہے، اس کا حال ہی میں طبی معائنہ کرایا گیا، جس میں اس کے حمل کی تصدیق ہوئی۔ جیل انتظامیہ نے میرٹھ کے چیف میڈیکل آفیسر (سی ایم او) کو خط لکھ کر خاتون ڈاکٹروں کی ٹیم بھیجنے کی درخواست کی تھی، جس کے بعد ضلع اسپتال کی خاتون ڈاکٹروں کی ایک ٹیم جیل پہنچی اور مسکان کا معائنہ کیا۔

وکیل آدیش کمار سنگھ نے آج سینٹرل بار ایسوسی ایشن کے صدر کے عہدے کے لیے نامزدگی داخل کی

لکھنؤ۔ آج وکیل آدیش کمار سنگھ نے سینٹرل بار ایسوسی ایشن کے صدر کے عہدے کے لیے اپنی نامزدگی جمع کرائی۔ یہ قدم ان کے بار کے معاملات میں مزید فعال کردار ادا کرنے کی کوشش کی عکاسی کرتا ہے۔ آدیش کمار سنگھ نے وکالت کے شعبے میں نمایاں خدمات فراہم کی ہیں اور ان کی نامزدگی نے سینٹرل بار ایسوسی ایشن میں دلچسپی کو بڑھا دیا ہے۔ اس نامزدگی کے بعد، کئی وکلاء نے ان کے اقدام کی حمایت کا اعلان کیا ہے، اور وہ امیدواروں کے درمیان اپنی جگہ بناتے دکھائی دے رہے ہیں۔ سینٹرل بار ایسوسی ایشن کے انتخابی عمل میں اس نامزدگی کو اہم سمجھا جا رہا ہے، اور آدیش کمار سنگھ کے حامیوں کا کہنا ہے کہ وہ بار کی بہتری اور وکلاء کی فلاح کے لیے مضبوط اقدامات اٹھائیں گے۔

روضۂ فاطمہ میں شہر عزاء لکھنؤ کی انجمن ہائے ماتمی کا انہدام جنت البقیع پر پرزور احتجاج

لکھنؤ۔ ۸ اپریل۔ انجمن شمشیر حیدری و خدام حسینی کے زیر اہتمام سال ہائے قدیم سے رسول خدا کی اکلوتی بیٹی جناب فاطمہ زہرا اور ہمارے چار ائمہ کی قبور مطہر پر آل سعود کے ظلم کے خلاف احتجاج کرتے آرہے ہیں۔ ہر سال کی طرح امسال بھی انہدام جنت البقیع کے سلسلہ کی مجالس ۵ شوال سے ۸ شوال تک ہوئیں۔ اس سلسلہ کی تیسری مجلس کو ۷ شوال مطابق ۶ اپریل ۲۰۲۵ء، بروز اتوار شب میں ۸ بجے روضۂ فاطمین میں مولانا ظہیر عباس صاحب قبلہ نے خطاب کیا اور چوتھی مجلس کو ۸ شوال مطابق ۷ اپریل ۲۰۲۵ء، بروز پیر شب میں ۹ بجے روضۂ فاطمین، لکھنؤ میں مولانا میثم زیدی صاحب قبلہ نے خطاب کیا بعدہٗ انجمن ہائے ماتمی نے نوحہ خوانی و سینہ زنی کی۔ انجمن کا علم روضۂ فاطمین سے درگاہ حضرت عباسؑ میں بڑھایا گیا وہاں الوداعی مجلس کو عالیجناب مولانا سید علی متقی زیدی صاحب قبلہ نے خطاب کیا۔ احتجاج میں کثیر تعداد میں مومنین و مومنات موجود تھے انجمن شمشیر حیدری و خدام حسینی کے تمام ممبران بھی کثیر تعداد میں موجود رہے۔ یہ اطلاع انجمن کے سکریٹری ذوالفقار حسین شہزل نے دی۔

یوپی میں نظم و نسق نظام پوری طرح خستہ حال: اکھلیش

جونپور:08اپریل (یواین آئی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) ایس پی سربراہ اکھلیش یادو نے منگل کو کہا کہ اتر پردیش کے نظم و نسق پوری طرح تباہ ہوگیا ہے۔ چاروں طرف جنگل راج قائم ہے اور لاقانونیت کا ماحول ہے۔ افسران من مانے طریقے سے کام کر رہے ہیں۔ ضلع کھٹن بلاک کے پلکچھا گاؤں میں سابق بلاک پرمکھ سرجودی کے شوہر دھرمراج یادو کو خراج عقیدت پیش کرنے آئے یادو نے نامہ نگاروں کو بتایا کہ سپریم کورٹ نے اتر پردیش میں امن و امان کی صورتحال کو مکمل طور پر تباہ حال بتاتے ہوئے کہا ہے کہ یہاں افسران من مانی سے کام کرتے ہوئے پیسے کے لین دین کے معاملے میں دیوانی میں داخل ہونے والے مقدمات کے بارے میں بھی مجرمانہ مقدمات درج کر کے خاطی افراد کو جیل بھیجنے کا کام کر رہے ہیں۔ جب ملک کی سپریم کورٹ نے اتر پردیش میں امن و امان کی صورتحال کے حوالے سے ایسا تبصرہ کیا ہے، تو یہاں دیکھنے میں بھی قانون کی حکمرانی نظر نہیں آتی۔ انہوں نے کہا کہ جب امریکہ اپنی معیشت کو بچانے کے لیے اقتصادی پابندیاں لگا رہا ہے تو بھارت کو بھی اپنی معیشت کو بچانے کے لیے ٹھوس اقدامات کرنے چاہئیں، تا کہ ملکی معیشت ٹھیک طریقے سے چلتی رہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں مہنگائی عروج پر ہے اور بے روزگاری میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے گیس سلنڈروں کی قیمتوں میں اضافہ کر دیا ہے۔ ڈیزل اور پیٹرول کی قیمتیں بھی آسمان کو چھو رہی ہیں۔ ملک میں مفت سلنڈر دینے کی بات کرنے والی بھارتیہ جنتا پارٹی کی حکومت سلنڈر کی قیمتوں میں اضافہ کرتی چلی جارہی ہے۔ سابق وزیراعلیٰ نے کہا کہ اتر پردیش میں صفر رواداری کی بات کرنے اور جرائم کو روکنے میں مکمل طور پر ناکامی ہوئی ہے، ہر روز قتل اور عصمت دری ہو رہی ہے۔ پوری ریاست میں بے چینی کا ماحول ہے۔ پولیس ہی جرائم کر رہی ہے، پولیس ہی مقدمات درج کر رہی ہے اور پولیس ہی ہے جو انکاؤنٹر کے نام پر قتل کر رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ کو کچھ معلوم نہیں۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ ریاستی حکومت ترقی کے ہر مسئلہ پر ناکام ہو چکی ہے۔ جرائم اور مجرموں کی بھرمار ہے۔ صورتحال یہ ہے کہ ان کی اپنی پارٹی کے ایم ایل اے پھٹے ہوئے کرتے پہنے شری رام کے درشن کرنے پہنچ رہے ہیں۔ آئندہ 2027 کے انتخابات میں بی جے پی کا مکمل صفایا ہونا یقینی ہے۔ پی ڈی اے بھاری اکثریت کے ساتھ ریاست میں حکومت بنائے گی۔ انتخابی نتیجہ 10/90 کے تناسب سے آئے گا۔ تمام مصائب، استحصال زدہ، غریب، لاچار پی ڈی اے کی طرف دیکھ رہے ہیں۔

یوپی: مذہبی مقامات پر چلی شجرکاری مہم لگائے گئے 11047 پودے

لکھنؤ:08اپریل (یواین آئی) چیتر نوراتی میں اتر پردیش میں جنگلات، جنگلاتی جاندار و ماحولیات ڈپارٹمنٹ کی طرف سے شکتی واٹیکا۔ آستھا ہریالی' کا آغاز کیا گیا تھا۔ یہ مہم یکم اپریل سے 7 اپریل تک چلی۔ یکم اپریل کو وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے بریلی کے اٹل رہائشی اسکول، نواب گنج تحصیل میں رودراکش کا پودا لگا کر اس کا آغاز کیا تھا۔ اس مہم کے تحت 7 دنوں میں 781 مذہبی مقامات پر 11047 پودے لگائے گئے ہیں۔ سب سے زیادہ پودے گورکھپور ڈویژن میں لگائے گئے۔ یہاں 44 مذہبی مقامات پر کل 1159 پودے لگائے گئے۔ راجدھانی لکھنؤ، وارانسی، پریاگ راج وغیرہ میں بھی شجرکاری کی گئی۔ محکمہ جنگلات کے ایڈیشنل پرنسپل چیف کنزرویٹر آف فاریسٹ (پلاننگ اینڈ ایگرو فاریسٹری) دیپک کمار نے کہا کہ یہ مہم اپریل کے پہلے ہفتہ (1 سے 7 اپریل) کے دوران چیترا نوراتری کے دوران ریاست کے تمام اضلاع میں چلائی گئی۔

بھارتیہ جنتا پارٹی کا یوم تاسیس دیوبند کے مختلف بوتھوں پر منایا گیا

دیوبند:8/اپریل (فیروز خان) دنیا کی سب سے بڑی سیاسی جماعت بننے والی بھارتیہ جنتا پارٹی کا یوم تاسیس دیوبند کے مختلف بوتھوں پر جوش و خروش سے منایا گیا۔ کارکنوں نے پارٹی کے بانی شیاما پرساد مکھرجی اور پنڈت دین دیال اپادھیائے کی تصویروں پر پھول چڑھا کر انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ بوتھ مرکز پر منعقدہ پروگرام میں بی جے پی کے ضلع صدر ڈاکٹر مہندر سنگھ سینی نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی واحد ایسی پارٹی ہے جس میں سب سے نچلی سطح پر کام کرنے والے کارکنوں کو بھی پوری عزت اور احترام دیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی جو بھی وعدہ کرتی ہے وہ اسے پورا کرتی ہے یہی وجہ ہے کہ بی جے پی دنیا کی سب سے بڑی پارٹی بن گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی سب کا ساتھ، سب کا وکاس، سب کا وشواس پر عمل کرتے ہوئے خدمت اور گڈ گورننس کے اصولوں کو اپنا کر سماج کے آخری فرد تک ترقی کی راہ ہموار کرنے کے لئے پرعزم ہے۔ انہوں نے کارکنوں سے مشن 2027 کے لیے تیار ہونے کی بھی اپیل کی۔ اس دوران وپن بھارتیہ، اشوک ورما، اجے گرگ، راجیش انیجا، رام موہن سینی، وویک طائل، آلوک کھٹیک، جوگیندر سنگھ، انکت سینی اور جسونت کشیپ وغیرہ موجود تھے۔

بلیا میں 'جگدیشور نگم جینتی' منائی گئی، وزیر ٹرانسپورٹ دیا شنکر سنگھ نے خراج عقیدت پیش کیا

بلیا:8اپریل (پی این ایس) مجاہد آزادی اور 1923 بیچ کے آئی سی ایس افسر جگدیشور نگم کا یوم پیدائش پیر کو بلیا میں ایک شاندار تقریب میں منایا گیا۔ اس موقع پر اتر پردیش کے وزیر ٹرانسپورٹ دیا شنکر سنگھ مہمان خصوصی کے طور پر موجود تھے۔ ٹاؤن ہال میں منعقدہ تقریب میں، وزیر نے نگم کی بہادری کی میراث کو یاد کیا اور ان کی شراکت کو ملک کی آزادی کی جدوجہد کا ایک لازمی حصہ قرار دیا۔ وزیر دیا شنکر سنگھ نے اپنی تقریر میں کہا، "جگدیشور نگم نہ صرف ایک انتظامی افسر تھے بلکہ ایک بہادر آزادی پسند بھی تھے۔ 19 اگست 1942 کو انہوں نے بلیا میں برطانوی راج کو کھلم کھلا چیلنج کیا اور کلکٹر کے دفتر پر ترنگا لہرا کر بلیا کی عارضی آزادی کا اعلان کیا۔" اس تاریخی واقعے نے برطانوی راج کو ہلا کر رکھ دیا اور انہیں 'نیشنلسٹ کارپوریشن' کا خطاب دیا۔ اس موقع پر ایس جے آر فلمز کے نئے پروجیکٹ کا اعلان کیا گیا جو بلیا کی اس شاندار تاریخ کو بڑے پردے پر لائے گا۔ فلم میں جگدیشور نگم کے کردار کو لے کر پرجوش لوگوں نے بالی ووڈ اداکار شاہ رخ خان سے یہ کردار ادا کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ فلم سازوں کی تعریف کرتے ہوئے وزیر نے کہا کہ یہ اقدام بلیا کے تاریخی ورثے کو ملک اور دنیا تک لے جائے گا۔ پروگرام میں ایک کتاب بھی جاری کی گئی، جس کا عنوان تھا "جگدیشور نگم بمقابلہ برطانوی راج 19 اگست 1942"۔ کتاب نگم کی بیٹی شیلا درباری اور پوتیوں راج درباری اور جینس درباری نے لکھی ہے۔ اس کتاب میں ان کی جرات، قیادت اور برطانوی حکومت کے 1942 میں عوامی طاقت کے سامنے جھکنے کے تاریخی واقعے کو مرتب کیا گیا ہے۔ یہ کتاب اب ایمیزون کنڈل، حکومت ہند کے 'آزادی کا امرت مہوتسو' پورٹل اور ثقافتی پورٹل پر بھی دستیاب ہے۔ دیا شنکر سنگھ نے کہا، "یہ صرف بلیا کی نہیں بلکہ پورے ہندوستان کی کہانی ہے۔ حکومت اس تاریخی فلم اور کتاب کو پورے ملک تک پہنچانے کے لیے ہر ممکن تعاون فراہم کرے گی، تا کہ آنے والی نسلیں جگدیشور نگم کی بہادری سے تحریک لے سکیں۔" جگدیشور نگم، آئی سی ایس آفیسر ہونے کے باوجود، 1942 میں 'ہندوستان چھوڑو تحریک' کے دوران بلیا میں برطانوی راج کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ ایک انتظامی عہدہ پر رہتے ہوئے، انہوں نے عوامی تحریک کی حمایت کی اور سرکاری عمارتوں پر ہندوستانی پرچم لہرایا۔ انہوں نے ثابت کیا کہ انتظامی افسران بھی حب الوطنی کی مثال بن سکتے ہیں۔

وقف ترمیمی بل جمہوری حقوق پر حملہ: مسلمان کبیر نگری

سنت کبیر نگر:8اپریل (پی این ایس) روشنی میگزین کے ایڈیٹر سلمان کبیر نگری کے بیان پر مبنی ہے جس میں وہ وقف ترمیمی بل پر اپنے تحفظات کا اظہار کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ بل نہ صرف اسلامی اصولوں اور شرعی قوانین کے خلاف ہے، بلکہ اس کے ذریعے وقف کی روح اور اس کے بنیادی مقاصد پر بھی حملہ کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے حکومت کے دعوے کو مسترد کرتے ہوئے اسے مسلمانوں کے حقوق پر حملہ قرار دیا ہے اور اس کے خلاف ملک گیر احتجاج اور قانونی کارروائی کی دھمکی دی ہے۔ ارسلان انٹرنیشنل اسکول کھریا سگرا بستی کے مینیجر محمد الیاس خان نے اس بات پر بھی زور دیا کہ بی جے پی کی سیاست میں مسلمانوں کے حقوق کے بارے میں کوئی شفقت نہیں ہے، بلکہ ان کی حکمت عملی مسلمانوں کو سیاسی طور پر کمزور کرنے کی طرف مائل ہے۔ انہوں نے ایسی سیاسی جماعتوں کی بھی مذمت کی جو مسلمانوں کے ووٹ سے اقتدار میں آئیں اور اس بل کی حمایت کی۔ انہوں نے اس بل کو آئین اور جمہوری حقوق کی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے حکومت سے اس کو واپس لینے کا مطالبہ کیا۔ اپنے شدید تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے اسے مسلمانوں کے حقوق پر براہ راست حملہ قرار دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ بل نہ صرف اسلامی اصولوں اور شرعی قوانین کے خلاف ہے، بلکہ اس کے ذریعے وقف کے مقاصد اور روح کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ انہوں نے حکومت کے دعووں کو رد کرتے ہوئے کہا کہ یہ بل مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے بجائے ان پر ظلم و زیادتی ہے۔ مسلمانوں کو سیاسی طور پر کمزور کرنے کی کوشش ہے۔ وہیں بصارت اسلامک فیکلس حیدرآباد کے ایڈیٹر عبدالصمد قاسمی بستوی نے اس بل کو آئین اور جمہوری حقوق کی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اسے واپس لے اور مسلمانوں کے حقوق کا احترام کرے۔

ناردن ریلوے

ای ٹینڈر نوٹس۔

صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے، سینئر ڈویژنل الیکٹریکل انجینئر/ایس، ڈویژنل ریلوے مینیجر، حضرت گنج، لکھنؤ کے ذریعہ درج ذیل کام کے لیے کھلے ای-ٹینڈر کو مدعو کیا گیا ہے۔

1.	ای ٹینڈر نوٹس نمبر	1165-سینئر ڈویژنل الیکٹریکل انجینئر-ناردرن ریلوے-لکھنؤ مورخہ 05.04.2025
2.	کام کا نام: لکھنؤ ڈویژن کے AYC-SLN-MBDP-PYGS, SLN-ZBD-BSB-VYN, AYC-ZBD, MBDP-JNH-BSB, PFM-JNH اور JNH-ZBD سیکشن میں مختلف سطح کے کراسنگ پر روشنی اور بجلی کی فراہمی کی وشوسنییتا کو بہتر بنانے کا کام۔	
3.	تخمینہ لاگت	روپیہ۔ 1,93,56,653.05/- (صرف ایک کروڑ ترانوے لاکھ چھپن ہزار چھ سو ترپن روپے اور پانچ پیسے)
4.	ای ٹینڈر کی قیمت	صفر
5.	بیانہ رقم جمع	روپیہ۔ 2,46,800/- (صرف دو لاکھ چھیالیس ہزار آٹھ سو)
6.	دورانیہ کام کو مکمل کرنے کے لیے	09 ماہ
7.	ای ٹینڈر فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ اور وقت اور کھولنے کی تاریخ	29.04.2025 کو 15:00 بجے تک اور اسی دن سینئر ڈویژنل الیکٹریکل انجینئر/Sr کے دفتر میں کھلنے کا وقت 15:30 بجے ہے۔ شمالی ریلوے، حضرت گنج لکھنؤ۔
8.	پیش کش کی توثیق	ای ٹینڈر کھولنے کی تاریخ سے 60 دن۔
9.	ناردرن ریلوے کی ویب سائٹ	اضافی معلومات ناردرن ریلوے کی ویب سائٹ www.ireps.gov.in پر دیکھی جا سکتی ہیں۔

نوٹس نمبر 1165-سینئر ڈویژنل الیکٹریکل انجینئر-ناردرن ریلوے-لکھنؤ مورخہ 05.04.2025
1054/2025

مسکراہٹ کے ساتھ گاہکوں کی خدمت کرنا

اودھ نامہ

نیا وقف قانون اور عدلیہ

حسب توقع دونوں ایوان سے وقف ترمیمی بل پاس ہو کر قانون بھی بن گیا اور حسب توقع اسے سپریم کورٹ میں چیلنج بھی کردیا گیا۔ اور امید کے برخلاف سپریم کورٹ نے کہا کہ وہ وقف (ترمیمی) ایکٹ 2025 کی صداقت اور حیثیت کو چیلنج کرنے والی درخواستوں پر بروقت غور کرے گی۔ کچھ عرضی گزاروں کی طرف سے پیش ہونے والے سینئر وکیل کپل سبل اور اے ایم سنگھوی کی طرف سے جلد سماعت کے لئے 'خصوصی ذکر' کئے جانے کے بعد درخواست پر چیف جسٹس سنجیو کھنہ اور جسٹس سنجے کمار اور کے وی وشواناتھن کی بنچ نے جلد سماعت کئے جانے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ اطلاع کے مطابق چیف جسٹس سنجیو کھنہ کی صدارت والی بنچ نے جمعیۃ علماء ہند کی طرف سے پیش سینئر وکیل کپل سبل کی دلیلوں کو غور سے سننے کے بعد بنچ نے کہا کہ عرضیوں کی فوری سماعت کے لیے فہرست سازی کرنے کی ضرورت ہے۔ بنچ نے مزید کہا کہ کئی دیگر عرضیاں پہلے ہی دائر کی جا چکی ہیں۔ ایکٹ کے قانونی جواز کو چیلنج کرنے والی کئی عرضیاں، جن میں کیرالہ جمعیۃ العلماء کی ایک عرضی بھی شامل ہے، سپریم کورٹ میں داخل کی گئی ہے۔ اپنی عرضی میں جمعیۃ علماء ہند نے کہا ہے کہ یہ قانون ملک کے آئین پر سیدھا حملہ ہے، جو نہ صرف اپنے شہریوں کو یکساں حقوق فراہم کرتا ہے بلکہ انہیں مکمل مذہبی آزادی بھی دیتا ہے۔

جمعیۃ العلماء ہند نے آگے کہا، "یہ قانون مسلمانوں کی مذہبی آزادی کو چھیننے کی ایک خطرناک سازش ہے۔ اس لیے ہم نے وقف (ترمیمی) ایکٹ 2025 کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا ہے، اور جمعیۃ العلماء ہند کی ریاستی اکائیاں بھی اپنی اپنی ریاستوں کی اعلیٰ عدالتوں میں اس قانون کی آئینی حیثیت کو چیلنج کرنے کی تیاری میں ہیں۔ یاد رہے کہ وقف ترمیمی بل کو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے منظوری ملنے کے بعد صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے اپنی مہر لگادی تھی، جس کے بعد یہ بل قانون کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ لیکن یہ الگ بات ہے کہ ابھی تک اس قانون کے خلاف سپریم کورٹ میں 6 عرضیاں داخل کر چکی ہیں۔ ان عرضیوں میں اسے آئین کے خلاف اور مذہبی آزادی کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کرنے والا قانون بتایا گیا ہے۔ عرضیوں میں وقف بورڈ کے اراکین میں غیر مسلموں کو شامل کرنے کی بھی مخالفت کی گئی ہے۔ مانا جارہا ہے کہ سپریم کورٹ میں ہونے والی بحث کا اہم موضوع مذہبی آزادی کا بنیادی حق ہی ہوگا اور سپریم کورٹ جو نظام دے گا وہی نافذ ہوگا۔

اچھی بات یہ ہے کہ صرف مسلم تنظیموں نے ہی عدالت سے رجوع نہیں کیا ہے بلکہ عرضی داخل کرنے والوں میں کانگریس ایم پی محمد جاوید، آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کے سربراہ اور ایم پی اسدالدین اویسی اور دہلی سے عام آدمی پارٹی کے ایم ایل اے امانت اللہ خان بھی شامل ہیں۔ ایسوسی ایشن فار پروٹیکشن آف سول رائٹس، جمعیۃ علماء ہند، سمستا کیرالہ جمعیت العلماء جیسی تنظیموں نے بھی سپریم کورٹ میں رٹ عرضیاں دائر کی ہیں۔ درخواست گزاروں نے دعویٰ کیا ہے کہ یہ ایکٹ مسلمانوں کی مذہبی آزادی کو سلب کرنے کی ایک خطرناک سازش ہے۔ عرضی گذاروں کی طرف سے دلیل دی گئی ہے کہ یہ ترمیم وقف کی مذہبی نوعیت کو بھی مسخ کرے گی اور وقف اور وقف بورڈ کے نظم و نسق میں جمہوری عمل کو ناقابل تلافی نقصان پہنچائے گی۔ ان درخواستوں میں عدالت عظمیٰ سے اس ایکٹ کو غیر آئینی اور آئین کے آرٹیکل 14، 15، 21، 25، 26 اور 300-اے کی خلاف ورزی قرار دینے کی ہدایت بھی مانگی گئی ہے۔ درخواستوں میں جواب دہندہ مرکزی حکومت اور وزارت قانون وانصاف کو اس کے التزامات کو نافذ کرنے یا نافذ کرنے سے روکنے کا حکم دینے کی اپیل کی گئی ہے۔ نیا وقف قانون یونیفائیڈ وقف مینجمنٹ، امپاورمنٹ، ایفیشنسی اینڈ ڈیولپمنٹ ایکٹ، 1995 نے وقف ایکٹ، 1995 کی جگہ لی ہے۔

ہمیں نہیں یاد آتا کہ اس سے پہلے کبھی ایوان سے پاس شدہ کسی قانون کو عدالت میں چیلنج کیا گیا ہے یا نہیں یا پھر اگر کیا گیا ہے تو عدالت نے اس پر کیا فیصلہ دیا ہے۔ لیکن یہ ضرور یاد ہے کہ بابری مسجد مقدمہ میں تمام شواہد اور ثبوت بابری مسجد کے حق میں ہونے کا اعتراف کرتے ہوئے بھی عدالت نے اپنے خصوصی اختیارات کا استعملا کرتے ہوئے ایسا فیصلہ دیا جو مسلمانون کے گلے سے آج تک نہیں اترا۔ اور نہ ہی مسلمانوں کو معاضے کے طور پر دی گئی زمین کا کچھ الا بھلا ہو سکا۔ عدالت کے ذریعہ زمین دئے جانے اور اس پر مسجد بنانے کے عمل کب پورا ہوگا یہ خدا ہی جانتا ہے۔

اسی طرح سپریم کورٹ میں عرضیاں منظور تو کر لی گئی ہیں لیکن اس شنوائی کے بعد عدالت کا کیا فیصلہ ہوگا، اس پر ابھی کچھ کہا نہیں جاسکتا۔ عدلات نے شنوائی کئے رضامندی دے کر ایک امیس کرن ضرور جگائی ہے۔ لیکن انجام کار کیا ہوگا۔ یہ کہا نہیں جاسکتا۔ دوسری طرف ان لوگوں کے خلاف کاروائی شروع ہوگئی ہے جنھوں نے اس بل کے خلاف خاموش احتجاج کیا تھا اور اپ نے بازوون پر سیاپٹی باندھ کر اپنی ناراضی کا اظہار کیا تھا۔ اس سے یہ سوال ضرور پیدا ہوا ہے کہ کیا ہندوستانی جمہوریت میں عام شہریوں سے آئینی دائرے میں رہ کر بھی احتجاج کرنے کا حق چھین لیا گیا ہے۔ کیا اب احتجاجی مظاہرے ملک دشمنی سے تعبیر کئے جائیں گے، اس پر بھی ایک قانونی لڑائی شاید جلد ہی شروع ہو۔

مسلمانوں کے تئیں حکومت کی بدنیتی

پی چدمبرم

پارلیمنٹ نے 1995ء میں وقف ایکٹ 1954ء کو منسوخ کرتے ہوئے یعنی اس قانون کی تنسیخ کرتے ہوئے ایک نیا وقف ایکٹ رقانون منظور کیا تھا اور اس قانون میں سال 2013ء میں بڑی ترامیم کی گئیں میں نے ان 57 ترامیم کی گنتی کی ہے۔ اُس قانون کو منظور ہوئے بمشکل 12 سال گذرے ہیں اگر حصہ داروں کی شکایت کی بنیاد پر حکومت یہ نتیجہ اخذ کرتی کہ ترامیم ضروری ہیں یا مناسب ہیں تو وہ ترمیمی بل کے ذریعہ اصلاحات لاسکتی تھی تاہم قانون کی اصلاح وہ نہیں جو وقف (ترمیمی) بل 2025ء کرتا ہے اس کے برعکس حکومت نے موجودہ قانون کی دھجیاں اُڑائی ہیں اور اسے اب ناقابل پہچان بنادیا ہے۔

مذاہب مساوی نہیں ہیں: کسی بھی ہمہ مذہبی جمہوری ملک کا پہلا اُصول یہ ہے کہ تمام مذاہب برابر ہیں اور مذہبی اداروں کا نظم مذہبی فرقہ سے تعلق رکھنے والے افراد کے ہاتھوں میں ہی ہونا چاہئے۔ ہندوستان میں جہاں عوام کی اکثریت ہندو مذہب کے ماننے والوں کی ہے یہ اُصول ہندو مذہبی اور خیراتی اداروں پر بھی لاگو ہوگا یا اس کا اعلان ہوگا "اقلیتی" (اقلیتوں کے) مذاہب کی صورت میں بھی دستور ہند کے مطابق مذکورہ اُصول کا ہی اطلاق ہوگا۔ دستور ہند کی دفعہ 26 کچھ یوں کہتی ہے "مذہبی اُمور کے نظم کی آزادی۔ امن عامہ، اخلاقیات اور صحت کے تابع ہر مذہبی فرقہ یا اُس کے کسی بھی طبقہ کو یہ حق حاصل ہوگا"۔

(a مذہبی و خیراتی مقاصد کیلئے ادارے قائم کرنے اور اُن کے انتظام (نظم) کا حق۔ (b مذہب کے معاملات میں خود اپنے اُمور چلانے کا حق۔ (c منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کو اپنی ملکیت میں رکھنے اور حاصل کرنے کا حق اور (d قانون کے مطابق اس قسم کی جائیداد کے نظم کا حق۔

یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہوگا کہ ہندو مذہبی اور خیراتی اداروں کو صرف ہندو ہی چلاتے ہیں یعنی ان اداروں کے انتظامات کسی غیر ہندو کے ہاتھوں میں نہیں ہوتے۔ کوئی بھی ایسا مشورہ نہیں دے گا یا ایسے مشورہ کو قبول نہیں کرے گا کہ ہندو منادر اور مذہبی رخیراتی اداروں کے انتظام یا نظم میں غیر ہندوؤں کا کوئی کردار ہوسکتا ہے (حقیقت میں دیکھا جائے تو چیف منسٹر آندھرا پردیش این چندرابابو نائیڈو نے مطالبہ کیا تھا کہ غیر ہندو افراد کا تروپتی ترملا دیوستھانم کے ملازمین کی حیثیت سے بھی تقرر نہ کیا جائے۔ ان کے مطالبہ کے بعد تروملا تروپتی دیوستھانم میں خدمات انجام دینے والے غیر ہندو ملازمین کو دوسرے محکموں میں منتقل کردیا گیا) اسی طرح کے خیالات دوسرے مذہب کے ماننے والے کروڑوں لوگ رکھتے ہیں، فی الوقت ہندومت، عیسائیت، سکھ مت یا بدھ مت کے مذہبی مقامات یا مذہبی رخیراتی اداروں میں دوسرے مذہب کے ماننے والوں کو کوئی بھی کردار ادا کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

اُصول کو ہی اُلٹ دیا: وقف ایکٹ 1995 کے تحت اس اُصول کو پورے غور و فکر سے دیکھا گیا۔ وقف کا مطلب کسی بھی فرد کی جانب سے کسی بھی پاکیزہ نیک مذہبی یا خیراتی مقصد کیلئے اپنی جائیداد یا املاک کو مستقل طور پر وقف کردینا ہے اور ان جائیدادوں راملاک کا مسلم قانون (فقہ) کے ذریعہ تسلیم شدہ ہونا ضروری ہے۔ عدالتوں نے ایک ایسے وقف کو تسلیم کیا ہے جو ایک غیر مسلم نے بنایا اور اس کی ڈھیر ساری مثالیں ہیں۔ مزید براں یہ کہ موجودہ قانون کے تحت ایک وقف بحیثیت مجموعی آزاد اور خودمختار ہے اور ریاست میں اعلیٰ ترین ریگولیٹری باڈی وقف بورڈس ہیں جو ارکان اور چیف ایگزیکیٹو آفیسر پر مشتمل ہوتے ہیں اور وقف بورڈس کے تمام ارکان اور چیف ایکزیکیٹو آفیسر کا مسلمان ہونا ضروری ہوتا ہے۔ بورڈ کو اپنے اختیارات کے استعمال میں وقف کی ہدایات، وقف کے مقاصد اور وقف کے کسی بھی استعمال یا رواج کے مطابق کام کرنے کی ضرورت ہے۔ وقف ٹریبونل واحد ادارہ ہے جس کے پاس وقف کے بارے میں عدالتی دائرہ اختیار ہے۔ ٹریبونل ایک عدالتی ادارہ ہے جس کی صدارت یا قیادت ضلعی جج کرتا ہے لیکن متنازعہ ترمیمی بل یہ وقف کے قابل احترام اصولوں اور طریقوں کے بالکل برعکس اور متضاد ہیں۔

(I کوئی بھی شخص اپنی جائیداد راملاک وقف نہیں کرسکتا یا اپنی جائیداد کو موقوفہ نہیں بناسکتا۔ صرف وہ شخص اپنی جائیداد راملاک وقف کرسکتا ہے یا عطیہ دے سکتا ہے جو یہ ظاہر کرے کہ وہ کم از کم 5 برسوں سے دین اسلام پر عمل پیرا ہے۔ وہ ایسا کیوں ظاہر کرے اور کوئی بھی شخص یہ کیسے بتاسکتا ہے کہ وہ دین اسلام پر عمل پیرا ہے؟ اس بارے میں حکومت کے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔

(II وقف کرنے والے کیلئے یہ بھی ظاہر کرنا ضروری ہے کہ اپنی جائیداد راملاک وقف کرنے کے پیچھے کوئی تدبیر یا اختراع نہیں ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر تدبیر کیا ہے؟ اس کا جواب بھی حکومت کے پاس نہیں ہے۔

(III ترمیم شدہ بل کے مدون ہونے کے بعد وقف جائیداد استعمال کرنے والا کوئی بھی شخص جائیداد کو وقف نہیں بتاسکتا۔ (حالانکہ عدالتیں تسلیم کرتی ہیں) آخر کیوں؟ اس کا بھی حکومت کے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔

(IV اگر موقوفہ جائیداد کے بارے میں یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ یہ سرکاری املاک ہے تب ایک سینئر سرکاری عہدیدار اس امر کی تحقیقات کرے گا کہ آیا یہ موقوفہ اراضی ہے یا پھر سرکاری زمین ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ایک سرکاری عہدیدار موقوفہ یا سرکاری زمین ہونے کا تعین کرے گا اور وہ ریونیو ریکارڈ کو درست کرے گا۔ کیا یہ اپنے آپ میں جج کا معاملہ نہیں ہوگا۔ یعنی ایک سرکاری عہدیدار وہ کام کرے گا جو ایک جج انجام دیتا ہے (اس سے قیمتی اوقافی اراضیات کو سرکاری قرار دیئے جانے کے خدشات پائے جاتے ہیں)۔ اس کا بھی حکومت کے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔

(V) موجودہ قانون میں واضح طور پر کہا گیا کہ ریاستی وقف بورڈس کے ارکان کا مسلمان ہونا ضروری ہے لیکن پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں منظور وقف ایکٹ 2025ء میں اس شرط کو حذف کردیا گیا۔ ایسے میں اب ریاستی وقف بورڈس میں ارکان کی حیثیت سے غیر مسلموں کو شامل کیا جائے گا۔ حقیقت میں دیکھا جائے تو ایک فتنہ انگیز حکومت اس بات کو یقینی بناسکتی ہے کہ ارکان کی اکثریت غیر مسلموں کی ہو۔ ایسے میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا یہ رجعت پسند گنجائش جو قانون میں فراہم کی گئی اس کا دیگر مذاہب کے زیر انتظام مذہبی اداروں میں بھی اطلاق ہوگا۔ حکومت دوسرے مذاہب کے اداروں میں بھی (غیر ہندو، غیر عیسائی، غیر سکھ، غیر بدھ وغیرہ) ارکان کو شامل کرے گی؟ کیا حکومت ہندو مذہبی رخیراتی اداروں میں غیر ہندوؤں؟ کو شامل کرے گی؟ حکومت کے پاس اس طرح کے سوالات کے جوابات بھی نہیں ہے؟

(VI) جو Limitation Act ہے اس کا وقف جائیدادوں کے دوبارہ حصول یا Recovery کیلئے اطلاق نہیں ہوگا لیکن اب اس کا اطلاق ہوگا۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ ترمیم قابضین کو تحفظ فراہم نہیں کرے گی، کیا یہ ترمیم قابضین کا تحفظ نہیں کرے گی جو ملکیت کا دعویٰ کرتی ہیں؟ اس سوال کا بھی حکومت کے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔

(VII) وقف (ترمیم) بل کا جو نمونہ ہے وہ منفرد ہے۔ آیا اس ماڈل کو اپنایا جائے گا اور خاص طور پر دیگر مذہبی برادریوں کے اداروں سے متعلق قوانین میں ترمیم کی جائے گی؟ اس سوال کا جواب بھی حکومت کے پاس نہیں ہے۔

اگر ہم موجودہ وقف ترمیمی قانون کا جائزہ لیتے ہیں یا 2014ء سے بی جے پی حکومت کے اقدامات پر غور کرتے ہیں تو یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ 2014ء میں اقتدار حاصل ہونے کے ساتھ ہی بی جے پی نے کسی نہ کسی بہانے مسلمانوں کو ستایا (ڈرایا دھمکایا) ان پر حملے کئے اور اس کی شروعات بی جے پی کی زیر قیادت این ڈی اے حکومت نے این آر سی رسی اے اے (شہریت ترمیمی قانون) سے کی، آپ کو یاد دلادیں کہ یکساں سیول کوڈ کے نفاذ کا پہلا تجربہ بی جے پی زیر قیادت ریاست اُتراکھنڈ میں کیا گیا۔ حد تو یہ ہے کہ ہمارے ملک کی واحد مسلم اکثریتی ریاست جموں و کشمیر کو تقسیم کرکے اسے مرکزی زیر انتظام علاقہ کے موقف تک محدود کردیا گیا۔

2019-20 تا 2023-24 پانچ برسوں میں اقلیتوں کیلئے بجٹ میں 18274 کروڑ روپے مختص کئے گئے لیکن اس میں سے 3574 کروڑ روپے خرچ ہی نہیں کئے گئے۔ یہی نہیں بلکہ اقلیتی طلبہ کو دی جانے والی کم از کم 5 تعلیمی امدادی اسکیمات بشمول مولانا آزاد نیشنل فیلوشپ کو ختم کردیا گیا جبکہ وقف ترمیمی بل مسلم برادری پر ایک اور حملہ ہے جس سے حکومت کی بدنیتی کا اندازہ ہوتا ہے۔ اگر دیکھا جائے تو 2024ء کے عام انتخابات میں بی جے پی کو (240 حلقوں میں کامیابی) سے کچھ نہیں بدلا ہے۔ بی جے پی ہر حال میں اپنے ایجنڈہ کو آگے بڑھارہی ہے۔☆☆☆

(سابق مرکزی وزیر داخلہ)

وقت ہر ظلم تمہارا تمہیں لوٹا دے گا

وقف قانون......عید کی خوشیاں بھی برداشت نہیں ☆ چندرابابو نائیڈو اور نتیش کمار......مسلمانوں کے دوست نما دشمن

رشیدالدین

"سوغاتِ مودی" رمضان المبارک کے دوران مودی حکومت کی جانب سے 32 لاکھ غریب مسلمانوں کو جب اناج کے کٹس تقسیم کئے جارہے تھے، اُسی وقت ہمیں خطرہ منڈلاتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ گزشتہ ہفتہ ہم نے لکھا تھا کہ مودی بدل گئے یا پھر کوئی نئی سازش ہے۔ نریندر مودی سے مسلمانوں کی ہمدردی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ مودی کے ٹریک ریکارڈ کی بنیاد پر یہ دعویٰ کیا جاسکتا ہے کہ مودی اور مسلمانوں سے ہمدردی دونوں یکجا نہیں ہوسکتے۔ گجرات کے چیف منسٹر سے لے کر وزارت عظمیٰ کے سفر تک اور پھر وزیراعظم کی حیثیت سے 10 سال کے دوران مودی نے کبھی بھی مسلمانوں سے ہمدردی نہیں کی۔ عیدالفطر سے قبل "سوغاتِ مودی" کے ذریعہ غریب مسلمانوں کو خوش کرنے کی کوشش کی گئی لیکن کسے پتہ تھا کہ نریندر مودی غیر محسوس طریقہ سے عید کی خوشیاں بھی چھین لیں گے۔ مسلمان عیدالفطر کی خوشیاں منارہے تھے کہ اچانک لوک سبھا میں وقف ترمیمی بل پیش کردیا گیا اور ایک ہی دن میں منظوری حاصل کرلی گئی۔ سوغاتِ مودی اچانک سوغاتِ وقف بل میں تبدیل ہوگئی۔ عیدالفطر کا تیسرا دن تھا کہ لوک سبھا میں وقف ترمیمی بل کے ذریعہ عید کی خوشیوں کو غم میں تبدیل کردیا گیا۔ لوک سبھا کے فوری بعد دوسرے دن راجیہ سبھا میں وقف بل کو منظوری دی گئی۔ دونوں ایوانوں میں عددی طاقت کی بنیاد پر وقف بل کو منظوری دی گئی اور بل سے متعلق مسلمانوں کے اندیشوں اور جذبات کو نظرانداز کردیا گیا۔ دراصل نریندر مودی کو مسلمانوں کی خوشی برداشت نہیں ہے اسی لئے عیدالفطر کے فوری بعد وقف بل کی پیشکشی کا فیصلہ کیا گیا۔ ہر دور میں بعض ایسی شخصیتیں گزری ہیں جو کسی کی خوشی کو برداشت نہیں کرپاتیں۔ مودی کا ایجنڈہ تو مسلم اور اسلام دشمنی کا ہے لہٰذا اُن سے ہمدردی کی توقع کرنا فضول ہے۔ وقف بل عید سے قبل بھی پیش کیا جاسکتا تھا لیکن جس دن کا انتخاب کیا گیا وہ محض اتفاق نہیں بلکہ سوچی سمجھی سازش کا حصہ ہے۔ خوشی کے موقع پر تکلیف دینا کوئی نریندر مودی سے سیکھے۔ واہ رے مودی کیا سوغات پیش کی مسلمانوں کو، یہ تو سوغاتِ خوشی سے سوغاتِ غم میں تبدیل ہوگئی۔ کٹر سے کٹر سنگ دل انسان بھی کسی کی خوشی کو غم اور دُکھ میں تبدیل نہیں کرتا لیکن جس کا شیوہ اور وطیرہ ہی مسلم دشمنی ہو اور جن کا ایجنڈہ نفرت پر مبنی ہو اُن سے کیا توقع کی جائے گی۔ ہمیں تو اکثر گجرات کے احسان جعفری یاد آجاتے ہیں جن سے ہمدردی کی مودی نے مثال قائم کی تھی۔ فسادی اور حملہ آوروں نے جب احسان جعفری کے گھر کو گھیر لیا تو کانگریس کے سابق رکن پارلیمنٹ نے مدد کے لئے اُس وقت کے چیف منسٹر نریندر مودی کو اس اُمید کے ساتھ فون کیا کہ وہ پولیس کو روانہ کریں گے۔ مودی نے مدد یا ہمدردی کے بجائے اُلٹا بُرا بھلا کہتے ہوئے فون کٹ کردیا تھا۔ اُس کے بعد احسان جعفری اور اُن کے خاندان کے ساتھ جو کچھ ہوا دنیا کے سامنے ہے اور آج تک بھی ذکیہ جعفری کو انصاف نہیں ملا۔ احسان جعفری پر احسان کرنے والے نریندر مودی نے ملک کے مسلمانوں کی اوقافی جائیدادوں کی تباہی کا قانون منظور کیا ہے جو سوغاتِ مودی ہے۔ ملک میں کئی مذاہب کے ماننے والے بستے ہیں لیکن گزشتہ 10 برسوں میں مودی حکومت نے صرف مسلمانوں کی بھلائی کی فکر کی۔ مسلم خواتین سے انصاف کے لئے طلاق ثلاثہ کو ختم کردیا اور اب غریب مسلمانوں کے نام پر وقف جائیدادوں کی تباہی کے فرمان پر دستخط کئے گئے۔ شیوسینا کے سنجے راوت نے کیا خوب کہا کہ مودی نے ہندوؤں سے زیادہ مسلمانوں سے ہمدردی کی ہے۔ محمد علی جناح نے بھی مسلمانوں کے بارے میں اتنا نہیں سوچا ہوگا جتنا نریندر مودی نے غریب مسلمانوں کی فکر کی ہے۔ دراصل غریب مسلمانوں کی آڑ میں مسلمانوں کی جائیدادوں کو نشانہ بنایا جائے گا۔ مودی کے غرور اور تکبر اور مسلم مخالف ذہنیت کا عروج اُس وقت دیکھنے کو ملا جب نریندر مودی وقف بل پر مباحث اور منظوری کے وقت پارلیمنٹ میں موجود نہیں تھے۔ وہ

دراصل بل کی مخالفت میں ایک لفظ بھی سننے تیار نہیں تھے لہٰذا امیت شاہ کو ذمہ داری دے کر وہ ایوان سے غیر حاضر رہے۔ مسلمانوں اور اُن کے مسائل کی نریندر مودی کے پاس کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔ جب بھی کسی اہم اور سلگتے مسئلہ پر عوام کی توجہ کو موڑنا مقصود ہو تو کوئی متنازعہ فیصلہ کیا جاتا ہے۔ ملک میں بیروزگاری، مہنگائی اور دیگر مسائل سے عوام پریشان ہیں لیکن ہندو مسلم، مندر مسجد یا پھر کسی مخالف مسلم ایجنڈہ کو آگے کرتے ہوئے عوام کی توجہ حقیقی مسائل سے ہٹادی جاتی ہے۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کو جس دن ہندوستان کے خلاف ٹیرف کا اعلان کرنا تھا اُسی دن وقف بل لوک سبھا میں پیش کیا گیا۔ اب کی بار ٹرمپ سرکار اور مائی ڈیئر فرینڈ جیسے دعوے بھی کام نہیں آئے اور ٹرمپ نے مودی کو اُن کا مقام دکھادیا۔ مودی کی سیاسی زندگی میں اگر کوئی استاد ملا ہے تو وہ ڈونالڈ ٹرمپ ہیں۔ امریکہ میں ساتھ بٹھا کر ٹرمپ نے مودی کو "ٹیرف کنگ" کہا، لیکن شاید نریندر مودی انگلش سمجھ نہیں پائے اور صرف لفظ "کنگ" سن کر خوش ہونے لگے کہ ٹرمپ نے انھیں بادشاہ کہا ہے۔ حالانکہ ٹرمپ کا اشارہ زائد ٹیکس کی طرف تھا۔ ٹرمپ نے جوابی ٹیکس عائد کرتے ہوئے ہندوستانی اشیاء پر 26 فیصد ٹیرف عائد کردیا لیکن مودی نے بے عزتی سے بچنے کے لئے قوم کو وقف بل میں اُلجھا کر رکھ دیا۔ سینکڑوں ہندوستانیوں کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے ہتھکڑی اور بیڑی کے ساتھ ذلیل کیا گیا اور فوجی طیارہ میں انھیں وطن واپس کیا گیا لیکن مودی نے ملک کی اس بے عزتی کو بھی برداشت کرلیا۔ اگر یہی بے عزتی اور 26 فیصد ٹیرف کانگریس دور حکومت میں ہوتا تو بی جے پی آسمان سر پر اُٹھالیتی اور حب الوطنی کا درس دینے لگتی۔ وقف قانون کی منظوری سے قبل اُمید کی جارہی تھی کہ سیکولرازم اور مسلمانوں سے ہمدردی کے دعویدار چندرابابو نائیڈو، نتیش کمار، چراغ پاسوان اور جینت چودھری بل کی پیشکشی میں اہم رکاوٹ ثابت ہوں گے۔ چندرابابو نائیڈو اور نتیش کمار نے مسلمانوں کو بھروسہ دلایا تھا کہ وہ وقف قانون کو منظوری ہونے نہیں دیں گے لیکن اقتدار اور سیاسی مجبوریوں نے مسلمانوں کے مسائل کو پس پشت ڈال دیا۔ اگر یوں کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ مسلمانوں کے دوست نما دشمنوں کی دھوکہ دہی کے نتیجہ میں وقف قانون منظور ہوا ہے۔ چندرابابو نائیڈو اور نتیش کمار کو اپنی حکومتوں کو بچانے اور ترقیاتی اسکیمات کے لئے فنڈس کی ضرورت ہے۔ نتیش کمار کو جاریہ سال انتخابات کا سامنا ہے اور انھیں یقین ہے کہ بی جے پی کا ہاتھ تھام کر وہ دوبارہ اقتدار حاصل کرلیں گے۔ چندرابابو نائیڈو ہوں یا نتیش کمار اُن پر بھروسہ کرنا مسلمانوں کی ہمیشہ نادانی رہی ہے۔ یہ دونوں سابق میں بھی بی جے پی کے ساتھ مفاہمت کرچکے ہیں اور جب دوری اختیار کی تو مسلمانوں کے درمیان آکر اعلان کیا تھا کہ دوبارہ بی جے پی کے ساتھ نہیں جائیں گے۔ بی جے پی اور مسلمان ان دونوں کو وقتاً فوقتاً جب بھی ضرورت پڑی ان قائدین نے استعمال کیا۔ انتخابات میں مسلمانوں کے ووٹ چاہئے اور اقتدار ملنے کے بعد حکومت چلانے کے لئے مرکز سے فنڈس؟ دعوت افطار میں چندرابابو نائیڈو اور نتیش کمار نے مسلمانوں کو بھروسہ دلایا تھا کہ وہ وقف قانون میں شامل تمام متنازعہ اُمور سے دستبرداری کے لئے مرکز پر دباؤ بنائیں گے۔ اب جبکہ نتیش کمار اور چندرابابو نائیڈو دونوں بے نقاب ہوچکے ہیں، دیکھنا یہ ہے کہ آندھرا پردیش اور بہار کے مسلمانوں کا کیا ردعمل رہے گا۔ مسلمان فطرتاً معصوم اور بھولے ثابت ہوئے ہیں اور وہ الیکشن تک دوبارہ نتیش کمار کی باتوں کا شکار ہوجائیں گے اور بہار کی بعض مذہبی شخصیتیں بھی اس کام میں اُن کی مدد کرسکتی ہیں۔ اب جبکہ وقف قانون منظور ہوچکا ہے، تلگودیشم اور جنتادل یونائیٹیڈ کے مسلم قائدین کو طے کرنا ہوگا کہ وہ آخر کس کے ساتھ ہیں۔ وہ مسلمانوں کا ساتھ دیں گے یا پھر بی جے پی سے دوستی کو برقرار رکھیں گے۔ نام نہاد سیکولر طاقتوں کی دھوکہ دہی اپنی جگہ ہے لیکن قانون کی منظوری کے بعد ملک کے مسلمانوں میں بے حسی بھی عروج پر ہے۔ قانون سازی سے قبل مسلم تنظیموں نے بڑے بڑے اعلانات کئے لیکن سڑکوں پر نکل کر احتجاج کی دھمکی دی لیکن لوک سبھا اور راجیہ سبھا میں قانون کی منظوری کے بعد ایک چوہا بھی اپنی بل سے باہر نہیں نکلا۔ جب مسلمان خود اپنے مذہبی شعائر کے بارے میں بے حس ہوں تو پھر غیروں سے مدد کی اُمید کرنا فضول ہے۔ مسلمانوں کو کسانوں سے سبق لینا چاہئے جنھوں نے مودی حکومت کو مخالف کسان قوانین واپس لینے پر مجبور کردیا تھا۔ ملک کے قبائل بھی مبارکباد کے مستحق ہیں جنھوں نے اتراکھنڈ میں بی جے پی حکومت کو مجبور کردیا کہ یکساں سیول کوڈ کے دائرے سے قبائل کو مستثنیٰ رکھا جائے۔ مسلمان ملک کی دوسری بڑی اکثریت اور سب سے بڑی اقلیت ہونے کے باوجود اپنی طاقت کو منوانے میں ناکام ہیں۔ اگرچہ اس کی کئی وجوہات ہیں جس میں مسلم مذہبی، سیاسی اور سماجی قیادت بھی برابر کی ذمہ دار ہے۔ مسلمانوں کی بے حسی کا یہ عروج آنے والے دنوں میں یکساں سیول کوڈ اور ہندوراشٹر کی راہ ہموار کرنے میں مددگار ثابت ہوگا۔ وقف قانون پر اعتراض اپنی جگہ لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ وقف اداروں کے ٹھیکیداروں نے اپنی بدعنوانیوں کے ذریعہ مرکزی حکومت کو قانون سازی کی دعوت دی۔ اوقافی اداروں سے غریب مسلمانوں کو کوئی فائدہ نہیں پہونچا یہی وجہ ہے کہ عام مسلمانوں کو وقف قانون سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ الغرض ظلم آخر ظلم ہی ہے اور حکمرانوں کو اس کا حساب ضرور دینا ہوگا۔ نامور شاعر والی آسی نے کیا خوب ہے کہا ہے۔

وقت ہر ظلم تمہارا تمہیں لوٹا دے گا
وقت کے پاس کہاں رحم و کرم ہوتا ہے

تعلیمی اداروں میں خوف کا راج، سوال پوچھنا جرم، خاموشی ہی نجات؟

سی سی ایس یونیورسٹی سے وابستہ میرٹھ کالج کی پروفیسر سیما پنوار کو آر ایس ایس پر سوال پوچھنے پر امتحانی ڈیوٹی سے ہٹایا جانا علمی آزادی پر سیاست کے اثرات کو بے نقاب کرتا ہے

عمران خان

ایک زمانہ تھا جب ہندوستان کی جامعات سوال اٹھانے، تحقیق کرنے اور فکری مباحثے کا گہوارہ سمجھی جاتی تھیں۔ مگر آج وہی ادارے ایسے مقامات میں تبدیل ہو چکے ہیں جہاں اساتذہ کے قلم پر بھی پہرہ ہے اور طالب علموں کی سوچ پر بھی نگرانی۔ میرٹھ کی چودھری چرن سنگھ (سی سی ایس) یونیورسٹی سے وابستہ میرٹھ کالج میں پیش آنے والا حالیہ واقعہ جہاں ایک پروفیسر کو صرف اس بنیاد پر امتحانی کام سے محروم کردیا گیا کہ سوالیہ پرچے میں راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) سے متعلق ایک آپشن پر بعض گروپوں کو اعتراض ہوگیا محض ایک معمولی واقعہ نہیں، بلکہ پورے تعلیمی نظام اور فکری آزادی پر ایک کاری ضرب ہے۔ یہ کیسا معاشرہ ہے جہاں سوالات سے خوف محسوس کیا جاتا ہے، اور وہ بھی ایک ایسی تنظیم کی طرف سے جو خود کو سب سے 'منظم' اور 'قوم پرست' کہتی ہے؟ اگر کوئی تنظیم واقعی اتنی توانا ہے تو اسے سوالات سے ڈرنے کی کیا ضرورت؟ کیا طاقتور ہونا عدم برداشت کی سند بن چکا ہے؟

یہ ایک کثیر جوابی سوال (ایم سی کیو) تھا، جس میں صرف ایک جواب درست ہوتا ہے۔ باقی آپشنز لازماً غلط یا مبالغہ آمیز بھی ہو سکتے ہیں۔ تو پھر کیا ہم اس بنیاد پر سزا سنائیں گے کہ آپشن میں کچھ قابل اعتراض تھا؟ اگر ہاں، تو پھر ہمیں ہر پرچہ، ہر نصاب اور ہر کتاب پر پابندی لگانی ہوگی۔ اس سے زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ یونیورسٹی انتظامیہ نے معاملے کی تفتیش یا تعلیمی تجزیے کے بجائے فوری سزا سنائی۔ پروفیسر سیما پنوار نے تحریری وضاحت دی، ماخذ بتایا کہ سوالات ایم لکشمی کانت کی نصابی کتاب سے لیے گئے تھے، مگر انہیں معاف نہیں کیا گیا۔ ان کا قصور کیا تھا؟ یہی کہ انہوں نے وہ سوال پوچھ لیا جس میں آر ایس ایس پر تنقیدی زاویہ شامل تھا۔

یہ وہی رویہ ہے جو ہم روز میڈیا، سوشل میڈیا اور پارلیمنٹ میں دیکھتے ہیں۔ خود ہی الزام لگانا، خود ہی مقدمہ چلانا، اور خود ہی سزا سنانا۔ جمہوریت کے بنیادی اصول جیسے شنوائی، وضاحت یا نیت کا تجزیہ اب غیر متعلقہ ہو چکے ہیں۔ آج کے ہندوستان میں اقتدار سے وابستہ تنظیمیں کسی بھی تنقید کو قومی توہین سے کم نہیں سمجھتیں۔ اور اگر تنقید ہندو قوم پرستی، آر ایس ایس یا ہندوتوا پر ہو تو قیامت آ جاتی ہے۔ ایسی صورتحال میں صرف دو راستے بچتے ہیں، یا تو خاموش رہو، یا سر جھکا کر معافی مانگو۔

علمی برادری کی بے بسی بھی افسوسناک ہے۔ اساتذہ، محققین اور مؤرخین خاموش ہیں، کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ زبان کھولی تو روزی چلی جائے گی۔ طلبہ کی تنظیمیں یا تو حکومت کے ہمنوا ہیں یا خوف زدہ۔ ایسے میں جو تھوڑے بہت ذی شعور لوگ باقی ہیں، وہ بھی دفاعی انداز میں اپنے جملے لکھتے ہیں، ہر سطر کے بعد وضاحت دیتے ہیں کہ 'ہم کسی کی دل آزاری نہیں چاہتے'۔

لیکن سوال یہ ہے، اگر سچ بولنے پر بھی معذرت کرنی پڑے تو تحقیق کا کیا فائدہ؟ اگر سوال پوچھنے پر بھی سزا ہو تو تعلیم کا کیا مقصد؟ ہمیں یہ سوچنا ہوگا کہ کیا تعلیمی اداروں کو نظریاتی تربیت گاہوں میں تبدیل کیا جارہا ہے؟ کیا یونیورسٹیاں اب صرف وہی سچ مانیں گی جو حکومت کو منظور ہو؟ کیا طالب علم اب تاریخ کو کتابوں سے نہیں بلکہ سیاسی منشوروں سے سیکھیں گے؟

حکومتیں آتی جاتی رہتی ہیں، مگر علم، سوال، تحقیق اور آزادیٔ رائے وہ بنیادیں ہیں جو کسی بھی معاشرے کی شناخت بناتی ہیں۔ اگر ان بنیادوں پر سیاست ہونے لگی، اور ہر استاد کو شک کی نظر سے دیکھا جانے لگا، تو ذہنوں کا ارتقاء رک جائے گا۔ اور جس دن ذہن رک جائیں، وہ دن قوم کی تنزلی کا آغاز ہوگا۔ آج وقت ہے کہ اہلِ قلم، اہلِ دانش اور تعلیمی ادارے مل کر یہ سوال اٹھائیں، کیا ہم سوال سے ڈرنے لگے ہیں؟ کیا تعلیم کا مقصد صرف تائید ہے یا تحقیق بھی؟ اور کیا ہم واقعی ایسے ملک میں رہ رہے ہیں جہاں ایک آپشن بھی اقتدار کو ہلا دیتا ہے؟ اگر ان سوالات کا جواب 'خاموشی' ہے، تو سمجھ لیجیے کہ نقصان صرف ایک استاد کا نہیں، پوری قوم کا ہے۔

☆☆☆

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ ۵ پبلی کیشن 55بی، وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل مارکیٹ پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

زندہ اپنی باتوں میں

بیدی، عصمت اور عباس سے ادبی مصافحہ

بیدی، عصمت اور عباس کے انٹرویوز پر مبنی شائع شدہ کتاب ہے "زندہ اپنی باتوں میں" بھی جہاں تین اہم ترین ادبی شخصیتوں، کو سمجھنے کا موقع ملتا ہے وہیں فیاض رفعت کا فنکار بھی گفتگو کے بہانے کھلتا ہے۔

قاسم خورشید

جیسے راجندر سنگھ بیدی سے انٹرویو کے دوران فیاض رفعت کہتے ہیں کہ "میں سمجھتا ہوں، بیدی صاحب: افسانے میں جو زبان ہوتی ہے وہ آرائشی زبان نہیں ہونی چاہئے وہ تو اس کیریکٹر کی زبان ہونی چاہئے جو وہ بول رہا ہے۔ اب اس میں میں نے آپ کے یہاں ایک چیز محسوس کی ہے لفظوں کو جہاں توڑا مروڑا (جیسا کہ لوگ کہتے ہیں) تو اس سے تخلیقیت بڑھی ہے، اس سے تو کردار میں ایک قوت پیدا ہوئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں، زبان کے تعلق سے یہ اعتراض بالکل بے جا ہے۔ بڑا ادیب تو اپنی زبان لے کر خود پیدا ہوتا ہے۔"

راجندر سنگھ بیدی سے اس انٹرویو کے دوران فیاض رفعت کے ساتھ عصمت چغتائی بھی موجود تھیں۔ اب اس ماحول میں جب فیاض رفعت کہہ دیتے ہیں کہ "بڑا ادیب تو خود اپنی زبان لے کر پیدا ہوتا ہے" تو اس جملے سے بیدی کو کافی تقویت ملتی ہے۔ اس لئے کہ بیدی جہاں اردو کے قدآور افسانہ نگار تصور کیے جاتے ہیں وہیں ان کی زبان کو لے کر نام نہاد قدین کا رویہ، غیر ذمہ دارانہ کہا جاسکتا ہے۔ کیونکہ اگر تخلیق کار کے پاس اپنی زبان نہیں ہو تو پھر اس کے گھر مانگے کا اجالا ہی نظر آسکتا ہے۔ بیدی ہوں یا پریم چند، قرۃ العین حیدر ہوں یا کرشن چندر، منٹو ہوں یا عصمت چغتائی۔ آپ اگر انہیں غور سے پڑھنے کی کوشش کریں تو یہ احساس ضرور ہوگا کہ ان کے پاس اپنی تخلیقی زبان بھی ہے۔ بیدی کو فیاض رفعت کے فتوئی نما سوال سے جب تحریک ملی تو انہوں نے بہت ایمانداری سے دہرایا کہ میں وہیں لفظ استعمال کرتا ہوں جو میرے ذہن میں آتے ہیں۔ بیدی کے یہاں پھر عورت کا ذکر چھڑتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بیدی کی عورت نئی ہندوستانی عورت نہیں ہے اور بیدی جس احترام کے ساتھ عورت کو اپنے افسانے کا کردار بناتے ہیں ہیں قاری اس کردار پر یقین کرتا ہوا نظر آتا ہے جب کہ عصمت نے اپنی روایت اپنی وراثت سے انتقام کے جذبے کے ساتھ عورت کو پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ فیاض رفعت نے شاید ایسے ہی تضاد پر گفتگو کے لئے بھی دونوں کو یکجا کیا۔ دونوں نے عورت کو اپنے اپنے ڈھنگ سے پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ بیدی کی عورت بھلے جدوجہد کرے، کچھ دبی دبی سی بھی نظر آئے۔ مگر وہ عورت جھاگ کی طرح نہیں ہوسکتی۔ مگر عصمت جب عورت کے حوالے سے جدت پر اتر آتی ہیں تو نگاہ شرم سے جھک جاتی ہے۔ وہ یہ کہنے سے گریز نہیں کرتیں کہ "مرد کھوتا ہے اور عورت پاتی ہے۔ عورت اگر پاتی ہے تو اسے پاپ کیوں کہا گیا ہے" ایسی گفتگو عصمت ہی کرسکتی ہیں۔ چونکا دینے والی گفتگو۔ سیکس پر تو بہتوں نے لکھا لوگ آج بھی لکھ رہے ہیں۔ منٹو کو بھی بہت بولڈ کہا جاتا ہے۔ مگر وہاں بھی عورت اس طرح بے آبرو نہیں ہوتی۔ بعض افراد تو جملے تراشنے میں ماہر ہیں۔ کچھ بھی لکھ کر چونکا دیتے ہیں۔ ممکن ہے حقیقت بھی ہو مگر مجموعی تاثر اگر دیر پا نہیں ہوتا تو میں سمجھتا ہوں کہ ایسے فن پارے زندہ نہیں رہتے۔

بیدی کے اس انٹرویو کی پیش کش بہت دلچسپ ہے اور اس میں تین فنکار ابھرے ہیں۔ خود بیدی اور پھر عصمت کے ساتھ فیاض رفعت۔ یہاں تکرار بھی ہے، احتجاج بھی، احترام بھی ہے۔ ادبی گفتگو کے ساتھ قلم بھی ہے۔ دوستوں کا ذکر اور بیدی کی معصومیت سے بھی آپ محظوظ ہوسکتے ہیں۔

اس کے بعد دوسرا انٹرویو عصمت چغتائی کا ہے۔ فیاض رفعت نے انٹرویو سے پہلے لکھا ہے کہ "عصمت آپ کی شخصیت اپنی تمام تر انفرادیتوں کے باوجود کہیں کہیں سے مجروح اور ناآسودہ شخصیت تھی۔ شاید اسی پس منظر میں اپنی تشنہ کام محروم و محزون شخصیت کے ادھورے پن کی تکمیل کے لئے متوسط طبقے کی عورت کی کچلی ہوئی شکست خوردہ شخصیت کو توانائی عطا کرنے کی خاطر ایسے ٹیڑھے میڑھے کردار تراشے، جن کی بنیادی پہچان ان کی جنوں خیزی اور ابنارملٹی بن جاتی ہے۔ غالباً اسی بنا پر یہ کردار اپنی مفروضہ انا پسندی کی تسکین کے لئے کسی بھی ڈرامائی چویشن کو جنم دینے کے لئے تیار نظر آتے ہیں۔" عصمت آپا کی موت کے فوراً بعد لکھے گئے مضمون کے اس اقتباس کو ہم پیش نظر رکھیں تو عصمت چغتائی سے متعلق کوئی رائے بنانے میں بھی مدد مل سکتی ہے۔ جب شفیقہ فرحت اور سلطانہ جعفری کے ساتھ فیاض رفعت نے عصمت آپا سے غیر رسمی گفتگو کا سلسلہ شروع کیا تب ہی عصمت کے مخصوص نظریے کو نئے تناظر میں پیش کرنے کی دعوت دے دی گئی۔ یہ بحث ہوئی کہ بیس برس (1990ء سے پہلے) میں افسانے کا منظرنامہ بالکل بدل گیا۔ یعنی جب عصمت نے لکھا تو اس وقت عورت مظلوم تھی، استحصال ہوتا تھا، چار دیواری کے اندر محصور تھی اور اسے ساری سہولیات فراہم نہیں تھیں جو اس وقت (1990ء) عورتوں کے ساتھ جڑ گئی تھیں۔ یعنی عورت مین اسٹریم میں آچکی تھی۔ بعض ایسے کارنامے بھی ہوئے جس کا تصور عصمت شاید نہیں کرسکتی تھی۔ اب اس وقت یا آنے والی نئی صدی میں کیا عصمت کی عورت زندہ ہوگی عورت کا روپ مستقبل میں کیا ہوگا۔ یہ بھی شاید ہمیں نہیں معلوم۔ مگر یہ تو طے ہے کہ عورت، عصمت کے افسانے سے نکل کر حقیقت کی زمین پر آچکی ہے۔ جو عورت، عصمت کو وراثت میں ملی تھی وہ سچ ہوسکتی ہے۔ مگر تخلیق کار جب وراثت کی بات کرتا ہے تو اسے زندہ رہنے والی تاریخ کے تناظر میں بھی کرداروں کو دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب فیاض رفعت نے عصمت آپا کو اور بھی کریدنے کی کوشش کی تو انہوں نے سچ اور جھوٹ کی وضاحت اپنی سطح پر شروع کردی۔ ہوسکتا ہے آپ ان کی وضاحت سے متفق نہ ہوں، کیونکہ بقول فیاض رفعت سچ اور جھوٹ میں بہت کم فاصلہ رہتا ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ جھوٹ اور سچ کا تصور بھی بدلتا رہتا ہے۔ حالانکہ اس گفتگو میں عصمت آپا نے فیاض رفعت کے ساتھ شفیقہ فرحت اور سلطانہ جعفری کو بھی مطمئن کرنے کی کوشش کی۔ مگر میرا مجموعی تاثر یہ ہے کہ احتراماً تینوں کہیں کہیں عصمت آپا کو سن کر چپ ہوگئے یا عصمت آپا کی جینک نہ پہن کر اپنی شناخت کو مجروح ہونے سے بچالیا ہے۔ فیاض رفعت نے کوئی بھی سوال مصلحتاً نہیں کیا ہے لیکن کبھی کبھی پتہ نہیں کیوں محسوس ہوتا رہا کہ عصمت آپا ان کی اہم ترین سوالوں کو ٹالنے کی بھی کوشش کررہی تھیں۔ جیسے قرۃ العین حیدر کے ناول "آگ کا دریا" پر جب گفتگو ہوئی تو محض طباعت کے تنازع میں ہی یہ ناول الجھ کر رہ گیا۔ حالانکہ اس انٹرویو میں فیاض رفعت خود بھی مانتے ہیں کہ ہم کسی خاص نتیجے پر نہیں پہنچے۔ مگر یہ طے ہے کہ عصمت آپا کی شخصیت ابھر کر ضرور سامنے آئی وہ زیادہ تر برستی ہی رہیں اور برسنے کی کوئی خاص وجہ سمجھ میں نہیں آسکی۔ فیاض رفعت کبھی کبھی بول بھی گئے کہ یہ آپ کا حق ہے۔ جدید افسانہ نگاروں کے حوالے سے بھی ہونے والی گفتگو کے دوران فیاض نے کوشش کی کہ وہ اپنی کوئی رائے پیش کریں۔ جب کھل نہیں پائیں تو فیاض خود بول جاتے ہیں کہ آپ کو فلاں افسانہ پسند نہیں؟ اب ایسے میں انہیں کہنا پڑتا ہے کہ انہیں بھی اچھا کہنے سے گریز نہیں ہے۔ ایسا بھی محسوس ہوا کہ عصمت آپا ان لوگوں کو شاید بڑا فنکار تصور نہیں کر پائیں جو صاحب ثروت تھے۔ فیاض رفعت، ٹالسٹائی کی مثال پیش کرتے ہیں اور زور دے کر کہنے کی بھی کوشش کی جاتی ہے کہ عالمی ادب میں ٹالسٹائی کی تحریریں ہمیشہ زندہ رہیں گی مگر ٹالسٹائی خاصا دولت مند تھا۔ اب اس پر عصمت آپا صرف یہ کہہ کر چپ ہو جاتی ہیں کہ "وہ زمانہ اور تھا شاید اب ایسا نہیں ہے" اس لئے اگر فطری اختلافات کی گنجائش نہ ہو تو گفتگو مدح سرائی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ آپ بھلے ہی بعض نکات سے متفق نہ ہوں لیکن یہ انٹرویو آپ میں متاثر ضرور کرتا ہے۔

اخیر میں خواجہ احمد عباس سے تفصیلی گفتگو کی گئی ہے۔ حالانکہ مئی، جون، جولائی 1987ء کے شمع رسشماہی کے شماروں میں قسط وار شائع ہونے پر مختلف مکتبہ فکر کے لوگوں نے اسے بہت پسند کیا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ خواجہ احمد عباس کی تہہ دار شخصیت کے حوالے سے کبھی اتنی تفصیلی گفتگو نہیں کی گئی تھی۔ عباس جہاں بڑے فکشن نگار کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں وہیں انہیں ملک کے اہم ترین صحافی اور ذہین فلم ساز کی حیثیت سے، بہت احترام کے ساتھ تسلیم کیا جاتا ہے۔ فیاض رفعت نے اس گفتگو کے آغاز کے بعد فیاض بھی اتنے کھو گئے ہیں کہ کبھی کبھی آپ محسوس کریں گے کہ وہ کوئی کہانی کہہ رہے ہیں اور زندہ کردار ہمارے ساتھ ساتھ چل رہے ہیں۔ حالانکہ عباس جیسی شخصیت سے بہت دیانت داری کے ساتھ گفتگو کا سلسلہ کوئی آسان کام نہ تھا۔ جب آپ کے سامنے کوئی ایسی شخصیت ہو جس کے ہر پہلو پر تفصیلی گفتگو ہوسکتی ہے اور سمندر کی گہرائیوں کا اندازہ لگانا بھی آسان نہ ہو تو آپ صرف پھیلتے ہی جائیں گے۔ عباس سے متعلق بیدی نے تبصرہ کیا تھا کہ "ایک چیز جس نے عباس صاحب کے سلسلے میں مجھے ہمیشہ حیرت میں ڈالا ہے۔ وہ ہے ان کے کام کرنے کی حیرت انگیز طاقت اور قوت! کہانی لکھ رہے ہیں اور ناول بھی، قومی یا بین الاقوامی سطح پر بھی فلم بنا رہے ہیں، اور صحافت کو بھی سنبھالے ہوئے ہیں۔ بلٹز کا آخری صفحہ تو بہر حال لکھنا ہی ہے۔ کسی اہم لیڈر کی سوانح بھی ہوگئی۔ پھر کئی کمیٹیوں کا ممبر ہونا سماجی ذمہ داری کا ثبوت ہے اور یہ بات ممبر شپ تک ہی محدود نہیں۔ ہر جگہ پہنچیں گے۔ تقریریں بھی کریں گے پورے ہندوستان میں مجھے اس طرح کے تین آدمی دکھائی دیے۔ ایک پنڈت جواہر لعل نہرو، دوسرے بمبئی کے ڈاکٹر بالیگا اور تیسرے خواجہ احمد عباس۔"

عباس کے یہاں واقعی ہر سطح پر تنوع ہے۔ کبھی کبھی تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ان کی خدمات کے پیش نظر وقت کی وسعتیں ناکافی تھیں۔ یہ سچ ہے کہ مختلف خانوں میں تقسیم ہونے کے باوجود بنیادی طور پر تخلیق کار ہی رہے۔ ان کا تخلیقی عمل ہر جگہ صاف نظر آتا ہے۔ کبھی کبھی ان کے ادب کو محض اس لئے خارج کیا گیا کہ ان کا رجحان فلموں کی طرف زیادہ تھا۔ حالانکہ ان کی فلمیں بھی عام ڈگر سے ہٹ کر تھیں۔ نئے موضوعات اور دل کو چھونے والے منظر آج بھی حساس دلوں میں محفوظ ہیں۔ اگر کوئی فنکار ترسیل کے لئے مختلف میڈیم کا استعمال کرتا ہے اور وہ ایسا کچھ کرنے کے اہل بھی ہوتا ہے تو اس کے سامنے فارمیٹ کا کوئی مسئلہ نہیں رہ جاتا۔ خواجہ احمد عباس کا شمار بھی ایسے ہی عظیم تخلیق کاروں میں کیا جاتا ہے۔ اگر فنکار کے پاس تخلیقی ترسیل کا مسئلہ نہیں ہو تو وہ اپنی بات کسی بھی انداز میں کہہ سکتا ہے۔ نام نہاد ناقدین نے خواجہ احمد عباس کو اس لئے بھی آڑے ہاتھوں لیا تھا کہ وہ بیک وقت کئی اصناف میں طبع آزمائی کررہے تھے۔ مگر یہ بھی طے ہے کہ انہوں نے اپنی بات کہنے کے لئے جو بھی وسیلہ اختیار کیا اس میں نہ صرف وہ کامیاب رہے بلکہ انہوں نے اپنی الگ شناخت بھی قائم کی۔ فیاض رفعت نے خواجہ احمد عباس سے غیر رسمی گفتگو کی تھی اس لئے طبیعت کی موزونی کے اعتبار سے سوالات ابھرتے رہے اور گفتگو آگے بڑھتی رہی۔

فلم کے ارد گرد وہ زیادہ گھومتے رہے اور اسی دوران کبھی کبھی ادب بھی حاوی ہوتا رہا۔ بعض مقامات پر فیاض رفعت نے خواجہ احمد عباس کو کچھ اس طرح کریدنے کی کوششیں کی ہیں کہ بے ساختگی سے عباس صاحب ایسا واقعہ بیان کردیتے ہیں جسے سن کر ہم چونک جاتے ہیں۔ 1937ء سے فلم کے ریویو سے اپنے کیریر کی شروعات کرنے والے خواجہ احمد عباس، شانتارام سے لے کر راج کپور تک کا ذکر کرتے ہیں۔ فیاض رفعت نے تو خواجہ صاحب کے حوالے سے فلم کی تاریخ گڑھنے کا بھی کام کیا ہے۔ ادارہ کے بعد راج کپور کی شناخت بنی اور وہ بڑے فلم میکر ہوئے لیکن ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ بعض مصلحت کی بنا پر خواجہ احمد عباس جیسے لیجنڈ کے لئے فلم انڈسٹری نے ایسا کچھ نہیں کیا۔ کم از کم عباس کا تھوڑا سا قرض ہی اتار دینا چاہیے تھا۔ فیاض رفعت نے ایک طرح سے عباس کا تقابلی مطالعہ بھی پیش کیا ہے۔ جیسے ستیہ جیت رے کے مقابلے میں بھی انہیں اہم فلم ساز (شہر اور سپنا) تصور کیا گیا۔ حالانکہ صدر کا ایوارڈ حاصل کرنے کے بعد بھی خواجہ احمد عباس نے ستیہ جیت رے کی بھی فنکارانہ عظمت کو تسلیم کیا۔ جب کہ رے کی فلم "مہانگر" کو ایوارڈ اس لئے نہیں مل پایا کہ اس فلم میں مہانگر کے علاوہ سب کچھ تھا۔ خواجہ احمد عباس نے بہتوں کو فلم انڈسٹری میں مقام دلوایا۔ جس میں امیتابھ بچن کو سب سے اہم مانا جاسکتا ہے مگر نہ جانے کیوں جب امیتابھ یا ایسے دوسرے فنکاروں نے بلندیاں حاصل کرلیں انہوں نے کم از کم خواجہ احمد عباس جیسی تاریخی شخصیت کو دادا صاحب پھالکے کی طرح محفوظ کرنے کی کوشش نہیں کی۔ خواجہ صاحب بھلے ہی انڈسٹری میں نئے لوگوں کے لئے راہیں ہموار کرتے رہے ہوں مگر کہا جاتا ہے کہ:

یہاں کسی کو کوئی راستہ نہیں دیتا
مجھے گرا کے اگر تم سنبھل سکو تو چلو

خواجہ احمد عباس اس انٹرویو میں پنڈت نہرو اور اندرا گاندھی کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ نہرو فیملی سے عباس کے تعلقات پر گفتگو کے دوران جب فیاض رفعت اس فیملی سے ان کی کچھ "زیادہ" ہی وابستگی کا ذکر چھیڑ دیتے ہیں تو خواجہ احمد عباس اس کی تردید کرتے وقت بتاتے ہیں کہ ان کی انگریزی کتاب 'دی ویٹ دی مین' میں انہوں نے اندرا گاندھی کی زبردست تنقید کی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ فلم انڈسٹری میں بھلے ہی اکثر مقامات پر خواجہ احمد عباس نے سمجھوتے کئے لیکن بقیہ تحریروں میں انہوں نے بہت صاف گوئی سے کام لیا ہے۔ اس کی زندہ مثالیں، آپ کو بلٹز کے آخری صفحے پر مل جائیں گی۔ ان کی صاف گوئی کو لوگ پسند بھی کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ خواجہ احمد عباس کے انتقال کے بعد بلٹز کی مقبولیت بہت کم ہوگئی۔ انہوں نے اکثر اپنی اسکرپٹ پر بننے والی فلموں کا اگر فلم ساز کے ذریعہ براحشر ہوتے ہوئے دیکھا تو تسلیم کیا رد و بدل کے بعد اسکرپٹ متعلقہ ڈائریکٹر کی ہوگئی جب کہ فلمیں ہٹ ہونے پر یونٹ کا ہر شخص کریڈٹ لینے سے گریز نہیں کرتا۔

بہر کیف! فیاض رفعت کے اس انٹرویو نے یہ ثابت کیا ہے کہ اگر کسی اہم ترین شخصیت سے آپ گفتگو کریں تو آپ کا مطالعہ تو وسیع ہونا ہی چاہیے ساتھ ہی آپ کے پاس اپناپن بھی ہونا چاہئے۔ میڈیا میں اب یہ بیماری عام ہوگئی ہے کہ انٹرویو لینے والا عموماً کوئی ایسا شخص ہوا کرتا ہے جو میڈیا کی ضروریات سے نابلد ہوتا ہے۔ ساتھ ہی موضوعاتی اعتبار سے بھی مفلوک الحال ہوتا ہے۔ آپ خود بھی مطالعہ کریں تو ستائش کرنی ہوگی کہ فیاض رفعت نے بیدی، عصمت اور عباس سے گفتگو کے دوران اپنی سطح پر بھی کچھ ایسے نکات پیش کئے ہیں جن پر الگ سے بھی تفصیلی گفتگو ہو سکتی ہے بلکہ میں تو کہوں گا کہ بیدی، عصمت اور عباس کے علاوہ فیاض رفعت بھی اس کتاب کے حوالے سے اپنی باتوں میں زندہ رہیں گے۔ ایک مکمل باخبر تخلیق کار اور میڈیا کے لوازمات سے وابستہ شخص ہی اتنی چابکدستی کے ساتھ یہ فریضہ انجام دے سکتا ہے۔ فیاض رفعت بے باک گفتگو کرنے والے شخص ہیں اور انہیں کوئی ترسیل کا مسئلہ بھی حائل نہیں ہونے دیتے۔ اس لئے گفتگو کے دوران وہ سامنے والی شخصیت کو کریدنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ وہ اپنے ساتھ اپنے حصار میں رہنے والے افراد کے جذبوں کو بھی تجلک نہیں بننے دیتے۔

*****

بیدی، عصمت اور عباس کے انٹرویوز پر مبنی شائع شدہ کتاب ہے "زندہ اپنی باتوں میں" بھی جہاں تین اہم ترین ادبی شخصیتوں، کو سمجھنے کا موقع ملتا ہے وہیں فیاض رفعت کا فنکار بھی گفتگو کے بہانے کھلتا ہے۔ جیسے راجندر سنگھ بیدی سے انٹرویو کے دوران فیاض رفعت کہتے ہیں کہ "میں سمجھتا ہوں، بیدی صاحب: افسانے میں جو زبان ہوتی ہے وہ آرائشی زبان نہیں ہونی چاہئے وہ تو اس کیریکٹر کی زبان ہونی چاہئے جو وہ بول رہا ہے۔ اب اس میں میں نے آپ کے یہاں ایک چیز محسوس کی ہے لفظوں کو جہاں توڑا مروڑا (جیسا کہ لوگ کہتے ہیں) تو اس سے تخلیقیت بڑھی ہے، اس سے تو کردار میں ایک قوت پیدا ہوئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں، زبان کے تعلق سے یہ اعتراض بالکل بے جا ہے۔ بڑا ادیب تو اپنی زبان لے کر خود پیدا ہوتا ہے۔"

توقیر عباس توقیر (پاکستان)

محبت ہے کہ ہوس

پورے چاند کی رات تھی چاند اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا اور ستاروں کے درمیان چمکتا ہوا چاندیوں لگ رہا تھا کہ جیسے بہار کے موسم میں کسی گلشن میں کئی ادھ کھلی کلیوں میں ایک مکمل کھلا ہوا پھول خوبصورت لگتا ہے۔ رابعہ نے پچھلے کی طرح آج پھر اپنی ہوس کو بجھانے کے لیے آفتاب کو اپنی طرف مائل کرنے کی ناکام کوشش کی۔ رابعہ اپنی زندگی کے اکیسویں سال میں قدم رکھ چکی تھی۔ رابعہ اکیسویں صدی میں پرورش پانے والی جدید قسم کے خیالات کی حامل لڑکی تھی۔ رابعہ کی رنگت گوری تیکھی سی ناک بھوری آنکھیں بھورے بال اور ہونٹ بھی قدرے باریک تھے۔

رابعہ نے کمپیوٹر سائنس میں انٹرمیڈیٹ آئی سی ایس کر کے اپنے تعلیمی کیریئر کو خیر باد کہا اور اپنی تمام تر توجہ باپ کے چھوڑے ہوئے کاروبار پر مرکوز کر دی۔ رابعہ کے والد کا نام مختار احمد اور والدہ کا نام حبیبہ تھا۔ مختار احمد اور حبیبہ لاہور کے ایک شاپنگ سنٹر میں بم بلاسٹ کے نتیجہ میں اس دار فانی سے کوچ کر گئے تھے۔ حبیبہ تو موقع پر ہی اللہ کو پیاری ہوگئی تھی لیکن مختار احمد تین دن لاہور کے میو ہسپتال میں داخل رہا اور چوتھے دن وہ بھی اپنی اکلوتی اولاد رابعہ کو اپنے وفادار غلام اللہ وسایہ کے سہارے چھوڑ کر قضائے الٰہی سے انتقال کر گیا۔

مرتے وقت مختار احمد نے اپنی جائیداد رابعہ اور اللہ وسایا کے بیٹے آفتاب کے نام کر دی۔ گرچہ آفتاب اللہ وسایا کا بیٹا تھا پھر بھی مختار احمد نے اسے اچھے ادارے میں تعلیم دلوائی میٹرک تک تو رابعہ اور آفتاب اکٹھے پڑھتے رہے میٹرک کے بعد رابعہ نے آئی سی ایس کیا۔ اور آفتاب نے بائیولوجی کے ساتھ انٹر کیا اور انٹری ٹیسٹ کلیئر کرنے کے بعد اب تک ایم بی بی ایس کا ایک سال بھی مکمل کر لیا تھا۔ مختار احمد اور حبیبہ نے اپنی زندگی میں رابعہ کے ساتھ ساتھ آفتاب کی تعلیم میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی۔ آفتاب کو بھی اتنی ہی سہولیات سے نوازہ گیا جتنی کہ رابعہ کو میسر ہوئیں۔ رابعہ اور آفتاب جب میٹرک میں پڑھتے تھے تو اسی دوران ہی مختار احمد اور حبیبہ فوت ہوئے تھے۔ مختار احمد کی لاہور میں گلاس فیکٹری (شیشہ بنانے کا کارخانہ) تھا۔ جہاں پر خام مال سے شیشہ تیار کیا جاتا تھا۔ انٹر کرنے کے بعد رابعہ نے اسی فیکٹری کے کام کاج کو سنبھال لیا۔

آفتاب کے انٹری ٹیسٹ کے چند روز قبل ہی اللہ وسایا دل کے عارضہ کے باعث رابعہ اور آفتاب کو چھوڑ کر خالق حقیقی سے جا ملا۔ آفتاب رابعہ سے بارہ دن بڑا تھا۔ آفتاب کی ماں نے اس کی پیدائش کے وقت ہی اپنی جان خالق حقیقی کو دے دی تھی۔

مختار احمد نے آفتاب کی پرورش اور دیکھ بھال کے لیے ایک آیا کو مقرر کر دیا۔ اللہ وسایا ہمیشہ آفتاب کو خودداری کا درس دیتا اور کہتا تم نے ہم پر کیے گئے مختار احمد کے احسانات کا قرض چکانا ہے۔ اور کبھی بھی نمک حرامی نہیں کرنی۔ یاد رکھنا بیٹا تم ملازم کے بیٹے ہو اور کبھی بھی خود کو اس جائیداد کا مالک نہ سمجھنا۔ آفتاب بھی اپنے باپ کی کی گئی نصیحت پر احسن طریقے سے عمل کرتا رہا۔ آفتاب اپنی سیرت اور اخلاق میں تو اچھا تھا ہی ساتھ ساتھ وہ شکل و صورت کے لحاظ سے پر کشش شخصیت کا حامل نوجوان تھا۔ آفتاب اپنے باپ کی طرح نہایت شریف اور ایماندار تھا۔ رابعہ اور آفتاب کا بچپن ایک ہی گھر میں گزرا تھا۔ دونوں ایک دوسرے کی عادات سے اچھے خاصے واقف تھے اور اک دوجے کی پسند ناپسند کا بھی بخوبی علم رکھتے تھے۔ رابعہ گزشتہ چند ماہ سے آفتاب کی پر کشش شخصیت کی دیوانی ہوگئی تھی۔ اس سے قبل ان دونوں کے درمیان ایسا کچھ بھی نہیں تھا۔

گزشتہ کئی ماہ سے رابعہ اپنے شباب کی پیاس اور ہوس کو بجھانے کے لیے آفتاب کو اپنی طرف مائل کرنے کی ناکام کوششیں کر چکی تھی لیکن آفتاب نے اس کے ان منصوبوں کو کبھی پائیہ تکمیل تک نہ پہنچنے دیا۔

ایک دفعہ یوں ہوا کہ رابعہ فیکٹری سے واپس آرہی تھی تو راستے میں گاڑی خراب ہوگئی اور اس جگہ دور دور تک ورکشاپ کا کوئی نام و نشاں بھی نہیں تھا۔ ابھی رابعہ نے کار کا دروازہ کھولا ہی تھا کہ دو موٹر سائیکل سوار آئے اور انھوں نے رابعہ کو گن پوائنٹ کے رئیے موٹر سائیکل پر بٹھایا اور چل پڑے ابھی کچھ ہی فاصلہ طے ہوا تھا کہ اس نے ایک اور موٹر اس کے آنے کی آواز سنی تو رابعہ نے بچاؤ بچاؤ کوئی تو مری مدد کرے کی آوازیں لگانا شروع کر دیں۔ پیچھے آنے والے شخص نے آواز سن لی اور ان کا پیچھا شروع کر دیا اس دوران ایک نے رابعہ کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا تاکہ چلا نہ سکے۔ اتفاق سے پیچھے آنے والے موٹر سائیکل پر آفتاب ہی تھا۔ انھوں نے آفتاب پر ایک دو فائر کیئے خوش قسمتی سے بچ گیا۔ اس کے باوجود بھی آفتاب نے انکا پیچھا جاری رکھا۔ تھوڑی دور جا کر وہ ایک گلی میں مڑ گئے آفتاب بھی انکے پیچھے ہولیا۔ آگے جا کر وہ رک گئے آفتاب بھی موٹر سائیکل سے نیچے اترا وہ دونوں آفتاب کو مارنے کے لیے آگے بڑھے تو آفتاب نے ان کو خوب آڑے ہاتھوں لیا اور اچھی خاصی دھلائی کی آخر کار وہ تنگ آکر بھاگ نکلے۔ تب آفتاب نے رابعہ کو ساتھ لیا اور گھر آگیا۔ اس حادثے سے بچنے میں آفتاب کی مدد پا کر تو وہ مزید اس کی دیوانی ہوگئی۔ اور بلآخر اس نے آفتاب کو کہہ دیا۔

"آفتاب میں تم سے محبت کرتی ہوں۔ آئی لو یو سو مچ آفتاب۔
تمہاری پرکشش اور سحر انگیز شخصیت نے مجھے تمہارا دیوانہ بنا دیا ہے۔ تمہارے بغیر ایک پل گزارنا بھی صدی کے برابر لگتا ہے۔ میں تمہارے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی آفتاب۔"

آفتاب: "یہ تم کیا بکے جا رہی ہو؟ پلیز مجھے تنہا چھوڑ دو"

رابعہ مغربی طرز کی لڑکی تھی اور جلد سے جلد اپنی نفسانی خواہش کی تسکین کی تکمیل سے حاصل ہونے والی لذت سے لطف اندوز ہونا چاہتی تھی۔ یہ سب کچھ جاننے کے بعد آفتاب نے رابعہ سے کہا کہ پہلے مجھے ایم بی بی ایس تو کرنے دو پھر ہم شادی بھی کر لیں گے۔ مگر رابعہ کچھ سننے کو تیار نہیں تھی وہ کہتی تھی کہ نہ بابا نہ چار سال بہت طویل عرصہ ہے مجھ سے برداشت نہیں ہوتا بس شادی کرو گری وگری آتی رہے گی۔ مگر آفتاب بضد تھا کہ شادی کروں گا تو گری حاصل کرنے کے بعد ورنہ نہیں۔

پھر ایک دن یوں ہوا کہ آفتاب ایک رات گھر آیا اور بہت تھکا ہوا تھا اور کمرے میں جاتے ہی اسے نیند آگئی اور وہ دروازہ بند کرنا بھول گیا۔ تقریباً رات کے ڈیڑھ بجے کا وقت تھا رابعہ کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو پیاسا محسوس کیا تو پانی کے لئے ساتھ والے کمرے سے پانی لینے گئی۔ اس نے دیکھا کہ آفتاب کا کمرہ کھلا ہوا تھا۔ اس کا کمرہ کھلا پا کر وہ اس کے کمرے میں چلی گئی اور جاتے ہی کمرہ لاک کر دیا۔ پہلے تو وہ کچھ دیر آفتاب کو سوتے دیکھ کر خدا جانے کن خیالات میں گم ہوگئی پھر اچانک وہ اس سے لپٹ گئی اور اس کے چہرے کو جگہ جگہ سے چومنا شروع کر دیا فوراً ہی آفتاب کی آنکھ کھل گئی۔ اس نے اٹھتے ہی رابعہ کو ایک روزدار تھپڑ رسید کیا۔ اور اسے کمرے سے نکال دیا اور دروازہ بند کر دیا۔ رابعہ زور زور سے دروازہ کھٹکھٹانے لگی۔ آفتاب آفتاب میری بات تو سنو

تم میرا یقین کیوں نہیں کرتے۔ میں تم سے محبت کرتی ہوں۔ پر آفتاب نے دروازہ نہ کھولا۔ آفتاب کو ساری رات نیند نہ آئی اور وہ سوچتا رہا کہ اب کیا کیا جائے۔ کافی سوچ بچار کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچا کہ اس کا یہاں سے جانا ہی بہتر رہے گا۔ پھر اس نے سامان باندھا اور ایک صفحہ لیا اور ایک تحریر رابعہ کے نام لکھی اور چلا گیا۔ وہ تحریر کچھ یوں تھی۔

آئی ایم سوری کہ میں گھر چھوڑ کر جا رہا ہوں مجھے امید ہے کہ تم میرا پیچھا نہیں کرو گی۔ اور مجھے یہ کچھ بھی سمجھ نہیں آئی کہ آپ کا میرے ساتھ یہ رویہ ہوس تھی یا محبت اور اگر محبت تھی تو سچی محبت میں جسم کوئی معنی نہیں رکھتا۔ میڈم۔

زبیر حسن شیخ

بندر

ایک دنیا جانتی ہے کہ بندر انتہائی شریر، زیرک اور اعلی درجہ کا نقال واقع ہوا ہے۔...... ہم نے لفظ بندر کی کنہ جاننے کی بہت کوشش کی.... اس کا کوئی نہ کوئی سرا لٹکنے کے عمل سے وابستہ نظر آتا ہے.... اگر لٹکنا ہی بندر کا موجب بنتا ہے تو پھر دور جدید میں کیا دلدار اور کیا سرمایہ دار، کیا حکومت اور کیا سیاست اور کیا سیاست دان، ان میں سے اکثر کو دنیا نے لٹکتے دیکھا ہے.... لیکن اس بنا پر انہیں بندر تو نہیں کہا جاسکتا... تقریباً تمام معروف زبانوں میں بندر کا استعمال محاوروں میں کثرت سے پایا جاتا ہے... جس سے اسکی قدر و قیمت ثابت ہوتی ہے...... جبکہ شعرائے کرام نے اس پر قلم اٹھانے سے گریز کیا ہے.... خاصکر غزل کی زمین بندروں کے لئے تنگ کردی گئی ہے... البتہ ہزل میں اسکی تفنن طبع کا خیال رکھا گیا ہے، اور اس کی شرارتوں کو آئینہ دکھایا گیا ہے...... غزل گو شعراء نے تشبیہ اور استعارے میں تو اسے کہیں جگہ نہیں دی، اور نہ ہی تلمیح کے ضمن میں ہی اس کا ذکر کرنا مبارک سمجھا..... بلکہ رقیب روسیاہ کو بھی اس سے تشبیہ کے قابل نہ سمجھا.... گرچہ بطور قاصد یہ بہت کام آتا پھر بھی کبوتر کو فوقیت دی.... بلکہ یہ ایک اچھا رازداں ثابت ہوسکتا تھا.... اور اگر ایسا ہوتا تو مرزا کے اس لازوال شعر کی شرح ہی کچھ اور ہوتی کہ..... ذکر اس پروش کا اور پھر بیاں اپنا...... بن گیا رقیب آخر، تھا جو رازداں اپنا.... اگر محبوب کی کسی ادا کو شعراء حضرات بندر سے تشبیہ دیتے تو قافیہ تنگ ہوجاتا...... اور مونث و مذکر کا فرق کرنا مشکل ہوجاتا، ہاں یہ اور بات کہ غزل کے نئے معنی ضرور لکھے جاتے... ویسے تو شعراء حضرات نے جھینگر تک کو اپنے نوک قلم سے سرخرو کیا ہے۔ اور اسے قیصر کا پیارا بھی قرار دیا...... اور گدھے سے لے کر گھوڑے تک کو اپنے اشعار سے نوازا ہے۔ "اسپ تازی مجروح شدہ بہ زیر پالاں" اور "طوق زریں بر گردن خری بینم" کو بھلا کون نہیں جانتا... جمہوریت میں اسکی زندہ مثالیں ہر روز دیکھنے مل جاتی ہے... نیز کبوتر سے لے کر کبک دری، بلبل و عندلیب اور طوطے سے لے کر پروانے تک کو صنائع و بدائع کے جھولوں میں جھلایا ہے، فن عروض سے انکے ذکر کو نکھارا ہے اور بحر رجز ہو یا رمل ہر ایک میں انہیں غوطہ دیا ہے...... لیکن بے چارے بندروں کے ایسے نصیب کہاں... ماچھا ہی ہوا، ورنہ غزل اپنی چال بھول کر اچھل کود کرنے لگتی ...

بندر کو شعراء حضرات نے خراج تحسین پیش کیا ہو یا نہ کیا ہو البتہ محققوں اور سائنسدانوں کا یہ پیارا رہا ہے.... بلکہ طبیب حضرات کے لئے بندر انسانوں سے زیادہ قابل اعتماد رہا ہے، اور یہ اسے تختہ مشق بنا کر جراحی کے تمام داؤ پیچ آزماتے رہتے ہیں.. بلکہ یہ واحد جانور ہے جو دنیا کا ستایا ہوا ہے، اور دنیا نے اسے کچھ یوں چڑچڑا اور بدمزاج بنا کر رکھ دیا ہے کہ یہ مسکراتا بھی ہے تو نقالی کرتا ہے... ان سب کے باوجود بندر نے کبھی احتجاج درج نہیں کیا ہے، ان تمام معاملات میں یہ واقعی انسان سے یک گونہ مماثلت رکھتا ہے، اور "ربط خاص" بھی.... بندر کے سب سے بڑے شیدائی جناب ڈاروِن رہے ہیں... جو خراج عقیدت ڈاروِن اور انکے معتقدین نے بندر کو پیش کی ہے، اس نے بندر کو خوشی سے پاگل کر رکھا ہے..... تب سے انکی اچھل کود قابل دید ہے.... ہمارے خیال میں ڈاروِن سے قبل بندر اتنا اچھلتے نہیں ہونگے، اور نہ انکے رشتہ دار اسقدر کودتے ہونگے...... برخلاف شعراء حضرات انہوں نے تو ان سے رشتہ داریاں تک نباہی ہیں.... پتہ نہیں کیوں چینی اور جاپانی انکے دشمن جاں واقع ہوئے ہیں، اور انکا کلیجہ چبانے سے بھی دریغ نہیں کرتے.... ایک دنیا جانتی ہے کہ ڈاروِن کے علاوہ، بلکہ ڈاروِن سے زیادہ بندر سے عقیدت رکھنے والے ہندوستان میں پائے جاتے ہیں، اور اکثر لوگ اسے پوجتے بھی ہیں... یہ تو اچھا ہے کہ گائے کی طرح بندر سے کسی قسم کی چھیڑ چھاڑ پر پابندی عائد نہیں ہوئی ہے اب تک.... لیکن... سرکار کو کب کیا درکار.... کسے پتہ..... یہ سب پڑھ کر انہیں شاید پابندی کا خیال آجائے.. اور کچھ عجب نہیں کہ وہ جاپان سے قطع تعلق بھی کرلے، چین سے تو ویسے بھی کوئی خاص تعلق کبھی نہیں رہا.... لیکن وہ ایسا نہیں کریں گے، کیونکہ جاپانی اور چینی حضرات تو بندروں کے علاوہ چوہے اور سانپ بھی ڈکار لئے بغیر نگل جاتے ہیں.... جبکہ یہ سب جانور بھی ہندوستان میں عقیدت سے پوجے جاتے ہیں اور انکے باقاعدہ مندر بنائے گئے ہیں....... اسکے باوجود آج بھی ہندوستان میں کسی سیاست دان کو بندر یا سانپ یا چوہا کہہ کر استعارے میں بلانا تو دور کی بات ہے، تشبیہ بھی نہیں دی گئی ... عجب نہیں ایسا کہنے اور لکھنے والے شخص سے تمام القابات و اعزازات واپس لے لئے جائیں، اور اس شخص پر عزت ہتک کا دعوی بھی ٹھونک دیا جائے... جبکہ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ بندر اور چوہا کہنے پر لوگ پھولے نہ سماتے... اسی لئے دہلی کے وزیر اعلی جناب کیجری وال نے کیا کچھ نہیں کہا، لیکن حرف مخالف کو بندر، چوہا، یا سانپ نہیں کہہ سکے، اور ان جانوروں سے تشبیہ دینے سے گریز کرتے آئے ہیں.. عزت ہتک کے دعوے سے ڈر کر نہیں، بلکہ وہ انہیں اس عزت کے لائق بھی نہیں سمجھتے.... بندر کے محاوروں کی زندہ مثال اس جدید دور میں بھی دیکھنے ملتی ہے..... بلکہ کہیں کہیں تو مجسم نظر آتی ہیں.. امریکہ کے مسٹر ٹرمپ کی بندر بھبکی کو ہی لے لیجیے..... انہیں دیکھ کر کسی کو بھی اپنا عہد طفلی یاد آجاتا ہوگا... اور چڑیا گھر کا وہ منظر بھی.... جب بندر اونچائی پر چڑھ کر خوب شور مچاتا ہے، اور عجیب و غریب منہ بناتا ہے..... جہاں تک بندر بانٹ کی بات کیجیے تو برصغیر کی سیاسی جماعتیں اسکی زندہ کہہ لیں یا مردہ، بہر حال مثال تو پیش کرتی ہی ہیں.... اہل عرب آج تک اس محاورے کو سمجھ نہ سکے کہ بندر کی دوستی جی کا جنجال ہوتی ہے، اور وہ انہیں سے دوستی روا رکھتے ہیں جو جمہوریت کی صلیب اٹھائے قارون اور ہامان کے پیروی کرتے ہیں ... اور رہے اسلامی قوانین سے انحراف کرنے والے اور اسلام کا نام بدنام کرنے والے تو بندر کیا جانے ادرک کا سواد کی مثال ثابت آتی ہے....

بندر کے اوصاف گنانے اگر بیٹھیں تو کسی جا بیٹھانہ جائے.. مہذب انسانوں کی طرح ان کے صرف نقائص ہی قابل ذکر ہیں..... پتہ نہیں کس کس سے اسکی کیسی کیسی مناسبت و مطابقت قائم ہوسکتی ہے..... ویسے انسانوں کے مقابلے بندروں کا اتحاد دیکھنے لائق ہوتا ہے... اور مسلمانوں کے مقابلے میں تو انکا اتحاد بہت بہتر اور قابل تقلید ہے، لیکن یہ تو بندر سے بھی گئے گزرے ہیں..... ویسے بندر دوسرے جانوروں کو دیکھ کر بہت چیخ پکار کرتا ہے... اسکا نظارہ عصر حاضر کے اکثر ویبیشتر "ٹی وی ٹاک شو" میں دیکھنے ملتا ہے... خوانچہ فروشوں اور تھکے ہارے مسافروں کا دشمن رہا ہے بندر، برصغیر کے کسی بھی شہر کی بلدیہ کو دیکھ لیجیے ... گٹھری بردار مسافر سے اسے خدا واسطے کا بیر ہے... ریلوے اسٹیشنوں پر اسکا نظارہ دیکھنے لائق ہوتا ہے.... میکشوں کو اس سے اور اسکو میکشوں سے بلکل ڈر نہیں لگتا..... یہ میکشوں کو دیکھ کر کچھ نہیں کرتا.... پتہ نہیں کیوں... بس آئینہ دیکھ اپنا سا منہ لئے رہ جاتا ہے..... ویسے اداکاروں میں یہ نمایاں نظر آتا ہے... جبکہ اساتذہ کو یا اکثر بچوں میں نظر آتا ہے..... انسانی تاریخ میں صنف نازک کا بندر سے لگاؤ تو بلکل بھی ثابت نہیں ہے، اور مرد حضرات کا معاملہ بھی ان سے کچھ الگ نہیں، الا یہ کہ یہ اپنے بچوں کی خاطر بندر کی اچھل کود کو برداشت کرلیتے ہیں... البتہ بچوں میں بندر کے لئے ایک خاص کشش پائی جاتی ہے.... جو کبھی سن بلوغ کو پہنچتے ختم ہوجایا کرتی تھی.. لیکن دور جدید میں تو یہ حال ہے کہ اکثر ضعیفی بلکہ بستر مرگ تک یہ کشش باقی رہتی ہے... اس کارنامہ کے لئے اہل مغرب خود کو لائق تحسین سمجھتے ہیں..... گرچہ جناب ڈاروِن کی ذہنی خلش نے اہل مغرب کو بہت متاثر کیا اور پھر انہوں نے بندر کو اپنا جد امجد چن لیا، لیکن انہوں نے بھی محاوروں کی گود میں بندر کو بٹھا کر خوب اچھل کود مچائی ہے.... انگریزی کا مشہور و معروف محاورہ ہے جس کا آسان سا ترجمہ ہم نے زبان یار میں جب کیا تو کچھ یوں سامنے آیا کہ..... سینگ چنے دوگے تو بندر ہی ہاتھ لگے گا.... لیکن دنیائے سیاست کے علاوہ اسکی مناسبت اور مطابقت ہمیں کہیں اور نظر نہیں آئی..... صرف موجودہ جمہوری سیاست اسکی مکمل عکاسی کرتی ہے.... رائے دہندگان کو اس پر ضرور غور کرنا چاہیے ...... بندر اور ڈگڈگی کا رشتہ چولی دامن کا رشتہ ہے... اور بندر بغیر ڈگڈگی، اور ڈگڈگی بغیر بندر کے بلکل ایسے لگے ہے جیسے جمہوری سیاست بغیر سرمایہ داری، اور سرمایہ داری بغیر سیاست کے.... اب ان میں بندر کون اور ڈگڈگی کون ہے یہ جاننا کوئی ایسا مشکل کام نہیں رہا.... عوام بے چاری اس بندر بانٹ میں کچھ سمجھنے سے قاصر ہے.. بلکہ بڑے بڑے دانشور بھی اب یہ سمجھ نہیں پاتے.... الغرض بندر کے بارے میں سوچتے سے ہی ذہن میں اچھل کود شروع ہوجاتی ہے..... پتہ نہیں اسکے متعلق اسقدر پڑھنے سے کیا ہوگا.....

☆☆☆☆☆

مودی حکومت ترقی یافتہ جموں وکشمیر کی تعمیر کیلئے پرعزم: امت شاہ

جموں وکشمیر کی سیکیورٹی کی صورتحال پر اعلیٰ سطحی میٹنگ، انسداد دراندازی گرڈ کو مزید مضبوط و مستحکم کرنے اور سرگرم دہشت گردوں کے خلاف نئی حکمت عملی اپنانے پر بھی زور

سری نگر۔(یو این آئی) مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے جموں وکشمیر کی سیکیورٹی صورتحال کا ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ کے دوران جائزہ لیا۔ معلوم ہوا ہے کہ میٹنگ کے دوران وزیر داخلہ کو جموں وکشمیر کی تازہ ترین سیکیورٹی صورتحال کے بارے میں مفصل جانکاری فراہم کی گئی۔ اطلاعات کے مطابق، وزیر داخلہ امت شاہ نے منگل کو سری نگر میں یونائیفائیڈ کمانڈ کونسل میٹنگ کی صدارت کی، جس میں پولیس، فوج، انٹیلی جنس ایجنسیوں کے سربراہان اور سول انتظامیہ سے وابستہ افسران نے شرکت کی۔ ذرائع کے مطابق، میٹنگ کے دوران وزیر داخلہ کو جموں وکشمیر کی تازہ ترین سیکیورٹی صورتحال اور سرگرم ملی ٹینٹوں کے خلاف جاری آپریشنز کے بارے میں بریف کیا گیا۔ باوثوق ذرائع کا کہنا ہے کہ وزیر داخلہ کو پاور پوائنٹ پریزنٹیشن کے ذریعے جموں وکشمیر کی مجموعی سیکیورٹی صورتحال کے بارے میں جانکاری فراہم کرتے ہوئے بتایا گیا کہ حالات پوری طرح قابو میں ہیں اور کسی کو بھی امن وامان میں خلل ڈالنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ یونائیفائیڈ کمانڈ کونسل میٹنگ کے دوران پولیس سربراہ نالین پربھات اور فوج کی شمالی کمان کے سربراہ نے جموں کے جنگلاتی علاقوں میں سرگرم دہشت گردوں کے خلاف جاری آپریشن کے بارے میں مکمل تفصیلات فراہم کیں۔ وزیر داخلہ کو بتایا گیا کہ جموں کے سرحدی علاقوں میں سیکیورٹی فورسز کی تعیناتی بڑھا دی گئی ہے تاکہ ملک دشمن عناصر کے منصوبوں کو ناکام بنایا جا سکے۔

میٹنگ کے دوران انسداد دراندازی گرڈ کو مزید مضبوط و مستحکم کرنے اور سرگرم دہشت گردوں کے خلاف نئی حکمت عملی اپنانے پر بھی زور دیا گیا۔ ذرائع کے مطابق، میٹنگ کے دوران وزیر داخلہ امت شاہ نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں، جموں وکشمیر میں امن وامان واپس لوٹ آیا ہے۔ دریں اثنا، میٹنگ کے بعد امت شاہ نے ایکس پر جانکاری فراہم کرتے ہوئے بتایا:"مودی حکومت ترقی یافتہ جموں وکشمیر کی تعمیر کے لیے غیر متزلزل عزم کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی انتھک کوششوں اور فلاحی اقدامات کے نتیجے میں تعمیر وترقی کا نیا دور شروع ہو چکا ہے۔ جموں وکشمیر ہر شعبے میں ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ اس سے قبل، وزیر داخلہ امت شاہ نے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس کے دوران جموں و کشمیر میں جاری ترقیاتی منصوبوں کے بروقت نفاذ، حائل رکاوٹوں کے خاتمے، اور عوامی خدمات کی موثر ترسیل پر زور دیا۔ اجلاس کے دوران وزیر داخلہ نے بہتر طرز حکمرانی پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ترقی کے ثمرات بنیادی سطح تک پہنچنے چاہئیں۔ ذرائع کے مطابق، اجلاس میں امت شاہ کو جموں وکشمیر میں جاری ترقیاتی منصوبوں کے بارے میں تفصیلی بریفنگ دی گئی، اور بتایا گیا کہ تمام تعمیراتی کام مقررہ وقت کے اندر مکمل کرنے کی ہدایات جاری کی گئی ہیں۔

مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ اور جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے راج بھون، سری نگر میں ایک اعلیٰ سطحی اجلاس کے دوران کلیدی ترقیاتی منصوبوں کی پیش رفت کا جائزہ لیا۔ اجلاس میں جموں وکشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا، چیف سیکریٹری اٹل ڈلو اور مختلف محکموں کے سربراہان نے شرکت کی۔ اطلاعات کے مطابق، وزیر داخلہ امت شاہ نے منگل کے روز ایک اعلیٰ سطحی اجلاس کے دوران تعمیر و ترقی سے متعلق جاری منصوبوں پر ہونے والے کام کاج کا جائزہ لیا۔ معلوم ہوا ہے کہ اجلاس کے دوران جموں وکشمیر میں جاری ترقیاتی منصوبوں کے بروقت نفاذ، حائل رکاوٹوں کو دور کرنے، اور عوامی خدمات کی موثر ترسیل پر توجہ مرکوز رہی۔ اجلاس کے دوران وزیر داخلہ نے بہتر طرز حکمرانی پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ترقی کے ثمرات بنیادی سطح تک پہنچنے چاہئیں۔ ذرائع کے مطابق، اجلاس میں امت شاہ کو جموں وکشمیر میں جاری ترقیاتی منصوبوں کے بارے میں تفصیلی بریفنگ دی گئی، اور بتایا گیا کہ تمام تعمیراتی کام مقررہ وقت کے اندر مکمل کرنے کی ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ ذرائع نے یہ بھی بتایا کہ سری نگر سمیت وادی کے دیگر اضلاع میں تعمیر و ترقی کے لیے جاری منصوبوں کے حوالے سے بھی وزیر داخلہ کو آگاہ کیا گیا۔ اجلاس کے دوران بنیادی ڈھانچے کی ترقی کو تیز کرنے، سیاحت کو فروغ دینے، اور جموں وکشمیر کے دونوں خطوں میں فلاحی اسکیموں کو موثر بنانے پر خصوصی توجہ دی گئی۔ امت شاہ نے مرکز کے زیر انتظام علاقے میں تیز رفتار اور جامع ترقی کو یقینی بنانے کے عزم کا اعادہ کیا۔

مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے پیر کی شام راج بھون سری نگر میں متعدد عوامی وفود سے ملاقات کی معلوم ہوا ہے کہ وزیر داخلہ آج راج بھون میں سیکورٹی صورتحال اور ترقیاتی کاموں کا جائزہ لیں گے اطلاعات کے مطابق، وزیر داخلہ امت شاہ کی صدارت میں آج صبح گیارہ بجے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس منعقد ہوگا، جس میں سیکورٹی صورتحال اور ترقیاتی منصوبوں پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ ذرائع نے بتایا کہ پیر کی شام وزیر داخلہ نے راج بھون میں کئی عوامی وفود سے ملاقات کی۔ باوثوق ذرائع کے مطابق، سری نگر میں منعقدہ سیکورٹی جائزہ اجلاس میں مرکزی داخلہ سیکریٹری گووند موہن، ڈائریکٹر انٹیلی جنس بیورو تپن ڈیکا، وزارت داخلہ کے سینئر افسران، جموں وکشمیر پولیس کے سربراہ، نیم فوجی دستوں اور انٹیلی جنس ایجنسیوں کے اعلیٰ افسران شرکت کریں گے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ امت شاہ کی سربراہی میں ہونے والے اس اجلاس کے دوران سرگرم دہشت گردوں کے خلاف نئی حکمت عملی مرتب کی جائے گی۔ واضح رہے کہ پیر کی شام وزیر داخلہ کے سری نگر پہنچنے کے فوراً بعد وہ ڈی ایس پی ہمایوں بٹ کے گھر گئے، جہاں انہوں نے شہید کے اہل خانہ سے ملاقات کی۔ وزیر داخلہ نے لواحقین سے تعزیت کا اظہار کیا اور ریٹائرڈ آئی جی پی غلام حسن بٹ کے ساتھ تقریباً بیس منٹ طویل گفتگو کی۔ امت شاہ نے شہید ہمایوں بٹ کی اہلیہ سے بھی ملاقات کی۔ اس موقع پر لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا اور وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ بھی وزیر داخلہ کے ہمراہ تھے۔ ہمایوں بٹ 13 ستمبر 2023 کو ضلع اننت ناگ کی تحصیل کوکرناگ کے جنگلات میں دہشت گردوں کے ایک گروہ سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے تھے۔ اپنی پیشہ ورانہ مہارت اور بہادری کے باعث انہیں بعد از شہادت 'کیرتی چکر' سے نوازا گیا۔

امریکی ٹیرف پر وزیر اعظم کی خاموشی معیشت کیلئے خطرہ

کانگریس رہنما پون کھیڑا نے سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ معیشت اور شیئر بازار میں عوامی اعتماد برقرار رکھنے کے لیے فوری بیان ضروری ہے

نئی دہلی: امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے ہندوستان سمیت کئی ممالک پر اضافی ٹیرف عائد کیے جانے کے بعد ملک کی سیاسی فضا میں نئی ہلچل مچ گئی ہے۔ کانگریس کے سینئر رہنما پون کھیڑا نے وزیر اعظم نریندر مودی کی خاموشی کو شدید تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا ہے کہ سب سے بڑی تشویش یہی ہے کہ اس حساس مسئلے پر ملک کے وزیر اعظم خاموش ہیں۔ پون کھیڑا نے کہا کہ امریکہ کھلے عام ہمارے ملک، ہماری معیشت اور ہمارے شیئر بازار کا مذاق اڑا رہا ہے، لیکن وزیر اعظم کی طرف سے کوئی ردعمل سامنے نہیں آیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ دنیا کے کئی اہم ممالک جیسے کینیڈا، چین، تائیوان، برطانیہ، یورپی یونین نے اپنے اپنے طریقوں سے امریکہ کے فیصلے کا جواب دیا ہے یا اس کی تیاری کر رہے ہیں، مگر ہندوستان کی جانب سے اب تک کوئی واضح پالیسی یا ردعمل سامنے نہیں آیا۔ کانگریس رہنما نے سوال کیا کہ آخر امریکی ٹیرف کے خلاف ہندوستان کی حکمت عملی کیا ہے؟ نہ عوام کو معلوم ہے، نہ اپوزیشن کو، اور نہ ہی پارلیمنٹ کو۔ ان کے مطابق یہ معاملہ صرف اقتصادیات تک محدود نہیں بلکہ قومی خودمختاری، برآمدات، سرمایہ کاری اور عام آدمی کی روزمرہ زندگی سے جڑا ہوا ہے۔

پون کھیڑا نے زور دے کر کہا کہ وزیر اعظم کو چاہئے کہ وہ فوری طور پر عوام کو اعتماد میں لیں، کوئی واضح بیان دیں تاکہ معیشت اور شیئر بازار پر عوام کا بھروسہ قائم رہے۔ ان کے مطابق خاموشی کسی صورت میں مناسب نہیں، کیونکہ اس سے غیر یقینی کی صورت حال پیدا ہو رہی ہے اور سرمایہ کاروں کا اعتماد متزلزل ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ پون کھیڑا نے کانگریس کی آئندہ ورکنگ کمیٹی میٹنگ اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی (اے آئی سی سی) کے کنونشن پر بھی بات کی۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک تاریخی اجلاس ہونے جا رہا ہے، جس کے اثرات بھی تاریخی ہوں گے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ آج ملک میں مایوسی اور غیر یقینی کا ماحول ہے، اور کانگریس اس ماحول سے نمٹنے کے لیے اپنی مکمل ذمہ داری نبھانے کو تیار ہے۔ واضح رہے کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ہندوستان پر 26 فیصد ٹیرف لگانے کا اعلان کیا ہے، جب کہ چین پر 34 فیصد، یورپی یونین پر 20 فیصد، جنوبی کوریا پر 25 فیصد، جاپان پر 24 فیصد، ویتنام پر 46 فیصد اور تائیوان پر 32 فیصد ٹیرف عائد کیے گئے ہیں۔

چین نے اس کے جواب میں امریکہ پر 34 فیصد جوابی ٹیرف عائد کرنے کا اعلان کیا ہے۔ ماہرین کا ماننا ہے کہ اس طرح کی ٹیرف وار سے اشیاء مہنگی ہوں گی، خریداری میں کمی آئے گی اور اس سے عالمی معیشت کی رفتار سست پڑ سکتی ہے، جس کا براہ راست اثر سرمایہ کاروں کے اعتماد پر بھی پڑے گا۔ پون کھیڑا نے اپنے بیان میں کہا کہ یہ وہ وقت ہے جب ہندوستان کو مضبوط اور متحرک قیادت کی ضرورت ہے، جو عالمی سطح پر اپنے موقف کا کھل کر اظہار کرے، نہ کہ خاموشی اختیار کرے۔

ملک کے 24 کروڑ مسلمانوں نے وقف بل کو مسترد کیا ہے: ڈاکٹر فاروق عبداللہ

سری نگر۔(یو این آئی) جموں وکشمیر نیشنل کانفرنس کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ کا کہنا ہے کہ گزشتہ دس سال سے جموں وکشمیر کے عوام کے ساتھ جو کچھ کیا گیا، وہ ہم کبھی بھی نہیں بھولیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے 24 کروڑ مسلمانوں نے وقف بل کو مسترد کر دیا ہے۔ ان خیالات کا اظہار موصوف نے یہاں کارکنوں سے خطاب کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا کہ نیشنل کانفرنس کی ابتدائی تحریک ناانصافی، غلامی، دھونس، دباؤ اور خوف وہراس کے خاتمے کے لیے مرحوم شیخ محمد عبداللہ کی قیادت میں شروع ہوئی تھی، اور یہ تحریک شخصی راج کے اس دور سے نجات کا باعث بنی، جس میں کشمیر کے لوگوں کے ساتھ جانوروں سے بھی بدتر سلوک کیا جاتا تھا۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ گزشتہ 10 سال، خصوصاً 2019 کے بعد، جموں وکشمیر کے عوام کے ساتھ جو کچھ کیا گیا، وہ ہم کبھی بھی فراموش نہیں کر سکتے۔ ان دس برسوں کے دوران عوام پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے گئے اور ایک ایک کرکے ان کے حقوق چھینے گئے، جو ناقابل فراموش ہے۔

سپریم کورٹ کے فیصلے پر نوکری سے محروم ہو جانے والے اساتذہ کا کوئی ردعمل نہیں

کلکتہ۔(یو این آئی) سپریم کورٹ نے آج مغربی بنگال حکومت کے ذریعہ اساتذہ کی اضافی آسامیاں تخلیق کرنے کے کابینہ کے فیصلے خلاف سی بی آئی جانچ کے حکم کو مسترد کر دیا۔ تاہم شہید مینار پر احتجاج کر رہے بے روزگار افراد نے کہا کہ اس فیصلے سے ہمیں کوئی فائدہ نہیں ملنے والا۔ اضافی آسامیاں پیدا کرنے کے حکومت کے فیصلے پر ہمارا کوئی اعتراض نہیں تھا۔ یہ عدالت کو فیصلہ کرنا ہے، لیکن ہم نے دیکھا کہ کرپشن کرنے والوں کو سزا نہیں دی گئی، دوسری جانب ہم میں سے جو اہل تھے اور بغیر کرپشن کیے نوکریاں حاصل کیں انہیں بے روزگار کر دیا گیا ہے۔ 2022 میں ہائی کورٹ کے اس وقت کے جسٹس ابھیجیت گنگوپادھیائے نے ایس ایس سی بھرتی بدعنوانی کیس میں سی بی آئی کی تحقیقات کے تناظر میں کچھ "نااہل" امیدواروں کی نوکریوں کو منسوخ کرنے کا حکم دیا تھا۔ اس وقت محکمہ تعلیم نے تقریباً چھ ہزار اضافی آسامیاں پیدا کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس فیصلے کو 5 مئی کو ریاستی کابینہ کی میٹنگ میں بھی منظوری دی گئی تھی۔ ایسے الزامات لگائے گئے تھے کہ غیر قانونی طور پر تعینات ہونے والوں کو بچانے کے لیے اعلیٰ یا اضافی عہدے بنائے گئے تھے۔

دلت رہنما کے مندر جانے پر گنگا جل سے شدھی کرن!

جے رام رمیش کا بی جے پی-آر ایس ایس پر شدید حملہ

نئی دہلی: کانگریس کے سینئر رہنما اور پارٹی کے جنرل سیکریٹری جے رام رمیش نے بی جے پی اور آر ایس ایس کو دلت مخالف ذہنیت کا حامل قرار دیتے ہوئے سخت تنقید کی ہے۔ یہ بیان راجستھان میں رام نومی کے موقع پر پیش آئے ایک واقعے کے پس منظر میں سامنے آیا ہے، جس میں بی جے پی رہنما نے اپوزیشن لیڈر ٹیکارام جولی کے مندر جانے کے بعد 'شدھی کرن' یعنی تطہیر کی کارروائی کی تھی۔ جے رام رمیش نے سوشل میڈیا پر جاری اپنے بیان میں کہا کہ بی جے پی اور آر ایس ایس کی نظریاتی جڑیں دلت دشمنی، تعصب اور تنگ نظری میں پیوست ہیں۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ ناگپور میں اسی ذہنیت کی تربیت دی جاتی ہے، جہاں 'سمرستا' یعنی سماجی ہم آہنگی کا محض دکھاوا کیا جاتا ہے۔ خیال رہے کہ ٹیکارام جولی، جو راجستھان اسمبلی میں کانگریس کے لیڈر آف اپوزیشن ہیں اور دلت طبقے سے تعلق رکھتے ہیں، رام نومی کے دن الور ضلع کے ایک مندر میں درشن کے لیے گئے تھے۔ اس کے بعد بی جے پی رہنما گیان دیو آہوجا نے مندر میں گنگا جل چھڑک کر اسے 'پوتر' کرنے کی کوشش کی، جسے کانگریس اور دلت تنظیموں نے انتہائی توہین آمیز اور ذات پات پر مبنی عمل قرار دیا ہے۔ جے رام رمیش نے کہا، گیان دیو آہوجا کا یہ عمل بی جے پی اور آر ایس ایس کی گہرائی میں بیٹھی دلت مخالف ذہنیت کا کھلا اظہار ہے۔ یہ عمل صرف ٹیکارام جولی کی نہیں بلکہ بھگوان شری رام کے اصل اصولوں کی بھی توہین ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر نے اپنی پوری زندگی ایسی ہی ذہنیت سے لڑنے میں گزاری۔ انہوں نے ایسا ہندوستان بنانے کا خواب دیکھا تھا جہاں ذات پات کی بنیاد پر کسی قسم کا امتیاز نہ ہو۔ لیکن آج، جے رام رمیش کے مطابق، بی جے پی اور آر ایس ایس اسی آئین کی روح کو روند رہے ہیں۔

مجرموں کی ملی بھگت سے چل رہی ہے این ڈی اے حکومت: تیجسوی

پٹنہ۔(یو این آئی) بہار اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر اور راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے سینئر لیڈر تیجسوی پرساد یادو نے وزیر اعلیٰ نتیش کمار پر حملہ کرتے ہوئے کہا کہ ریاست میں حکومت مجرموں کے گٹھ جوڑ کی مدد سے چل رہی ہے۔ مسٹر یادو نے منگل کو بہار حکومت پر الزام لگایا کہ وہ ریاست میں نیشنل ڈیموکریٹک الائنس (این ڈی اے) کے ذریعہ مجرموں کے ساتھ مل کر چلائی جا رہی ہے۔ انہوں نے یہ پوسٹ سوشل میڈیا سائٹ ایکس پر شیئر کی ہے۔ اس حوالے سے انہوں نے کرائم بلیٹن جاری کیا ہے۔ بلیٹن میں تیجسوی نے بہار میں مختلف جرائم کے 117 واقعات کا ذکر کیا ہے۔ حزب اختلاف کے لیڈر نے سوشل میڈیا ہینڈل ایکس پر لکھا "جو بی جے پی-نتیش اور مجرموں کے گٹھ جوڑ سے چلائی جانے والی این ڈی اے حکومت کے تحت پچھلے کچھ دنوں کے صرف اور صرف چند مجرمانہ واقعات کو شمار کرایا۔

نیا ہندوستان تیز رفتار اصلاحات کے ساتھ نئے مواقع کی سرزمین ہے

بیرون ملک تعلیم حاصل کرنے والے ہندوستانی طلباء ہندوستانی اقدار اور ثقافت کے سفیر ہیں: لوک سبھا اسپیکر

تاشقند کیمپ آفس/نئی دہلی۔(یو این آئی) لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا نے آج کہا کہ بیرون ملک تعلیم حاصل کرنے والے ہندوستانی طلباء ہندوستانی اقدار اور ثقافت کے سفیر ہیں انہوں نے کہا کہ ہزاروں میل دور رہنے کے باوجود یہ طلباء ہندوستانی اقدار سے وابستہ رہتے ہیں اور اپنے میزبان ممالک میں بھی ان کا پرچار کرتے ہیں۔ مسٹر برلا نے ازبکستان کے اپنے چار روزہ دورے کے دوران سمرقند میڈیکل یونیورسٹی میں ہندوستانی طلباء سے بات چیت کرتے ہوئے ان خیالات کا اظہار کیا۔ مسٹر برلا فی الحال بین پارلیمانی یونین (آئی پی یو) کی 150 ویں اسمبلی میں ہندوستانی پارلیمانی وفد (آئی پی ڈی) کی قیادت کر رہے ہیں۔ لوک سبھا اسپیکر نے کہا کہ نیا ہندوستان "نئے مواقع کی سرزمین" کے طور پر جانا جاتا ہے، جہاں ہر شعبے میں تیزی سے اصلاحات ہو رہی ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ آیوشمان بھارت جیسے قومی اقدامات نے ملک بھر میں صحت کی دیکھ بھال کے شعبے میں وسیع مواقع فراہم کیے ہیں۔ آیوشمان بھارت نیٹ ورک میں سرکاری اسپتالوں کے ساتھ نجی اسپتالوں کی شمولیت کے ساتھ یہ اسکیم ایف ایم جی ڈاکٹروں کو بیش قیمت تجربہ حاصل کرنے اور ملک کے صحت کی دیکھ بھال کے نظام میں اپنا حصہ ڈالنے کے بے پناہ مواقع فراہم کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان میں طبی تحقیق اور تعلیم کی تیز رفتار ترقی کے ساتھ طلباء کے لیے تعلیمی اور تحقیقی اداروں میں کام کرنے کے بہت سے مواقع موجود ہیں۔ مسٹر برلا نے طلباء سے کہا کہ ہندوستان دنیا کے ہر کونے میں رہنے والے ہندوستانیوں کے بارے میں یکساں طور پر فکر مند ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان بیرون ملک ہندوستانی طلباء کی مدد اور تعاون کے لئے ہمہ وقت تیار ہے۔ "مدد" (MADAD) پورٹل جیسے اقدامات اور بیرون ملک ہندوستانی سفارت خانوں کی فعال مشغولیت کے ذریعہ حکومت اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ ہندوستانی طلباء کو اپنی تعلیم، تحفظ اور کیریئر کے امکانات میں کسی قسم کی رکاوٹ کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ انہوں نے فخریہ انداز میں کہا "ہندوستانی ڈاکٹروں کی عالمی پہچان ہے اور آپ کو اس روایت کو آگے بڑھانا چاہیے۔" انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہندوستان نے ہمیشہ بہترین ڈاکٹر پیدا کیے ہیں اور یہ طلباء اپنے علم اور مہارت سے دنیا بھر میں صحت کی دیکھ بھال کی خدمات کو مضبوط بنائیں گے۔ مسٹر برلا نے کہا کہ طلباء کا عالمی تجربہ ان کے طبی کیریئر میں مزید کامیابی کی راہ ہموار کرے گا۔ لوک سبھا اسپیکر نے طلباء پر زور دیا کہ وہ اپنے علم اور ہنر کو بڑھانے کے ساتھ ساتھ اپنے اندر لگن اور ہمدردی جیسی اقدار کو بھی بیدار کریں۔ انہوں نے طلبا سے کہا کہ ان کی محنت صحت کی عالمی خدمات کو ایک نئی سمت دے گی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہندوستان کے ثقافتی اور تعلیمی نمائندوں کے طور پر طلباء ہندوستان اور ازبکستان کے درمیان دوستی اور تعاون کو مضبوط بنانے میں بھی اہم رول ادا کر رہے ہیں۔ مسٹر اوم برلا نے گزشتہ روز وا ین آر آئیز کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ ازبکستان میں مقیم ہندوستانی تارکین وطن کی محبت اور پیار ہندوستان کے لیے متاثر کن ہے، جنہوں نے ہندوستانی برادری کی کوششوں نے ہندوستان کی عالمی شناخت کو مضبوط کرنے میں مدد کی ہے۔

ممبران پارلیمنٹ کے درمیان تنازع: ترنمول کانگریس کی ڈسپلن کمیٹی کی میٹنگ منسوخ

کلکتہ۔(یو این آئی) پارلیمانی پارٹی میں ہنگامہ آرائی کے باعث اسمبلی میں ترنمول کانگریس کی ڈسپلن کمیٹی کی میٹنگ منسوخ کر دی گئی ہے۔ ترنمول کانگریس کی ڈسپلنری کمیٹی کی منگل کو اسمبلی میں میٹنگ ہونی تھی۔ چیئرمین شوبھندیب چٹرجی نے بھی کمیٹی کے دیگر اراکین کو میٹنگ کے بارے میں ایک پیغام بھیجا ہے۔ لیکن منگل کو انہوں نے فون پر اراکین کو آگاہ کیا کہ میٹنگ نہیں ہو رہی۔ اس لیے انہیں اجلاس کی وجہ سے اسمبلی میں آنے کی ضرورت نہیں۔ ملاقات کیوں منسوخ ہوئی؟ ترنمول کانگریس کے چیف وہپ اور سینئر ممبر اسمبلی نرمل گھوش نے کہا کہ 'میٹنگ ابھی کے لیے منسوخ کر دی گئی ہے۔' جب میٹنگ ہوگی تو ہم آپ کو دوبارہ مطلع کریں گے۔ سینئر ممبر اسمبلی اس پر تبصرہ نہیں کرنا چاہتے تھے کہ ڈسپلن کمیٹی کی اہم میٹنگ کو غیر معینہ مدت کے لیے کیوں ملتوی کیا گیا۔ تاہم، ترنمول کانگریس کے ایک ذریعے کا کہنا ہے کہ پارٹی کی اعلیٰ قیادت دہلی میں ترنمول کے اراکین پارلیمنٹ کے درمیان لڑائی کے منظر عام پر آنے کی وجہ سے ناراض ہے۔ سینئر ممبر پارلیمنٹ کلیان بنرجی نے منگل کو پریس کانفرنس کی اور پارٹی کے دو ممبر پارلیمنٹ اور ایک خاتون ایم پی کے خلاف شدید الزامات عائد کئے۔ جس طرح سے انہوں نے پارٹی کے سینئر ممبر پارلیمنٹ سوگتا رائے کے خلاف اپنی رائے کا اظہار کیا، اس سے پارٹی کی اعلیٰ قیادت بے چین ہے۔ پارٹی کے ایک طبقے کا کہنا ہے کہ ترنمول کے ممبران پارلیمنٹ کے لئے عوامی طور پر متضاد تبصرے کرکے پارٹی کے نظم وضبط پر سوال اٹھانے کی حالیہ کوئی مثال نہیں ملتی۔ ایسے میں نظم وضبط کی خلاف ورزی پر ممبران اسمبلی کے خلاف سخت کارروائی کرنا مناسب نہیں ہوگا۔ اس کے بعد وہ ایم پی کے ڈسپلن کے بارے میں غیر آرام دہ سوالات اٹھا سکتے ہیں۔ اس لیے پارلیمانی پارٹی کی ڈسپلنری کمیٹی کا اجلاس اب ملتوی کر دیا گیا ہے۔ ترنمول کانگریس پارٹی نے بجٹ سیشن کے آخری دو دنوں میں ممبران اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کو لازمی قرار دیا تھا۔ لیکن ترنمول کانگریس کے چیف وہپ نرمل کے وہپ جاری کرنے کے بعد بھی 30 سے زائد ممبر اسمبلی اسمبلی اجلاس سے غیر حاضر رہے۔ اس فہرست میں منوج تیواری سمیت کئی وزرا بھی شامل ہیں۔

کلیان بنرجی نے اپنی ہی پارٹی کے تین ممبران کے خلاف سنگین الزامات عائد کئے

کلکتہ۔(یو این آئی) ترنمول کانگریس ایک سیاسی بحران کے بیچ میں ہے کیونکہ منگل کو پارٹی کے ممبران پارلیمنٹ کے درمیان تنازع اب کھلے عام آ گیا ہے۔ منگل کو دہلی میں ایک پریس کانفرنس میں ترنمول کانگریس کے سیرام پور کے ایم پی اور لوک سبھا میں پارٹی کے چیف وہپ کلیان بنرجی نے پارٹی کے بردوان-درگاپور سے پارٹی کے ممبر پارلیمنٹ کیرتی آزاد اور ایک خاتون ایم پی کو نشانہ بنایا، جس کا انہوں نے نام نہیں لیا، اس کے بعد واٹس ایپ چیٹس اور مبینہ اندرونی بات چیت کی ایک ویڈیو بی جے پی آئی ٹی سیل کے سربراہ امت مالویہ نے آن لائن شیئر کی تھی۔ پارٹی کے اندرونی ذرائع نے بتایا کہ معاملے کا مرکز بنرجی اور خاتون ایم پی کے درمیان جھگڑا ہے جو 4 اپریل کو الیکشن کمیشن (ای سی) کے احاطے میں اس وقت ہوا جب ترنمول کانگریس کے ممبران پارلیمنٹ کا ایک وفد پولنگ باڈی کو میمورنڈم پیش کرنے گیا تھا۔ ترنمول کانگریس کے ایک رکن پارلیمنٹ نے کہا کہ بحث اس وقت شروع ہوئی جب خاتون رکن پارلیمنٹ نے دیکھا کہ ان کا نام دستخط کنندگان کی فہرست میں غائب ہے۔ خاتون ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ دو چیزیں تھیں، پہلی، ہمیں پارلیمنٹ میں ترنمول کانگریس کے دفتر میں ملنے کے لیے کہا گیا، ہماری پارٹی کے چیف وہپ کلیان بنرجی اس میٹنگ کو چھوڑ کر ای سی کے دفتر پہنچے، جس سے ہم میں سے کچھ ناراض ہوئے، پھر جب ہم وہاں پہنچے تو وہاں ایک خاتون ایم پی کا نام نہیں تھا، اس کے بجائے کا کولی گھوش دستیدار کا نام تھا۔ ایک اور رکن پارلیمنٹ نے بتایا کہ خاتون بنرجی کے خلاف دہلی میں پولیس شکایت درج کروانا چاہتی تھی، لیکن پارٹی کے ساتھیوں نے اسے مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ اور ترنمول کانگریس کی چیئرپرسن ممتا بنرجی کے ساتھ مسئلہ اٹھانے کے لیے راضی کیا۔ اس نے ہماری پارٹی کے سپریمو کو ایک خط لکھا ہے اور ہمیں یقین ہے کہ کارروائی کی جائے گی۔

گورنر روی کے خلاف سپریم کورٹ کا فیصلہ ریاستی خودمختاری -وفاقیت کی جیت: اسٹالن

چنئی۔(یو این آئی) تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ اور دراوڑ منیترا کزگم (ڈی ایم کے) کے صدر ایم کے اسٹالن نے منگل کو گورنر آر این روی کے خلاف سپریم کورٹ کے فیصلے کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ اسمبلی میں منظور شدہ بلوں کو منظوری نہ دینے کو لے کر عدالت کا فیصلہ تمام ریاستوں کے لیے تاریخی ہے اور اسے ریاستی خودمختاری اور وفاقیت کی جیت قرار دیا۔ مسٹر اسٹالن نے منگل کو اسمبلی میں کہا کہ یہ فیصلہ نہ صرف تمل ناڈو کے لئے ایک بڑی جیت ہے بلکہ ملک کی تمام ریاستی حکومتوں کی جیت ہے۔ تمل ناڈو حکومت نے ڈی ایم کے کی ریاستی خودمختاری اور وفاقی اصولوں کی لائف لائن کو برقرار رکھنے کے لیے جدوجہد کی۔ انہوں نے کہا، تمل ناڈو لڑے گا... تمل ناڈو جیتے گا۔" انہوں نے کہا کہ تمل ناڈو کو سپریم کورٹ سے تاریخی فیصلہ ملا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گورنر نے اسمبلی میں منظور کئے گئے کئی بل بغیر منظوری کے واپس کر دیئے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ، جب انہیں ایوان میں دوسری مرتبہ منظور کیا گیا اور منظوری کے لئے ان کے پاس بھیجا گیا، تو گورنر کو آئین کے مطابق اپنی منظوری دینی چاہئے تھی، لیکن مسٹر روی نے اسے منظور نہیں کیا۔ اس میں تاخیر کی اور یہ بھی کہا کہ ان کے پاس اختیارات ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب تمل ناڈو حکومت نے اس کے خلاف سپریم کورٹ سے رجوع کیا تو عدالت نے تمل ناڈو کے حقیقی دلائل کو قبول کر لیا اور گورنر کی طرف سے بلوں کو منظور نہ کرنے کی کارروائی کو غیر قانونی اور قانون کے لحاظ سے غلط قرار دیا اور کہا کہ بلوں کو منظور ہونا چاہئے تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک تاریخی فیصلہ ہے۔

دہلی کی سڑکوں پر 15 اگست سے نہیں دوڑیں گے سی این جی آٹو

نئی ای وی پالیسی میں سخت پابندیاں تجویز، تمام پرانے آٹو کو الیکٹرک میں تبدیل کرنے کی سفارش

نئی دہلی۔ دہلی میں آلودگی پر قابو پانے کے لیے حکومت نے ایک نئی اور سخت ای وی پالیسی کا مسودہ تیار کیا ہے، جس کے مطابق 15 اگست 2025 سے دہلی کی سڑکوں پر سی این جی آٹو رکشوں کے رجسٹریشن اور پرمٹ کی تجدید پر پابندی لگ سکتی ہے۔ پالیسی کے تحت مرحلہ وار انداز میں تمام سی این جی آٹو کو الیکٹرک آٹو میں تبدیل کیا جائے گا۔ ای وی پالیسی 2.0 کا مسودہ پیر کو سامنے آیا، جس میں سفارش کی گئی ہے کہ دہلی میں سی این جی سے چلنے والے آٹو رکشہ کے نئے رجسٹریشن کو بند کر دیا جائے اور 15 اگست کے بعد سے کسی بھی سی این جی آٹو کا پرانا پرمٹ تجدید نہیں ہوگا۔ اس کی جگہ صرف الیکٹرک آٹو کے لیے ہی پرمٹ جاری کیے جائیں گے۔ پالیسی کے تحت نہ صرف آٹو رکشوں بلکہ دو پہیہ اور تین پہیہ گاڑیوں کو بھی متاثر کیا جائے گا۔ خاص طور پر سامان ڈھونے والی تین پہیہ سی این جی گاڑیوں کا بھی رجسٹریشن بند کیا جائے گا۔ دہلی میونسپل کارپوریشن، نئی دہلی میونسپل کونسل اور دہلی جل بورڈ کے زیر استعمال کچرا اٹھانے والی تمام گاڑیوں کو بھی مرحلہ وار الیکٹرک میں تبدیل کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔ مسودے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ 10 سال سے زائد پرانے سی این جی آٹو رکشوں کو لازمی طور پر بیٹری سے چلنے کے قابل بنایا جائے۔ صرف آٹو ہی نہیں بلکہ پرائیویٹ کار مالکان پر بھی کچھ پابندیاں عائد کرنے کی تجویز ہے۔ اگر کسی شہری کے پاس پہلے سے دو گاڑیاں ہیں، تو وہ نئی گاڑی صرف الیکٹرک ہی خرید سکیں گے۔ پالیسی کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ 31 دسمبر 2027 تک دہلی میں صرف 100 فیصد الیکٹرک گاڑیاں چلیں۔ شہری بسوں کو بھی مکمل طور پر الیکٹرک بسوں میں تبدیل کرنے کی تجویز ہے۔ دہلی ٹرانسپورٹ کارپوریشن (ڈی ٹی سی) اور ڈی آئی ایم ٹی ایس (ڈی آئی ایم ٹی ایس) آئندہ صرف الیکٹرک بسیں خریدیں گے، جبکہ بین الریاستی سفر کے لیے بی ایس-6 (بی ایس-ششم) کیٹیگری کی ڈیزل بسوں کو استعمال میں رکھا جائے گا۔

سی پی آئی نے گیس سلنڈر کی قیمتوں میں اضافے کی مذمت کی

پٹنہ(یو این آئی) کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (سی پی آئی) کے ریاستی سکریٹری رام نریش پانڈے نے گھریلو گیس سلنڈر کی قیمتوں میں زبردست اضافہ اور پٹرول و ڈیزل پر خصوصی ایکسائز ڈیوٹی لگانے کی سخت مذمت کی ہے۔ مسٹر پانڈے نے منگل کو ایک بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ مرکزی حکومت نے عام اور سبسڈی والے دونوں قسم کے گیس سلنڈروں کی قیمت میں 50 روپے کے اضافے کا اعلان کیا ہے، جس سے عام عوام پر تقریباً 7000 کروڑ روپے کا اضافی بوجھ پڑے گا۔ اس کے علاوہ، حکومت نے پٹرول اور ڈیزل پر خصوصی ایکسائز ڈیوٹی میں بھی اضافہ کیا ہے۔ تیل کمپنیاں ایکسائز ڈیوٹی بھی صارفین سے ہی وصول کریں گی۔ گیس کی قیمتوں میں اضافہ مہنگائی کی وجہ سے پہلے ہی پریشان عوام کی زندگی پر مزید منفی اثر ڈالے گا۔ سی پی آئی کے ریاستی سکریٹری نے کہا کہ بین الاقوامی بازار میں تیل اور گیس کی قیمتیں لگاتار کم ہو رہی ہیں، اس کے باوجود حکومت قیمتوں میں کمی کرنے کے بجائے اضافہ کر رہی ہے۔

سنبھل تشدد معاملہ: ضیاء الرحمان برق سے پوچھ تاچھ

پولیس کی جانب سے تیار کی گئی کیس ڈائری میں 24 نومبر کی ہنگامہ آرائی کو ایک سوچی سمجھی سازش قرار دیا گیا ہے

سنبھل:08 اپریل (یو این آئی) اترپردیش کے ضلع سنبھل میں جامع مسجد کے سروے کے دوران پیش آئے تشدد کے معاملے میں بھیڑ کو اکسانے کے معاملے میں پولیس کی اسپیشل ٹاسک فورس (ایس ٹی ایف) نے منگل کو ایم پی ضیاء الرحمان برق سے پوچھ گچھ کی۔ جامع مسجد کے سروے کے دوران گذشتہ 24 نومبر کو سنبھل میں تشدد پھوٹ پڑا تھا۔ تشدد میں چار افراد کی موت ہوگئی تھی اور کئی پولیس اہلکار زخمی ہوئے تھے۔ پولیس نے تشدد کے معاملے میں سنبھل کے ایم پی ضیاء الرحمان برق کے خلاف بھی رپورٹ درج کی تھی۔ پولیس نے اس معاملے میں جانچ کے دوران گذشتہ ماہ جامع مسجد کے صدر ظفر علی ایڈوکیٹ کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا تھا۔ ظفر علی ایڈوکیٹ نے بھی پوچھ گچھ کے دوران معاملے میں ضیاء الرحمان برق کے نام کا انکشاف کیا تھا۔ پولیس نے پوچھ گچھ کے لئے ضیاء الرحمان برق کو دہلی جا کر ایک نوٹس دیا تھا جس میں انہیں آج طلب کیا گیا تھا۔ نوٹس پر کوتوالی جانے سے پہلے ضیاء الرحمان برق نے اپنی رہائش پر کہا کہ وہ قانون کا احترام کرتے ہیں اور جانچ میں پورا تعاون کریں گے۔ کوتوالی میں سی او کلدیپ کمار اور تفتیش وغیرہ ضیاء الرحمان سے

پوچھ گچھ کر رہے ہیں۔ اس سے قبل جمعہ مسجد کمیٹی کے صدر ظفر علی کو گرفتار کیا گیا تھا اور ان سے تفصیلی تفتیش ہو چکی ہے۔ ذرائع کے مطابق، پولیس نے گزشتہ دنوں دہلی میں واقع ضیاء الرحمان برق کی رہائش گاہ پر جا کر انہیں نوٹس دیا تھا۔ اس نوٹس میں انہیں تفتیش میں شامل ہونے کی ہدایت دی گئی تھی۔ خیال رہے کہ سنبھل میں پیش آئے پرتشدد واقعے میں ضیاء الرحمان برق کو نامزد ملزم بنایا گیا ہے اور ان کا نام کیس ڈائری میں شامل کیا گیا ہے۔ پولیس کی جانب سے تیار کی گئی کیس ڈائری میں 24 نومبر کی ہنگامہ آرائی کو ایک سوچی سمجھی سازش قرار دیا گیا ہے جس میں جمعہ مسجد کے صدر اور بعض دیگر افراد کے ساتھ رکن پارلیمان ضیاء الرحمان برق کا بھی ذکر ہے۔ ایس آئی ٹی کی ٹیم اس معاملے میں برق کے کردار کو سمجھنے کی کوشش کر رہی ہے اور ان سے مختلف پہلوؤں پر سوالات کیے جائیں گے، جن میں واقعے سے قبل اور بعد میں ہونے والی ممکنہ گفتگو بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ ضیاء الرحمان برق کے مکان کی تعمیر کے سلسلے میں بھی مقامی انتظامیہ کی جانب سے مختلف کارروائیاں جاری ہیں۔ چند روز قبل برق کے مکان کی پیمائش مکمل کی گئی، جس کے دوران بڑی تعداد میں پولیس فورس تعینات تھی تاکہ ماحول خراب نہ ہو۔ اس معاملے میں پہلے بھی کئی بار انہیں نوٹس دیے جا چکے ہیں۔ مکان کی تعمیر سے متعلق شکایات کی جانچ کے لیے اے سی ڈی ایم کی نگرانی میں ایک کمیٹی قائم کی گئی تھی، جسے 22 مارچ تک رپورٹ پیش کرنی تھی۔ تاہم کمیٹی مقررہ وقت تک رپورٹ نہ دے سکی۔ اس تاخیر پر فروری میں انتظامیہ نے برق کو جواب داخل کرنے کے لیے مزید وقت دیا تھا، جس پر پانچ سو روپے کا جرمانہ بھی عائد کیا گیا۔ اس سے قبل جمعہ مسجد کمیٹی کے صدر ظفر علی کو گرفتار کیا گیا تھا اور ان سے تفصیلی تفتیش ہو چکی ہے۔ ذرائع کے مطابق، پولیس نے گزشتہ دنوں دہلی میں واقع ضیاء الرحمان برق کی رہائش گاہ پر جا کر انہیں نوٹس دیا تھا۔ اس نوٹس میں انہیں تفتیش میں شامل ہونے کی ہدایت دی گئی تھی۔ خیال رہے کہ سنبھل میں پیش آئے پرتشدد واقعے میں ضیاء الرحمان برق کو نامزد ملزم بنایا گیا ہے اور ان کا نام کیس ڈائری میں شامل کیا گیا ہے۔ پولیس کی جانب سے تیار کی گئی کیس ڈائری میں 24 نومبر کی ہنگامہ آرائی کو ایک سوچی سمجھی سازش قرار دیا گیا ہے جس میں جمعہ مسجد کے صدر اور بعض دیگر افراد کے ساتھ رکن پارلیمان ضیاء الرحمان برق کا بھی ذکر ہے۔ ایس آئی ٹی کی ٹیم اس معاملے میں برق کے کردار کو سمجھنے کی کوشش کر رہی ہے۔ پوچھ گچھ کے بعد ضیاء الرحمن برق تھانے سے نکل کر سیدھے قبرستان گئے جہاں انہوں نے اپنے دادا اور سابق رکن پارلیمنٹ شفیق الرحمن برق کی قبر پر فاتحہ خوانی کی۔ آپ کو بتا دیں کہ سنبھل تشدد کیس میں پولیس نے شاہی جامع مسجد کے سربراہ ظفر علی کو بھی گرفتار کیا ہے۔ ان کے معاملے میں درج کی گئی کیس ڈائری کے حوالے سے دعویٰ کیا گیا ہے کہ سنبھل کے ایم پی نے سروے کے سلسلے میں ظفر علی سے بات کی تھی۔

درگاہ کچھوچھہ میں ناجائز قبضوں پر انتظامیہ کا بڑا ایکشن

سو سے زائد دکانیں مسمار، سخت کارروائی کا عزم

ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) درگاہ کچھوچھہ کربلا میدان قبرستان سے ناجائز قبضہ ہٹایا گیا، سو سے زائد دکانیں مسمار تفصیلات کے مطابق ضلع امبیڈکر نگر کی تحصیل ٹانڈہ کے تحت واقع درگاہ کچھوچھہ میں کربلا میدان قبرستان پر قائم ناجائز قبضوں کے خلاف انتظامیہ نے بڑی کارروائی کی ہے۔ آج منگل کے روز ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (ڈی ایم) کی ہدایت پر پولیس اور تحصیل انتظامیہ کی مشترکہ ٹیم نے قبرستان کی زمین کو غیر قانونی قبضوں سے آزاد کرایا۔ اس مہم میں سو سے زائد غیر قانونی دکانیں ہٹائی گئیں۔ بتایا گیا کہ کچھ مقامی افراد اور بہار سے آئے لوگوں نے میدان کربلا میں ٹین شیڈ اور پنی ڈال کر دکانیں بنا رکھی تھیں۔ ان دکانوں کے ذریعے نہ صرف ناجائز کاروبار کیا جا رہا تھا بلکہ دکانداروں سے غیر قانونی

وصولی بھی کی جا رہی تھی۔ اس سلسلے میں مسلسل شکایات ملنے کے بعد ڈی ایم نے سخت قدم اٹھانے کا فیصلہ کیا۔ اس کارروائی کی قیادت تحصیلدار اور نائب تحصیلدار ٹانڈہ نے کی۔ احتجاج کے کسی بھی امکان کو روکنے کے لیے بھاری پولیس فورس تعینات کی گئی تھی، لیکن آپریشن پرامن طریقے سے مکمل ہوا۔ انتظامیہ نے واضح کیا کہ سرکاری زمین پر کسی بھی قسم کا ناجائز قبضہ برداشت نہیں کیا جائے گا اور مستقبل میں بھی اس طرح کی کارروائیاں جاری رہیں گی۔ اس اقدام سے مقامی لوگوں میں سرکاری زمین کے تحفظ کے تئیں انتظامیہ کی سنجیدگی کا پیغام گیا ہے۔

ڈاکٹر پاپولر میرٹھی کو کنیڈا میں اعزاز سے کیا گیا سرفراز

امروہہ۔ مشہور ہندوستانی شاعر ڈاکٹر سید عجاز الدین شاہ عرف پاپولر میرٹھی کو کینیڈا اور ہندوستان کے درمیان ثقافتی تبادلے کے تحت ناد آرٹ سوسائٹی کے زیر اہتمام بسنت اُتسو 2025 کے پروگرام میں ناد یوگی ایوارڈ سے سرفراز کیا گیا۔ اس شاندار تقریب میں دنیا بھر سے فنکاروں کو مدعو کیا گیا تھا، جس میں ہندوستان سے ڈاکٹر پاپولر میرٹھی کا انتخاب کیا گیا تھا۔ حال ہی میں کینیڈا کے ادبی دورے سے واپس آنے پر گزشتہ شب ڈی سی ایم دہلی کے مشاعرہ شکر شاد میں صحافیوں سے ملاقات کے دوران پاپولر میرٹھی نے اپنے تجربات بتاتے ہوئے کہا، "کینیڈا کو دیکھ کر مجھے ایسا محسوس نہیں ہوا جیسے میں کسی اور ملک میں ہوں۔ وہاں ہندوستانیوں کی بڑی تعداد کی موجودگی نے مجھے اپنائیت کا احساس دلایا۔ خاص طور پر وہاں کے لوگوں میں شعر و شاعری سننے کا زبردست جوش تھا۔" ڈاکٹر پاپولر میرٹھی نے حکومت کینیڈا کی دعوت پر اس ادبی دورے میں شرکت کی اور کئی پروقار پروگراموں میں اپنی متاثر کن پیشکش کی۔ اس موقع پر، سرے فلیٹوڈ کے ایم ایل اے، جگروپ برار نے انہیں اعزازی سند پیش کی اور کہا، "آپ کی منفرد صلاحیتوں اور مزاحیہ ہنگامہ بسنت اُتسو 2025 میں گراں قدر تعاون کے لیے دل سے اعتراف کیا جاتا ہے۔" ڈاکٹر پاپولر میرٹھی نے کہا اب تک وہ کئی ممالک کا ادبی دورہ کر چکے ہیں لیکن اس دورے پر جو عزت و احترام کے ساتھ نوازا جائے اس کے لیے منتظمین کے شکر گزار ہیں۔

اشرف العلماء مولانا تنویر حسین نقوی سرسوی کی پندرہویں برسی پر مجلس آج

سرسی سادات ۔۔۔ اشرف العلماء مولانا تنویر حسین نقوی طاب ثراہ پروفیسر جامعہ ناظمیہ لکھنؤ کی پندرہویں برسی ۹ اپریل بروز بدھ بوقت ۸ بجے شب عزاخانہ کلاں سرسی میں منعقد ہوگی۔ جس میں سوز و مرثیہ خوانی جناب غدیر الحسن و ہمنوا فرمائیں گے۔ جبکہ مجلس کو حجۃ الاسلام مولانا ظہیر عباس صاحب استاد جامعہ ناظمیہ لکھنؤ خطاب فرمائیں گے۔ تمام ہی علماء و شعراء و مومنین سے شرکت کی درخواست ہے۔ یہ اطلاع مولانا تنویر حسین فاؤنڈیشن کے جنرل سکریٹری/ترجمان مولانا منظر عباس سرسوی نے میڈیا کو دی ہے۔

سعودی سرکار سے جنت البقیع کی تعمیر نو کا مطالبہ کیا گیا

علی گڑھ۔ جنت البقیع کی شہادت کو 100 سال سے زیادہ ہو گئے ہیں پورے دنیا کے ساتھ ساتھ ہندوستان کے کونے کونے میں احتجاج ہو رہے ہیں علی گڑھ میں بھی حسینی مسجد زہرا باغ میں بھی ایک احتجاجی جلسہ برائے تعمیر نو جنت البقیع منعقد ہوا جلسہ کا آغاز تلاوت کلام پاک سے جناب حمزہ کاظمی نے کیا اور نظامت کے فرائض جناب سبط مصطفیٰ عابدی نے کیا مولانا احمد مجلسی صاحب نے سعودی سرکار سے جنت البقیع کی تعمیر نو کا مطالبہ کرتے ہوئے تفصیل سے گفتگو کی۔ جناب محبوب ہلوری نے کہا کہ ہم اگر 8 شوال کو یوم جنت البقیع نا مناتے تو رسول کا روضہ بھی محفوظ رہتا ہمارا یہ احتجاج رسول اللہ کے روضہ کا تحفظ کیے۔ ہوے ہے جب تک سعودی سرکار روضوں کی تعمیر نہیں کراتی ہمارا احتجاج اسی طرح جاری رہیگا۔ مولانا نوید کاظمی نے کہا کہ ہم ظالم سے نفرت اور مظلوم سے حمایت کرتے ہوئے کہا کہ ہم جنت البقیع کی تعمیر کے لئے سب ملکر تحریک چلائیں۔ مولانا شباب حیدر صاحب نے کہا کہ آل سعود نے اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے 100 سال پہلے جنت البقیع کو شہید کر دیا بالکل اسی طرح کہ جیسے 1400 سال پہلے آل سعود کے بزرگوں نے امام حسن علیہ السلام کے جنازے پر تیر برسائے اور روضہ رسول کے پاس دفن تک نہیں ہونے دیا۔ مولانا ذاہد حسین لکھنوی نے کہا کہ جنت البقیع کے انہدام کو 100 سال سے زیادہ ہو گئے لیکن افسوس سعودی حکومت بے شرمی سے ہٹ دھرمی اور اپنے ظالمانہ رویہ پر قائم ہے اور پوری دنیا کے احتجاج کے باوجود اسکی تعمیر کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھا رہی۔ مشن جنت البقیع علی گڑھ کے نمائندے سید نادر عباس نقوی نے کہا کہ جب تک جنت البقیع کی تعمیر نہیں ہوتی ہم ہر سال اسی طرح یوم سیاہ مناتے رہیں گے انھوں نے تمام قوم کے لوگوں سے اپیل کی کہ ساتھ ملکر انسانیت کے علمبردار کی بیٹی جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے روضہ کی تعمیر کے لئے سعودی حکومت پر زور ڈالیں۔ جلسہ میں مولانا تقی۔ مولانا غلام رضا۔ مولانا احمد رضا۔ حلمی ضیاء۔ منہال عباس کے علاوہ کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی

ایم آزاد ماڈل اسکول بنیتھو میں سالانہ پروگرام کا اہتمام

اسکول ٹاپر فضا کو سائیکل انعام دے کر کی گئی حوصلہ افزائی

سنت کبیر نگر:8 اپریل (پی این ایس) ایم آزاد ماڈل اسکول بنیتھو میں سالانہ پروگرام کا اہتمام ہوا۔ مہمان خصوصی کی حیثیت سے جاوید رحمان مینیجنگ ڈائریکٹر اچیور ماڈرن اسکول لکھنؤ موجود رہے۔ پروگرام کا آغاز امام الدین کے کلام پاک کی تلاوت سے ہوا۔ اردو ترجمہ محمد سہیل درجہ 6 نے پیش کیا۔ انگریزی ترجمہ محمد عاطف نے پیش کیا۔ بارگاہ رسالت میں حمد و نعت کا نذرانہ نزہت خاتون اور امام الدین نے پیش کیا۔ عظمت استاد پر تقریر سعدیہ خاتون نے پیش کیا۔ دعا عالیہ خاتون نے پیش کیا۔ اسکول ترانہ ترنم خاتون نے پیش کیا۔ قومی اتحاد گیت کماری سونی نے پیش کیا۔
آج کا طالب علم کل کا مستقبل ہے محمد سہیل نے پیش کیا۔ سیرت النبی پر سوالات کے جوابات صوفیہ خاتون، اقراء خاتون، محمد عامر نے دیا۔ نشے

سے نجات پر ڈرامہ رنجھم، شیلیندر، شیوم، روی کمار، انشیکا وغیرہ کے ذریعہ پیش کیا گیا۔ جاہل کسان ڈرامہ امام الدین، محمد سہیل، اروند، شری کانت وغیرہ نے پیش کیا۔ حب الوطنی پر ایک ثقافتی پروگرام عالیہ خاتون ،ساکشی، منتشا، سونی ،الفیا، فضا، مصباح، ترنم، خوشنما، صبا، اقرا، کماری نشا نے پیش کیا۔ مائی سیلف امیر الدین، پون کمار، رم جھم وغیرہ نے پیش کیا۔ ایم آزاد ماڈل اسکول بنیتھو کے نثار احمد نے بتایا جس طرح اس اسکول کے نام میں لفظ ماڈل ہے اسے اس علاقے کے لیے ماڈل کے طور پر پیش کیا جائے گا اور اسے بلندیوں تک لے جایا جائے گا۔ پرنسپل محمد حسن عرف ڈاکٹر جابر نے اسکول کی ترقی اور بچوں کے مستقبل کے لیے اپنے آپ کو وقف کرنے کا وعدہ کیا۔ اسکول کے سرپرست حاجی محمد ابراہیم نے مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے ان کی توجہ اپنے بچوں کی طرف مبذول کرائی اور انہیں اپنے بچوں کو تعلیم دینے کی فکر دلائی۔ اخیر میں سبھی ٹاپر بچوں کو قیمتی انعامات سے نوازا گیا۔ فضا ریاض الدین نے اسکول ٹاپ کیا جنہیں سائیکل انعام سے نوازا گیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر وصی الحق وصی، مولانا احتشام الحق، فاروق احمد، ٹیچر صفیہ خاتون، وکرم پرساد، ناصر خان نظامی، محمد عیسیٰ، اکھلیش پانڈے، ستیم کمار، سجیت کمار، چمن کمار، ماجد علی، محمد ابراہیم، انل کمار بھارتی، روپیش گپتا، سالک چودھری گاؤں پردھان پھلوریا،، وکرم پرساد گاؤں پردھان میراپور، رامپت پردھان حسنی، مولانا عقیل ندوی، مولانا ابوالوفا ندوی، موتی لال کنوجیہ اور انجینئر عبید اللہ خان سمیت کثیر تعداد میں لوگ موجود تھے۔

جوتا چرائی کی رسم بن گئی جنگ کا اکھاڑا

کم پیسے دینے پر لاٹھی ڈنڈوں سے براتیوں کی 'تواضع'

بجنور:8 اپریل (پی این ایس) اترپردیش میں جوتا چوری کی رسم کے دوران اپنی بھابھی کو کم پیسے دینے پر دولہے کو بھاری قیمت چکانی پڑی۔ دلہن کے گھر والوں نے کم پیسے دینے کی وجہ سے دولہے کو بھکاری کہا۔ یہی نہیں لڑکی کے گھر والوں نے شادی کی پارٹی والوں کو ایک کمرے میں بند کر کے ان کی پٹائی کی۔ یہ چونکا دینے والا واقعہ اترپردیش کے بجنور ضلع کا ہے۔ معلومات کے مطابق، دہرادون، اتراکھنڈ کے چکروتا کے رہنے والے نثار احمد کے بیٹے صابر کی شادی بجنور کے گڑھمال پور گاؤں میں رہنے والی ایک لڑکی سے ہوئی تھی۔ طے شدہ پروگرام کے مطابق شادی کا جلوس ہفتہ کو دہرادون سے بجنور ضلع پہنچا۔ شادی کی بارات کی آمد کے بعد شادی کی رسمیں جاری تھیں۔ پھر جوتے چرانے کی رسم آئی۔ بہنوئی نے بہنوئی کے جوتے چرا لیے۔ واضح رہے کہ بہنوئی نے بھابھی سے 50 ہزار کا مطالبہ اس کے بعد دولہے نے 5000 روپے نکال کر اپنی بھابھی کو دے دیئے۔ جس کے بعد دلہن کے خاندان کی کچھ خواتین نے دولہے کو بھکاری کہہ دیا۔ اس معاملے پر شادی کی پارٹی اور دلہن کے گھر والوں کے درمیان بحث شروع ہوگئی۔ دونوں فریقین کے درمیان بات چیت اچانک لڑائی میں بدل گئی۔ شادی کی پارٹی والوں کا کہنا ہے کہ دلہن کے لوگوں نے انہیں ایک کمرے میں بند کر کے بری طرح مارا پیٹا۔ حالات اس حد تک پہنچ گئے کہ لاٹھیوں اور لاٹھیوں کا استعمال کیا گیا۔ دوسری جانب دلہن کے فریق کا کہنا ہے کہ جب بھابھی نے پیسے مانگے تو دولہے کے گھر والوں نے کہا کہ آپ لوگوں نے ہمیں جہیز میں کون سی سونے کی چیز دی ہے۔ جو وزن میں بہت ہلکا ہوتا ہے۔ یہ پہننے سے ٹوٹ جائے گا۔ اس کے بعد دلہن کے فریق نے کہا کہ تمہیں ہماری لڑکی سے پیار ہے یا سونا؟ جس پر دولہے کے گھر والوں نے جواب دیا کہ ہمیں پیسے سے پیار ہے۔ اس کے بعد دولہے کے گھر والوں نے لڑکی کے گھر والوں کو دھمکیاں بھی دیں۔ جھگڑے کے بعد دونوں فریقین کے درمیان ہاتھا پائی ہوگئی۔ دونوں فریقوں میں جھگڑا اتنا بڑھ گیا کہ معمولی بات چیت لڑائی میں بدل گئی۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر دونوں فریقین کو منتشر کیا۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق لڑائی کے بعد دونوں فریقوں کے درمیان باہمی معاہدہ طے پا گیا ہے۔ دولہے نے سارا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ یہ میری شادی تھی اور جب میری بھابھی نے مجھ سے 50 ہزار روپے مانگے تو میں نے انہیں 5 ہزار روپے دیئے۔

مہاکوشل ایکسپریس سے گر کر مسافر کی موت

مہوبہ:08 اپریل (یو این آئی) شمال سنٹرل ریلوے کے جھانسی مانکپور ریکسن میں مہوبہ علاقے میں پیر کی رات مہاکوشل ایکسپریس ٹرین میں سوار ایک مسافر کی مشتبہ طور سے ٹرین سے گر کر موت ہوگئی جس کے بعد مسافر ساتھیوں نے پولیس اور ریلوے ملازمین پر وصولی اور مسافر کو دھکا دینے کا الزام لگا کر ہنگامہ کیا۔ ریلوے کے ذرائع کے مطابق حضرت نظام الدین سے چل کر جبل پور جا رہی مہاکوشل ایکسپریس میں یہ حادثہ نصف رات میں ہرپال پور و گھٹی اسٹیشنوں کے درمیان ہوا۔ بتایا گیا ہے کہ اس وقت ٹی سی کے ذریعہ پولیس ایس کارٹ کے ساتھ ریزرویشن ڈبے میں مسافروں کے ٹکٹ چیک کیے جا رہے تھے۔ اس دوران ایک مسافر بغیر ٹکٹ پکڑے جانے پر اس سے تنازع ہوا۔ پولیس جوانوں سے ہوئی کھینچ تان میں مسافر تیز رفتار میں دوڑ رہی ٹرین کے گیٹ سے نیچے گر گیا۔ اس واقعہ کو دیکھ ڈبے میں سوار دیگر مسافر مشتعل ہو گئے۔

ارشد فریدی کے درگاہ حضرت شیخ سلیم چشتیؒ کے سجادہ نشین بننے پر دستار بندی تقریب کا انعقاد

فتح پور سیکری (آگرہ)، 8 اپریل (یو این آئی) حضرت شیخ سلیم چشتیؒ کی عالمی شہرت یافتہ درگاہ کے نئے سجادہ نشین ارشد فریدی کی دستار بندی کی ایک شاندار تقریب عمل میں آئی۔ اس موقع پر سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے پیرزادہ ارشد فریدی چشتی کو درگاہ حضرت شیخ سلیم چشتی کے 17 ویں سجادہ نشین بننے پر فون پر مبارکباد دی، ساتھ ہی جلد فتح پور سیکری آکر حضرت شیخ سلیم چشتی کی درگاہ پر حاضری دیں گے۔ وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے اکھلیش یادو فتح پور سیکری میں حضرت شیخ سلیم چشتی کی درگاہ پر حاضری دینے آئے تھے۔ منعقدہ پروگرام میں اجمیر شریف درگاہ کے سجادہ نشین نصیر الدین چشتی، نظام الدین اولیاء کے سجادہ نشین فرید نظامی، درگاہ رودوالی کے نیئر میاں، کلیر شریف درگاہ کے سجادہ

نشین علی شاہ میاں اور سابق رکن اسمبلی اشوک تنور اور انڈین فارن سروس کے سابق افسر اور اردن میں ہندوستانی سفیر انور حلیم بھی موجود تھے۔ اس موقع پر بھارتیہ جنتا پارٹی کسان مورچہ کے قومی صدر اور ایم پی راجکمار چاہر، رامپور کے ایس پی ایم پی مولانا محب اللہ ندوی اور ایڈیشنل کمشنر آف پولیس سنجیو تیاگی نے پروگرام میں ارشد فریدی کو مبارکباد دی۔ منتخب سجادہ نشین ارشد فریدی کو مبارکباد دینے کے بعد اپنے خطاب میں ایم پی راجکمار چاہر نے کہا کہ یہ ان کا ذاتی تجربہ رہا ہے کہ حضرت شیخ سلیم چشتی کی درگاہ سے کوئی خالی ہاتھ نہیں جاتا۔ ملک بھر سے آئے ہوئے صوفیائے کرام، صحافیوں اور عقیدت مندوں کو فتح پور سیکری میں خوش آمدید کہتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ رئیس میاں چشتی کے بعد سجادہ نشین بننے والے ارشد فریدی صدیوں سے چلی آ رہی روایات پر عمل کرتے ہوئے باہمی اخوت، محبت اور ہم آہنگی کا پیغام بھرپور طریقے سے دیتے رہیں گے۔ ایس پی رکن پارلیمنٹ مولانا محب ندوی نے نئے سجادگان ارشد فریدی کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ درگاہ حضرت سلیم شیخ چشتی نے ہمیشہ آپسی بھائی چارے اور محبت کا پیغام دیا ہے۔ گنگا جمنا ثقافت کا پیغام دینے والی یہ مقدس درگاہ تمام مذاہب کے لوگوں کے لیے عقیدہ کا مرکز رہی ہے۔ درگاہ خواجہ غریب نواز کے سید نصیر الدین چشتی نے کہا کہ درگاہ باہمی امن و محبت کا پیغام دیتی رہی ہے۔ ہمیں سب کا ساتھ دینا ہے اور سب کا احترام کرنا ہے۔ سجادہ نشین ارشد فریدی نے کہا کہ اپنے بزرگوں کی دی ہوئی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے ملک میں امن اور بھائی چارے کے لیے کام کرتے رہیں گے۔ انہوں نے پروگرام میں آنے والے تمام لوگوں کو خوش آمدید کہا اور شرکت کرنے پر شکریہ بھی ادا کیا۔ پروگرام کی نظامت اتراکھنڈ کے سابق وزیر حج مولانا زاہد راجہ رضوی نے کی۔ پروگرام میں ملک بھر سے علماء کرام نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آخر میں قوالی اور صوفی موسیقی کا پروگرام منعقد کیا گیا۔ اس موقع پر حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو سید زکی زکی علی حسینی، درگاہ سید نا سرکار کے سجادہ نشین محتشم میاں، آستانہ و عالیہ قادریہ میوا کٹرہ کے سجادہ نشین سید سنوان شاہ قادر، سید فیض علی شاہ، آغا محمد قاسم ابولعلائی، پیرزادہ قاسم علی شاہ، وجے کمار جین، رمضان خان وغیرہ موجود رہے۔

جن جاگرتی سینا نے پشکر سنگھ دھامی کو بھیجا میمورنڈم

دیوبند:8/اپریل (فیروز خان) آل انڈیا جن جاگرتی سینا نے اتراکھنڈ کے وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی کو ایک میمورنڈم ارسال کر نیل کنٹھ مہادیو مارگ پر پینے کے پانی کی فراہمی کو یقینی بنانے اور پانی مافیا کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ قبل ازیں تنظیم کے مقامی دفتر میں منعقدہ میٹنگ میں تنظیم کے سربراہ ٹھاکر سریندر پال سنگھ نے کہا کہ ساون کے مہینے میں بڑی تعداد میں عقیدت مند نیل کنٹھ مہادیو کے درشن کرنے جاتے ہیں۔ ان عقیدتمندوں میں پیدل چلنے والوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے باوجود اس کے مذکورہ روڈ پر چند سرکاری ملازمین، محکمہ جنگلات اور واٹر مافیا کی ملی بھگت سے پینے کے پانی کا انتظام درہم برہم ہو گیا۔ پینے کے پانی کی سپلائی بند ہونے کی وجہ سے مذکورہ روٹ پر آنے والے عقیدت مند 30 سے 40 روپے میں بوتل بند پانی خرید کر پینے پر مجبور ہیں۔ صورتحال یہ ہے کہ جہاں موٹر روڈ سے سفر کا کرایہ 100 روپے ہے وہیں پیدل سفر کرنے والے عقیدت مندوں کو پانی پر 200 روپے تک خرچ کرنا پڑتا ہے۔ میٹنگ کے بعد اتراکھنڈ حکومت کو ایک میمورنڈم بھی ارسال کیا گیا جس میں نیل کنٹھ مہادیو روڈ پر بند پڑے پینے کے پانی کے ذرائع کو ساون کے مہینے سے پہلے کھولنے کا مطالبہ کیا گیا تاکہ غریب عقیدت مندوں کو پانی مافیا کے استحصال سے بچایا جا سکے۔ میمورنڈم پر دستخط کرنے والوں میں یوگی جئے ناتھ، اٹل چودھری، وجے چوہان، بھانو پرتاپ سنگھ، راہل رانا، ستیش، امیت دھیمان، گورو رانا، منیش متل اور ارون تیاگی وغیرہ شامل تھے۔

'دینک جاگرن' اور نیوز24 کا اکھلیش نے کیا بائیکاٹ

میڈیا گروپوں پر ہندوتوا کو کھلے عام فروغ دینے اور مسلمانوں کے ساتھ ساتھ سماج وادی پارٹی اور ان کی اپنی شبیہ کو نقصان پہنچانے کا الزام لگایا ہے

لکھنؤ:8اپریل (پی این ایس) سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور اتر پردیش کے سابق سی ایم اکھلیش یادو نے کچھ میڈیا گروپس کے خلاف ایک بڑی مہم شروع کی ہے۔ انہوں نے اپنی پارٹی کے کارکنوں اور حامیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اخبارات روزنامہ جاگرن اور نیوز 24 کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ اکھلیش نے ان میڈیا گروپوں پر ہندوتوا کو کھلے عام فروغ دینے اور مسلمانوں کے ساتھ ساتھ سماج وادی پارٹی اور ان کی اپنی شبیہ کو نقصان پہنچانے کا الزام لگایا ہے۔

اکھلیش یادو نے پیر کو ایک بیان میں کہا، 'دینک جاگرن اور نیوز 24 جیسے میڈیا گروپ حکمران جماعت کے کہنے پر کام کر رہے ہیں، صحافت کی اقدار کو نظر انداز کر رہے ہیں۔ یہ لوگ نہ صرف ہندوتوا کا پرچار کر رہے ہیں، بلکہ مسلمانوں، سماج وادی پارٹی اور کانگریس کے خلاف ایک منصوبہ بند مہم بھی چلا رہے ہیں۔ یہ۔'' اس سے پہلے اکھلیش نے نیوز 24 کے بائیکاٹ کا اعلان کیا تھا اور اب اس فہرست میں دینک جاگرن کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ اکھلیش یادو کی اس اپیل کا اثر فوراً نظر آیا۔ منگل کی صبح سے ہی اتر پردیش کے کئی حصوں میں ایس پی کے حامیوں نے دینک جاگرن اخبار لینے سے انکار کر دیا۔ لکھنؤ میں ایک ایس پی کارکن نے کہا کہ اس نے اپنے مقامی اخبار فروش کو مطلع کیا ہے کہ وہ اب دینک جاگرن نہیں لیں گے اور اس کے بجائے دوسرے اخباروں کو ترجیح دیں گے۔

سوشل میڈیا پر بھی ایس پی کے حامیوں نے اس مہم کی حمایت کی ہے اور دینک جاگرن اور نیوز 24 کے خلاف اپنا غصہ ظاہر کیا۔

اکھلیش یادو نے اپنے بیان میں یہ بھی الزام لگایا کہ ''اتر پردیش میں کئی میڈیا گروپ کھلے عام ہندوتوا کو فروغ دے رہے ہیں، جس کی وجہ سے مسلم کمیونٹی کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ''یہ میڈیا گروپس حکمراں جماعت کے ایجنڈے کو فروغ دے رہے ہیں اور مسلمانوں کے خلاف نفرت کو ہوا دینے میں مصروف ہیں، یہ صحافت نہیں بلکہ پروپیگنڈہ ہے''۔ ایس پی اور کانگریس، جو اتر پردیش میں اپوزیشن اتحاد کا حصہ ہیں، طویل عرصے سے یہ الزام لگا رہے ہیں کہ کچھ میڈیا گروپ ان کی شبیہ کو خراب کرنے کے لیے حکمراں پارٹی کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں۔

حالیہ دنوں میں، اتر پردیش میں فرقہ وارانہ کشیدگی کے کئی واقعات رپورٹ ہوئے ہیں، جن میں کچھ میڈیا گروپس کے کردار پر سوالیہ نشان لگایا گیا ہے۔ ایس پی لیڈروں کا دعویٰ ہے کہ دینک جاگرن اور نیوز 24 جیسے گروپوں نے ایسی خبریں شائع کی ہیں یا دکھائی ہیں جو مسلم کمیونٹی کو نشانہ بناتے ہیں اور فرقہ وارانہ پولرائزیشن کو فروغ دیتے ہیں۔ اکھلیش یادو نے اس معاملے پر مرکزی اور ریاستی حکومت کو بھی نشانہ بنایا اور کہا کہ حکومت کی خاموشی اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ اس طرح کے پروپیگنڈے کی حمایت کر رہی ہے۔ رام نومی کے جلوس کے دوران یوپی کے کئی شہروں میں تشدد ہوا تھا۔ مساجد کے سامنے اشتعال انگیز گانوں پر رقص ہوتا تھا لیکن یوپی کے بڑے میڈیا گروپس نے ان واقعات کی صحیح اور ایمانداری سے رپورٹنگ نہیں کی۔ بعض مقامات سے ایسی خبروں کو توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا۔ اگرچہ اس مہم کا تعلق بنیادی طور پر میڈیا اور سیاسی حکمت عملی سے ہے لیکن بعض تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ اس کے اثرات وسیع تر سماجی اور اقتصادی سطح پر بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔ ایک طرف میڈیا گروپوں کا بائیکاٹ ان گروپوں کی ساکھ اور آمدنی کو متاثر کر سکتا ہے تو دوسری طرف یہ اتر پردیش میں سماجی پولرائزیشن کو مزید گہرا کر سکتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ایسے اقدامات سے معاشرے میں پہلے سے موجود تناؤ میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے جس کے اثرات طویل عرصے تک نظر آئیں گے۔ عام لوگوں کا کہنا ہے کہ جو کام مسلم لیڈروں اور پارٹیوں کو کرنا تھا وہ اکھلیش نے کر دکھایا۔

سماج وادی پارٹی اب فکری محاذ پر بھی سنگھ پریوار کی سوچ کے خلاف مہم چلائے گی

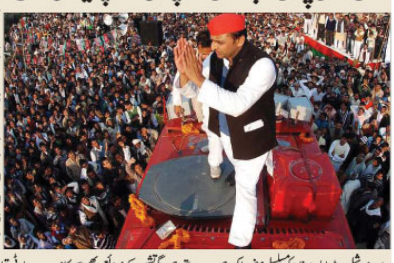

لکھنؤ۔ سماج وادی پارٹی اب فکری سطح پر بی جے پی اور سنگھ پریوار سے لڑنے کی بنیاد تیار کر رہی ہے۔ آنے والے وقت میں سنگھ پریوار کے لیے پارٹی گھر گھر مہم چلائے گی۔ سماج وادی پارٹی اب فکری محاذ پر بھی سنگھ پریوار کی سوچ کے خلاف مہم چلائے گی۔ ساتھ ہی سماج وادی خیالات کو گاؤں گاؤں اور گھر گھر تک پہنچائے گی۔ اس کے لیے ایس پی قیادت نے مخصوص ٹیمیں بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ ٹیمیں بلاک، تحصیل اور ضلع سطح پر جا کر کام کریں گی۔ سماج وادی پارٹی اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم کو مسلسل مضبوط کر رہی ہے۔ ساتھ ہی دیگر تشہیر کے ذرائع پر بھی اس کا زور ہے۔ پارٹی قیادت مسلسل یہ کہتی ہے کہ وہ سماج وادی مفکر رام منوہر لوہیا کے اعتدال پسند ہندوتو کے راستے کو درست سمجھتی ہے۔ پارٹی کا ماننا ہے کہ سنگھ پریوار کے خیالات سخت ہندوتو کی نمائندگی کرتے ہیں، اس لیے سماج وادیوں کو ان کے خیالات کا کھل کر مخالفت کرنا چاہیے۔ پارٹی ذرائع کے مطابق، دھرم اور ہندوتو پر لوہیا کے جو خیالات ہیں، انہیں پمفلٹ کے ذریعے عوام تک پہنچایا جائے گا۔ اس میں یہ بھی بتایا جائے گا کہ اعتدال پسند اور سخت ہندوتو میں کیا فرق ہے۔ سخت ہندوتو کی دھارکیوں ملک اور سماج کے لیے نقصان دہ ہے۔ ساتھ ہی منواسمرتی کے خلاف بھی سماج وادی موقف کو عوام کے درمیان پیش کیا جائے گا۔ ہر ضلع میں کچھ مخصوص کارکنوں کو پارٹی کے نظریات کے پرچار کی ذمہ داری سونپی جائے گی۔

چندرکا دیوی مندر میں پی اے سی تعینات، چار گرفتار

پرساد نہ لینے پر دکانداروں نے عقیدت مندوں کو مارا تھا

لکھنؤ۔ لکھنؤ کے بخشی کا تالاب میں واقع ماں چندرکا دیوی مندر میں پرساد نہ لینے پر دکانداروں نے عقیدت مندوں کو مارا پیٹا۔ اس واقعے میں چار افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔ پرساد خریدنے سے انکار کرنے پر عقیدت مندوں پر حملے کے بعد منگل کو ماں چندرکا دیوی مندر کے احاطے میں پی اے سی تعینات کر دی گئی۔ عقیدت مندوں کی حفاظت کے لیے یہ قدم اٹھایا گیا ہے۔ عقیدت مندوں کے ساتھ مار پیٹ کا یہ واقعہ پولیس اور مندر کمیٹی کے کام کاج پر سوالات اٹھا رہا ہے۔ اس واقعے کے بعد منگل کو عقیدت مندوں کی بھیڑ بھی کم تھی۔

ماں چندرکا میلہ ترقی کمیٹی کے سیکرٹری، وکیل انوراگ تیواری نے بتایا کہ مندر کے مرکزی راستے پر پرساد کی دکانوں کی بھرمار ہے اور عقیدت مندوں کو روکنا، پرساد خریدنے کے لیے دباؤ ڈالنا عام بات ہو گئی ہے۔ اسی وجہ سے پیر کو یہ واقعہ پیش آیا۔ میلہ ترقی کمیٹی انتظامیہ اور پولیس کے ساتھ مل کر کام کر رہی ہے اور کمیٹی ایک اجلاس کے ذریعے ڈی ایم کے سامنے حفاظت کے حوالے سے تجویز پیش کرے گی۔

عقیدت مندوں سے مار پیٹ کرنے والے چار دکانداروں کو منگل کو پولیس نے ڈی سی پی کورٹ میں پیش کیا۔ پیر کو وائرل ویڈیو کے بعد پولیس نے ان چاروں کو حراست میں لے لیا تھا اور انہیں گرفتار کر کے جیل بھیج دیا گیا۔ پولیس کے مطابق دیگر ملزمان کی تلاش کی جا رہی ہے اور پولیس کی ٹیم چھاپے مار رہی ہے۔

مال کے شنکر پور کی رہائشی ایک خاتون اپنے خاندان کے ساتھ منگل کو مندر آئی تھیں۔ ان کا چار سالہ بیٹا بھٹک کر سدھوا کنڈ کے کنارے پہنچ گیا۔ ایک عقیدت مند نے بچے کو کمیٹی کے دفتر کے سامنے بیٹھے پی اے سی اہلکاروں کے پاس پہنچایا اور لاؤڈ اسپیکر سے اعلان کرنے کا کہا۔ الزام ہے کہ پی اے سی اہلکاروں نے اس درخواست کو نظر انداز کر دیا۔ بعد میں مقامی لوگوں کی مدد سے بچے کو اس کی ماں سے ملا دیا گیا۔

علی گنج کے تریوینی نگر کے رہائشی پیوش شرما پیر کو اپنے خاندان کے ساتھ مندر گئے تھے۔ اس دوران دکانداروں نے پرساد نہ لینے پر ان پر حملہ کر دیا تھا۔ ملزمان نے بیلٹ سے پیوش، ان کے دوست اور دیگر رشتہ داروں کو مارا پیٹا۔

جانکی پورم کی رہائشی انجلی موریہ نے کہا کہ پرساد کی فروخت کا کام میلہ ترقی کمیٹی کو اپنے ہاتھ میں لے لینا چاہیے۔ اندیرا نگر کے رہائشی منوج کمار ورما نے کہا کہ دکاندار اب بھی عقیدت مندوں پر پرساد خریدنے کا دباؤ بنا رہے ہیں۔ عالم باغ کے رہائشی آشیش کشیپ نے کہا کہ مقامی ہونے کی وجہ سے دکاندار من مانی کرتے ہیں اور پولیس بھی ان کا ساتھ دیتی ہے۔ دکانداروں کی من مانی بند ہونی چاہیے۔

محکمہ و تخلیقی کاموں سے جڑے افراد کو تربیت دے کر انہیں مزید ماہر اور قابل بنانے کا کام جاری

لکھنؤ: 08 اپریل، 2025 نائب وزیر اعلیٰ شری کشو پرساد موریہ کی قیادت اور رہنمائی میں دین دیال اپادھیائے گرامی وکاس سنستھان، بکشی کا تالاب، لکھنؤ میں مختلف سرکاری، نیم سرکاری محکموں/اداروں کے افسران و ملازمین اور محکمہ و تخلیقی کاموں سے جڑے افراد کو تربیت دے کر انہیں مزید ماہر اور قابل بنانے کا کام کیا جا رہا ہے۔ اسی سلسلے میں دین دیال اپادھیائے ریاستی گرامی وکاس سنستھان، بکشی کا تالاب، لکھنؤ کی جانب سے بھارت حکومت کے شماریات و پروگرام عمل آوری وزارت کے تحت شماریات علاقائی دفتر، لکھنؤ کے تعاون سے سماجی اقتصادی سروے کے 80 ویں دور کے سروے کے تحت دو روزہ علاقائی تربیتی کیمپ کا انعقاد سنستھان کے بدھ سبھا گار میں کیا جا رہا ہے۔ اس تربیتی کیمپ میں لکھنؤ منڈل، جھانسی منڈل اور دیوی پٹن منڈل کے کل 75 افسران حصہ لے رہے ہیں۔ پروگرام کے افتتاحی سیشن کا آغاز ڈمپل یادو، معاون ڈائریکٹر، این ایس ایس او نے خیر مقدم کلمات سے کیا۔ ڈاکٹر سچیتا گپتا، نائب ڈائریکٹر جنرل علاقائی دفتر لکھنؤ نے افتتاحی خطاب میں سماجی اقتصادی سروے کے 80 ویں دور کے سروے کی اہم سرگرمیوں اور تصورات پر تفصیل سے تربیت یافتہ افسران کو آگاہ کیا۔ محمد طیب، نائب ڈائریکٹر علاقائی دفتر لکھنؤ نے سماجی اقتصادی سروے کے ملک میں منصوبہ بندی اور پالیسی سازی میں اہم کردار کے بارے میں تفصیل سے بتایا۔ شری ورون وید بھارتی، فاؤنڈر چیئرمین، ہیومن اوڈے سیوا سنستھان اور شری آر ایل راجوادھی، ریاستی ے نوشی کے افسر، یوپی نے اپنے اپنے موضوعات پر اور متعلقہ کام کے شعبے میں کس طرح کام کیا جائے گا، اس پر تفصیل سے گفتگو کی۔ اس پروگرام کے افتتاحی سیشن میں مرکزی مہمان کے طور پر قومی سطح کے تعلیمی ماہر اور سابقہ اتر پردیش پبلک سروس کمیشن کے سینئر رکن ڈاکٹر کرشنو یر سنگھ شاکیہ نے صحت، تعلیم اور مشن کرم یوگی کے موضوعات کو آپس میں مربوط کرتے ہوئے، تجزیاتی انداز میں موجودہ صورتحال کا حوالہ دیتے ہوئے ہر ایک اہم اور حقیقت پر مبنی جز و پر تبادلہ خیال کیا۔ صدارت کے خطاب میں سنستھان کے پرنسپل ایڈیشنل ڈائریکٹر بی ڈی چودھری نے متعلقہ موضوع کے ماہرین اور محکمہ کے افسران اور موجود تربیت حاصل کرنے والے افسران کا خیر مقدم کرتے ہوئے تربیتی طریقہ کار کی افادیت اور اس کی اہمیت پر ڈی او پی ٹی کے ہدایات کے مطابق ایک متعلقہ لیکچر دیا اور سب کا شکریہ ادا کیا۔

پی پی ماڈل سے چمکے گا لکھنؤ کا چارباغ بس اسٹیشن

چھ منزلہ بنے گی بلڈنگ، جلد شروع ہو جائے گی تعمیر

لکھنؤ:8اپریل (پی این ایس) راجدھانی لکھنؤ کے چارباغ بس اسٹیشن کو پی پی پی ماڈل پر تعمیر کرنے کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ اس وقت مٹی کی جانچ کی جا رہی ہے۔ رپورٹ آنے کے بعد تعمیر شروع کر دی جائے گی۔ عنقریب یہاں جدید سہولیات سے آراستہ چھ منزلہ بس اسٹینڈ بنایا جائے گا۔ اتر پردیش ٹرانسپورٹ کارپوریشن پی پی پی ماڈل پر ریاست بھر میں بس اسٹیشنوں کی تعمیر کروا رہی ہے۔ جس سے بس سٹینڈز پر جدید سہولیات فراہم کی جائیں گی۔ چارباغ اسٹیشن بھی اسی ماڈل کے تحت تیار کیا جا رہا ہے۔ وبھوتی کھنڈ، گومتی نگر اور اموسی ورکشاپ کو بھی پی پی پی ماڈل پر بس اسٹیشن بنایا جائے گا۔ گومتی نگر میں بس اسٹینڈ بنانے کا کام شروع ہو گیا ہے۔ چارباغ شہر کے بڑے بس اسٹیشنوں میں سے ایک ہے۔ یہاں سے کانپور، رائے بریلی، گورکھپور، ایودھیا، فتح پور، موراواں، اناؤ، حیدر گڑھ، بہرائچ، بلرام پور، گونڈا وغیرہ جیسے اضلاع کے درمیان 24 گھنٹے 350 بسیں چلتی ہیں۔ یہاں سے تقریباً 25 ہزار مسافر سفر کرتے ہیں۔ چونکہ چارباغ بس اسٹینڈ تیار کیا جا رہا ہے، اس لیے یہاں سے چلنے والی بسوں کو عالم باغ بس اسٹیشن منتقل کیا جائے گا، جس پر ابھی کوئی فیصلہ ہونا باقی ہے۔

طالبات علم، صلاحیتوں کے بل پر قوم کی خدمت کریں

وزیر تعلیم اوپادھیائے نے 139 طالبات کو انعامات اور سرٹیفکیٹس سے نوازا

لکھنؤ، 08 اپریل۔ نیتاجی سبھاش چندر بوس راجکیہ خواتین اسناتک مہاودیالیہ میں آج سالانہ جشن اور انعامات کی تقسیم کی تقریب رنگا رنگ پیشکشوں کے ساتھ دھوم دھام سے مکمل ہوئی۔ اس موقع پر اتر پردیش حکومت کے وزیر اعلیٰ تعلیم یوگندرا اوپادھیائے اہم مہمان کے طور پر موجود تھے۔ وزیر اوپادھیائے نے سال بھر میں مختلف مقابلوں میں بہترین کارکردگی دکھانے والی 139 طالبات کو انعامات اور سرٹیفکیٹس فراہم کیے۔ اس کے ساتھ ہی، انہوں نے اٹل انجلوی کلب کے نیوز لیٹر کا اجراء بھی کیا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے کہا کہ ثقافتی پروگرام ہماری وراثت کے تئیں فخر کا احساس پیدا کرتے ہیں۔ انہوں نے طالبات سے اپیل کی کہ وہ اپنے علم اور صلاحیتوں کے بل پر قوم کی خدمت میں اپنا کردار ادا کریں۔ تعلیم کو روزگار اور ٹیکنالوجی سے جوڑنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے انہوں نے سوامی وویکانند کے خیالات کا بھی ذکر کیا، جن کے مطابق تعلیم میں اقدار کا شامل ہونا ضروری ہے۔ خصوصی مہمان اور مہا ودیالیہ کی سابق پرنسپل پروفیسر انورادھا تیواری نے اپنے تجربات شیئر کرتے ہوئے کہا کہ مہاودیالیہ آنا ہمیشہ خوشگوار تجربہ رہا ہے۔ انہوں نے طالبات کو اس بات کی ترغیب دی کہ وہ اساتذہ سے علم حاصل کریں اور اپنے خوابوں کو حقیقت بنائیں۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے مہادیوی ورما کی لائن ''اداروں میں قوم کا مستقبل تیار ہوتا ہے'' کو اپنانے کی تعلیم دی۔ مہاودیالیہ کی موجودہ پرنسپل پروفیسر رشمی بشنوئی نے تمام مہمانوں کا خیر مقدم کیا اور مہاودیالیہ کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے بتایا کہ حکومت، وزیر اعلیٰ تعلیم، مقامی رکن اسمبلی ڈاکٹر نیراج بورا، ڈائریکٹر صاحب، ضلعی انتظامیہ، ایل ڈی اے اور پولیس انتظامیہ کے فعال تعاون سے پچھلے 30 سالوں سے التوا میں پڑی غیر قانونی تجاوزات کو ہٹا کر مہا ودیالیہ کی حدود میں چہار دیواری کی تعمیر ممکن ہو سکی ہے۔ تقریب کے دوران تین کتابوں کا بھی اجراء کیا گیا، جن میں پروفیسر شیوانی شری واستو کی ''ہوم گارڈننگ کے ذریعے مدافعتی نظام کو بہتر بنانا''، ڈاکٹر پونم ورما کی ''فنانشل مارکیٹ کے بنیادی اصول'' اور پروفیسر انورادھا تیواری، پروفیسر رشمی بشنوئی سمیت کئی ماہرین کی مشترکہ تصنیف ''پائیدار ترقی اور ماحولیاتی تحفظ'' شامل ہیں۔ یہ کتابیں مہا ودیالیہ کے اعلیٰ تعلیمی معیار کو ظاہر کرتی ہیں۔ اس پروگرام میں 31 مختلف مقابلوں میں انعام حاصل کرنے والی طالبات کو عزت دی گئی، جن میں اٹل انجلوی کلب کے گربا رقص، فینسی ڈریس، مہندی مقابلہ، ہندی اور تعلیم شعبے کے مضمون، این ایس ایس کے پوسٹر، خواتین ونگ کے نعرہ نویسی، مشن شکتی کے فینسی ڈریس اور گھریلو سائنس شعبے کے بریسٹ فیڈنگ ہفتہ کے مقابلہ شامل تھے۔ انعامات کی تقسیم کا کامیاب انتظام پروفیسر وجیا لال کی قیادت میں کیا گیا، جبکہ پروگرام کی میزبانی ڈاکٹر شالینی شری واستو اور ڈاکٹر رشمی اگروال نے کی۔ شکریہ کا پیغام پروفیسر شیوانی شری واستو نے پیش کیا۔ اس موقع پر مہاودیالیہ کے تمام اساتذہ، عملہ، والدین اور بڑی تعداد میں طالبات موجود تھیں، جنہوں نے تقریب کی کامیابی میں اپنا حصہ ڈالا۔ یہ تقریب نہ صرف طالبات کی صلاحیتوں کو اجاگر کرتی ہے، بلکہ مہا ودیالیہ کی تعلیمی اور ثقافتی ترقی کو بھی نمایاں کرتی ہے۔

پریاگ راج واقع غازی میاں درگاہ پر زعفرانی پرچم لہرانے والا منیندر سنگھ گرفتار، بھیجا گیا جیل

پریاگراج:8اپریل (پی این ایس) پریاگ راج واقع سید سالار مسعود غازی کی مزار، جو کہ غازی میاں کی درگاہ کے نام سے مشہور ہے، پر زعفرانی پرچم لہرانے والے ہندوتوا لیڈر منیندر سنگھ کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔ منیندر سنگھ خود کو سابق اسٹوڈنٹ لیڈر بتاتے ہیں۔ انہوں نے گزشتہ اتوار رام نومی کے موقع پر سکندرا واقع سید سالار مسعود غازی کی مزار کی چھت پر چڑھ کر زعفرانی پرچم لہرا دیا تھا۔ اس معاملے میں ہنگامہ بڑھنے پر وہاں پہنچی پولیس نے 20 سے زائد ملزمین کے خلاف کیس درج کیا تھا۔ پولیس کے ذریعہ درج کیس میں منیندر پرتاپ سنگھ، راج کمار سنگھ، ونئے تیواری، ابھشیک سنگھ وغیرہ کا ذکر بطور نامزد ملزم کیا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق منیندر پرتاپ سنگھ ہندوتوا تنظیم 'مہاراجہ سہیل دیو سمان سرکشا منچ' سے منسلک ہے۔ وہ خود کو الہ آباد یونیورسٹی کا سابق طالب علم بتاتا ہے۔ اتوار کو جب پورے ملک میں رام نومی کا تہوار منایا جا رہا تھا، اس وقت منیندر اپنے ساتھیوں کے ساتھ 'جے شری رام' کا نعرہ لگاتے ہوئے سکندرہ واقع غازی میاں درگاہ کی چھت پر چڑھ گیا اور ہنگامہ کرتے ہوئے دونوں گنبدوں پر زعفرانی پرچم لہرا دیا۔ اس واقعہ کے بعد سے ہی علاقے میں کشیدگی کا خدشہ تھا، اس لیے سیکورٹی سخت کر دی گئی تھی۔ اس معاملے میں تاخیر نہ کرتے ہوئے پریاگ راج پولیس نے ملزم اور اس کے ساتھیوں کے خلاف متعلقہ دفعات میں مقدمہ درج کیا تھا۔ اسی معاملے میں 7 اپریل کو پولیس نے ملزم منیندر سنگھ کو گرفتار کر لیا۔ پولیس نے ملزم کو عدالت میں پیش کیا جہاں سے اسے جیل بھیج دیا گیا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ ملزم کی گرفتاری ماحول خراب کرنے کی کوشش کے الزام میں ہوئی ہے۔ اس کے خلاف اتوار کو ہی پریاگ راج کے بہریا تھانہ میں مقدمہ درج ہوا تھا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق غازی میاں درگاہ پر ہنگامہ کے بعد درگاہ کی مینجمنٹ کمیٹی کے صدر صفدر جاوید نے پولیس میں تحریری شکایت کی تھی۔

اٹاوہ: پولیس مڈھ بھیڑ میں دو مجرم گرفتار

اٹاوہ:08اپریل (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع اٹاوہ کے تھانہ چوبیا پولیس نے ایک مڈبھیڑ میں دو شاطر مجرمین کو گرفتار کر ان کے قبضے سے بھاری مقدار میں چوری کا سامان برآمد کیا ہے۔ ایک مجرم پولیس کی گولی لگنے سے زخمی ہو گیا جبکہ اس کے 6 دیگر ساتھی موقع سے فرار ہو گئے۔ سینئر ایس پی سنجے کمار نے منگل کو بتایا کہ آج علی الصبح مخبر کی اطلاع پر پولیس گشتی ٹیم نے کٹیاپل کے نزدیک مجرمین کی گھیرابندی کر ان کو گرفتار کرنے کی کوشش کی جس پر بدمعاشوں کی جانب سے پولیس فورس پر گولیاں چلائی گئیں۔ دفاع میں پولیس کی جانب سے بھی گولی چلائی گئی جس میں ایک مجرم ابھیشیک (22) زخمی ہو گیا۔ اس کے بعد پولیس نے اس کے ساتھی سشیل کمار (45) کو بھی دن میں چوپال انڈر پاس سے گرفتار کیا۔ گرفتار ملزمین کے قبضے سے تین بنڈل 33 کے وی بجلی تار، 5 پنکھے، 2 کٹر 2100 روپئے نقدی اور ایک موبائل برآمد کیا گیا ہے۔

فرخ آباد: گیس سلنڈر میں آگ لگنے سے پانچ جھلسے

فرخ آباد:08اپریل (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع فرخ آباد کے کمال گنج تھانہ علاقے میں منگل کو چائے بناتے وقت اچانک گیس سلنڈر لیک ہونے سے لگی آگ میں مکان مالک سمیت جھلس کر پانچ افراد شدید طور سے زخمی ہو گئے۔ پولیس ذرائع نے بتایا کہ گرام ٹانڈا بہرام پور باشندہ شیطان سنگھ عرف شیطانو باتھم آج علی الصبح گھر میں رکھے گیس چولہے پر چائے بنا رہا تھا۔ اس دوران گیس سلنڈر کے اچانک لیک ہونے سے آگ لگ گئی۔ نتیجے میں گھر میں افراتفری مچ گئی۔ اس واقعہ کے دوران مکان مالک شیطان سنگھ عرف شیطان اس کی بیوی منجو دیوی اور اس کی ماں سورج مکھی کمرے میں اندر داخل ہو گئی اور جب تک وہ کچھ سمجھ پاتی۔ تب تک دونوں بہو اور ساس بری طرح سے جھلس کر زخمی ہو گئے۔ اس کے علاوہ واقعہ کو دیکھنے آئے پڑوسی پریم وتی اور سشما سمیت پانچ افراد شدید طور سے جھلس گئے۔ پولیس نے ان سبھی زخمیوں کو نزدیکی کمال گنج کمیونٹی ہیلتھ سنٹر میں علاج کے لئے داخل کرایا۔ جہاں سے تین خواتین کی حالت زیادہ خراب ہونے پر فرخ آباد کے ڈاکٹر رام منوہر لوہیا اسپتال میں داخل کرایا گیا۔

ضلع دیوریا میں وقف کی 124 جائیدادیں

دیوریا:08اپریل (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع دیوریا میں وقف بورڈ کے نام پر کل 1224 جائیدادیں نشان زد کی گئی ہیں۔ ضلع اقلیتی بہبود افسر آشتوش پانڈے نے منگل کو کہا کہ ضلع میں وقف بورڈ کے نام پر کل 1224 جائیدادیں درج ہیں۔ جس کی قیمت ارب روپئے میں مانی جا سکتی ہے۔ یہ وقف بورڈ کے نام پر درج جائیدادیں سنی مسلمانوں کے نام پر ہے۔ وقف بورڈ کی املاک میں شیعہ مسلمانوں کا نام نہیں ہے۔ وقف بورڈ کی املاک پر ابھی تک کوئی غیر قانونی قبضے کا معاملہ سامنے نہیں آیا ہے۔ ذرائع کے مطابق ان املاک کی دیکھ ریکھ کمیٹی کرتی ہے۔ ضلع کی زیادہ تر وقف بورڈ کی جائیدادوں میں مساجد، مزار اور قبرستان شامل ہیں۔ شہر کے مالویہ روڈ واقع انجمن عیدگاہ، سی سی روڈ کا قبرستان سمیت درجنوں وقف بورڈ کی املاک محکمہ کے اعداد میں درج کی گئی ہیں۔ اسی طرح رام پور کارخانہ، پتھر دیوی، دیسی دیوریا، سلیم پور، بھاٹپار رانی، رودر پور، برہج، بھٹنی، لار بلاک میں بھی درجنوں املاک درج کی گئی ہیں۔ وقف بورڈ کی ان املاک کی دیکھ ریکھ کمیٹی کے لوگ کرتے ہیں۔ املاک کے آگے بنے دوکانوں سے کرایہ وصول کر رکھ رکھاؤ کیا جاتا ہے۔ جن املاک کے پاس کمرشیل دوکان نہیں ہے۔ وہاں رکھ رکھاؤ مسلم سماج کے لوگ چندہ جمع کر کے کرتے ہیں۔

مولانا اشتیاق احمد قادری کو صدمہ، والد کا انتقال

مرحوم حاجی ضیاء اللہ سینکڑوں سوگواروں کی موجودگی میں سپرد خاک

لکھنؤ۔ معروف اسلامی اسکالر حضرت مولانا اشتیاق احمد قادری صاحب ابرار نگر، لکھنؤ کے والد بزرگوار مرحوم حاجی ضیاء اللہ صاحب ساکن برڈپور، نونہوا، سدھارتھ نگر سینکڑوں سوگواروں کی موجودگی میں سپرد خاک ہوئے۔ تقریباً ڈیڑھ مہینے سے لکھنؤ کے مختلف ہاسپٹل میں زیر علاج تھے مگر 8/ اپریل کی شب مرحوم اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ مرحوم کا تعلق تعلیم یافتہ اور مہذب گھرانے سے تھا، خود مرحوم بھی سرکاری ملازم رہے اور پوری زندگی ان کی ملازمت بے داغ رہی، بڑے ہی نیک طینت و غریب پرور انسان تھے، لوگوں کے دلوں میں ان کا بڑا احترام تھا۔ ان کے پسماندگان میں تین صاحب زادے اور چار صاحب زادیاں ہیں، سب شادی شدہ ہیں اور الحمدللہ ان سب کی بھی اولادیں ہیں جو ترقی کے راستے پر گامزن ہیں۔ کثیر تعداد میں مختلف خانقاہوں کے سجادگان و علما حضرات بالخصوص پیر طریقت مفکر اسلام حضرت علامہ غلام عبد القادر علوی سجادہ نشین براؤں شریف، پیر طریقت عارف ملت حضرت شاہ محمد علی عارف عرف صبو میاں رودولی شریف، پیر محمد آصف علوی براؤں شریف، عمر میاں بانسہ شریف، ماہر تعلیم جناب محمد شفیق فریدی لکھنؤ وغیرہم نے تعزیت پیش کرتے ہوئے دعائے مغفرت کیا۔ نماز جنازہ میں رشتہ دار، خاندان، عزیز و اقارب کے علاوہ خصوصیت کے ساتھ دارالعلوم اہل سنت فیض الرسول براؤں شریف، مدرسہ شیخ العالم صابریہ چشتیہ لکھنؤ و دیگر مدارس کے علمائے کرام و ذمہ داران حضرات شریک ہوئے۔ رب کائنات کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ مرحوم کی خطاؤں کو معاف فرما کر اپنی جوار رحمت میں بہتر مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر و شکر کی توفیق مرحمت فرمائے۔

سپا آفس کے باہر لگا پوسٹر، اکھلیش کو بتایا پی ڈی اے کا محافظ، بلڈوزر پر بی جے پی کو بنایا نشانہ

لکھنؤ:8اپریل (پی این ایس) راجدھانی لکھنؤ میں ایس پی ہیڈکوارٹر کے باہر لگائے گئے پوسٹر میں ایس پی صدر اکھلیش یادو کو پی ڈی اے کا محافظ بتایا گیا ہے، جب کہ بلڈوزر کو لے کر بی جے پی کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ یہ پوسٹر جھانسی کے ایس پی ضلع صدر برجیندر سنگھ نے لگایا ہے۔ پوسٹر کی تصویر میں اکھلیش یادو کو ایک بچی کو اسکول کا بیگ تحفے میں دیتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ یہ وہی لڑکی ہے جس کا گھر بلڈوزر سے مسمار کر دیا گیا اور وہ لڑکی کتابیں اپنے سینے سے لگا کر لے کر گھر سے بھاگ رہی تھی۔ یہ تصویر سوشل میڈیا پر وائرل ہو گئی۔ پوسٹر میں لکھا ہے کہ ایک طرف پی ڈی اے کا کیپر ہے۔